بسم الله الرحمن الرحيم

(مسلمانو!) تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کو نفع پہنچانے کے لیے بھیجے گئے ہو، تم بھلی باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور ایک اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

قرآن [سورۂ آل عمران:۱۱۰]

عناوین	صفحہ نمبر
تعارف	٦
منظم مکتب	٧
نظام	٨
۱۔مکتب کا ذمہ دار	٨
۲۔ورکشاپ	٩
۳۔وقت‌فارغ کرنا	٩
٤۔ مسجد یا کمرہ میں مکتب	١٠
٥۔ بڑی بچیوں اور مستورات کے لیے جگہ	١٠
٦۔ مسلم اسکول/ کالج میں مکتب	١٢
٧۔ اچھا ماحول	١٣
٨۔ تپائی* قالین* پارٹیشن*	١٣
٩۔ بلیک بورڈ اور نورانی قاعدہ چارٹ*	١٥
١٠۔ یونیفارم* بیگ* آئی کارڈ*	١٦
١١-مکتب کے سامان کا اسٹاک	١٨
١٢-جمعہ میں بیان	١٩
١٣-مستورات میں بیان	٢٢
١٤-سرکیولر، پمفلیٹ*	٢٢
١٥-ہورڈنگ*	٢٣

عناوین	صفحہ نمبر
۱۶-داخلہ*	۲۴
۱۷-سہولت کا تعلیمی وقت	۲۶
۱۸-فیس کے ذریعے خود کفیل	۲۹
۱۹-غریب طلبہ کی فیس	۳۰
۲۰۔ مجوداستاذ کا تقرر	۳۱
۲۱-استاذ کی تربیت (ورکشاپ)	۳۲
۲۲-صدر مدرس اور مہتمم	۳۳
۲۳ : صدر مدرس اور مہتمم کے ذریعے نگرانی	۳۳
۲۴-اساتذہ کی تنخواہ	۳۴
۲۵-والدین جوڑ (پیرنٹس میٹنگ)	۳۵
۲۶-اساتذہ اور مکتب کے ذمہ داروں کا جوڑ	۳۵
۲۷-ششماھی اور سالانہ امتحان	۳۶
۲۸-نتیجۂ امتحان*	۳۹
۲۹-سالانہ جلسہ	۴۰
۳۰-انعامات (سرٹیفکیٹ، شیلڈ، میڈل)*	۴۲
نصاب	۴۴
۳۱۔ دینیات نصاب	۴۴
۳۲- ۵؍ سالہ ابتدائی (پرائمری) نصاب	۴۸

عناوین	صفحہ نمبر
٣٣-٢۔ سالہ مردوں کا نصاب	۵۴
طریقہ تعلیم	۵۵
٣٤-اجتماعی تعلیم	۵۵
٣٥-تعریف اور ترغیب	۵۸
٣٦ ہدایت برائے استاذ	۵۸
٣٧-نظام الاوقات	۵۹
٣٨-جماعت بندی	۵۹
٣٩-قرآن پڑھنے والے طلبہ کی جماعت بندی	۶۱
٤٠-سبق اور دور کے ایام	۶۲
٤١-ٹارگیٹ اور دستخط	۶۲
٤٢-ماہانہ سوالات	۶۳
٤٣-نماز کی عملی مشق اور نماز چارٹ	۶۳
٤٤-حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ	۶۵
٤٥-زیادہ وقت دینے والے طلبہ کی ترتیب	۶۶
٤٦-والدین سے رابطہ	۶۶
٤٧-پیار و محبت سے تعلیم	۶۷
٤٨ : معلم بچوں کو سنتوں کی ترغیب دیں اور نگرانی کریں۔	۶۸
٤٩- سچی کہانیاں اور تربیتی باتیں*	۶۸

صفحہ نمبر	عناوین
۶۸	۵۰- بالغان کو پڑھانے کی ترتیب
۶۹	**نگرانی**
۶۹	۵۱- مکتب کی نگرانی
۷۳	۵۲ ۔ منظم مکاتب کی محنت
۷۳	دینیات منظم مکتب کے فوائد
۷۵	۵۳-قرآن کریم
۷۵	۵۴-قرآن کا پیغام
۷۵	۵۵-صرف ۵؍منٹ کا مدرسہ
۷۶	۵۶- خطبات جمعہ
۷۶	۵۷- بخاری شریف
۷۶	الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے علم دین کو امت تک پہنچانا
۷۷	(۱) علم دین
۸۱	(۲) دینی تعلیم اور مکاتب
۸۵	(۳) دینیات نصاب کا تعارف

تعارف

ادارہ دینیات ایک رفاہی ادارہ (چیر ٹیبل آر گنائزیشن) ہے جو ۲۰۰۴ سے بچے، مرد اور عورت میں بنیادی دین اسلام کی تعلیم اور اخلاقی تعلیم (مورل ایجوکیشن) کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں عام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس سے ہر مسلمان اسلامی احکام کے مطابق زندگی گذار کر، اچھا انسان بن کر، تمام انسانوں اور اپنے ملک کو فائدہ پہونچانے والا بن سکتا ہے اور انشااللہ دنیا و آخرت میں کامیاب ہو گا۔

اللہ تعالیٰ نے تمام انسان کی دنیا اور آخرت کی کامیابی دین اسلام میں رکھی ہے۔ دین اسلام ہمیں ایمانیات، عبادات کے ساتھ ساتھ عمدہ معاملات، پاکیزہ معاشرت اور اچھے اخلاق سکھاتا ہے، جس سے وہ ایک اچھا انسان بنتا ہے۔ اس لیے ہر شخص پر یہ فرض ہے کہ اسکول، کالج اور دوسرے کاموں میں سے اپنے وقت کا کچھ حصہ نکال کر اس طرف توجہ کریں اور دین اسلام کی تعلیم حاصل کریں۔

دین اسلام کی تعلیم امت تک پہونچانے اور اس پر عمل کرنے کے لیے جگہ جگہ محنت ہونی چاہئیں، اس کے لیے "منظم مکتب" بہترین ذریعہ ہے۔

اگر مختلف اداروں اور مسجدوں کے ذمہ داران اور علمائے کرام آپس میں مل کر محنت و کوشش کر کے "منظم مکتب" قائم کریں تو اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین امت کے ہر کچے پکے مکان میں انشااللہ اس کے ذریعہ آسانی سے پہونچے گا، اور ہر انسان دونوں جہان (دنیا و آخرت) میں کامیاب ہو گا۔

ادارہ دینیات نے ۱۰ / سال کی محنت اور اور تجربے سے "منظم مکتب" قائم کرنے کے لیے نظام، نصاب، طریقہ تعلیم اور نگرانی کی ترتیب بنائی ہے۔ "منظم مکتب" بنانے کے لیے ادارہ دینیات کی طرف سے "ورکشاپ" لیا جاتا ہے جس میں پورا کام سکھایا اور عملی طور پر دکھایا جاتا ہے اور اس کے لیے ضرورت کی ساری چیزیں اصل قیمت میں پہونچائی جاتی ہیں۔ جس سے ادارہ دینیات کی یہ چاہت ہے کے ہر مسجد، مدرسہ اور اسکول کے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

منظم مکتب

منظم مکتب اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں ناظرۂ قرآن پڑھانے کے ساتھ ساتھ بنیادی علم دین سکھایا جاتا ہو، جس کا نظام عمدہ ہو، جس میں مستند و معتبر نصاب پیار و محبت بھرے انداز میں اجتماعی طور پر سکھایا جاتا ہو کہ طلبہ کو پڑھنے میں مزہ آئے، اور اس کو معیاری بنانے کے لیے نگرانی بھی کی جاتی ہو، جس مکتب میں یہ چاروں چیزیں ہوں گی وہ مکتب منظم کہا جائے گا۔

اگر جگہ جگہ صحیح ترتیب کے ساتھ منظم مکاتب قائم کیے جائیں گے تو امت کا ہر فرد مکتب کے ذریعہ بنیادی دین سیکھے گا اور اس پر عمل کر کے دنیا اور آخرت میں کامیاب ہو گا۔

مکا تب منظم کیسے کریں؟

منظم مکتب میں چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے؛

- نظام
- نصاب
- طریقۂ تعلیم
- نگرانی

ادارۂ دینیات گذشتہ ۱۰ رسال سے منظم مکتب قائم کرنے کے لیے اجتماعی محنت کر رہا ہے اور مکتب کا ایک مکمل اور مفید نظام بنانے کی کوشش کر رہا ہے، اور اللہ کے فضل و کرم سے جہاں جہاں صحیح ترتیب کے ساتھ مکاتب شروع کیے گئے ہیں، وہاں بڑی تعداد میں طلبہ بنیادی دین سیکھ کر اس پر عمل کرنے والے بن رہے ہیں۔

اب آپ کے سامنے مکتب کے نظام، نصاب، طریقۂ تعلیم اور نگرانی کے بارے میں بہت ہی اہم باتیں پیش کی جا رہی ہیں۔

بہت کام رہ گیا ہے اور کام کرنے والے افراد کم ہیں لہٰذا ہر آدمی فکرمند ہو اور اپنی فکر کو بڑھائے۔

نظام (سسٹم) ۱ مکتب کا ذمہ دار

چند باتیں جن کے ذریعے مکتب قائم ہوتا ہے اور دن بدن ترقی کرتا ہے، اسے مکتب کا نظام کہتے ہیں، وہ باتیں یہ ہیں؛

فکرمند ذمہ دار، مناسب جگہ، اچھا ماحول، ترتیب یافتہ اساتذہ، مکتب کے اخراجات کو پورا کرنے کے لیے فیس کا نظام، امتحانات اور سالانہ جلسہ کی ترتیب، والدین سے ملاقات ورابطہ وغیرہ وغیرہ

- ہرادارہ میں نظام ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔
- مکتب میں بہترین نظام سے تعلیمی وتربیتی معیار بلند ہوتا ہے۔
- بہترین نظام سے بچوں میں تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔
- مکتب میں بہترین نظام سے بچوں کے والدین متاثر ہوتے ہیں اور بچوں کے داخلے میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱) مکتب کا ذمہ دار مسجد کا ٹرسٹی، علاقے کا عالم، مسجد کا امام یا ہر فکرمند شخص ہو سکتا ہے، جو مکتب کو منظم کرنے کے لیے تیار ہو، ایسے شخص کو مکتب کا مقامی ذمہ دار کہتے ہیں۔

کسی بھی نظام کو چلانے کے لیے ایک ذمے دار کا ہونا ضروری ہے، تاکہ وہ نظام اچھی طرح چل سکے، اس کے ساتھ ذمے دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس چیز کو اچھی طرح سمجھ لے اور اس کی پوری جان کاری حاصل کرلے جس کا اسے ذمے دار بنایا گیا ہے، تاکہ اس نظام کے صحیح اور غلط کو وہ پرکھ سکے۔ رسول اللہ ﷺ بھی کسی کو امیر بنانے میں اسی بات کو ترجیح دیتے تھے۔

طائف سے ۷۰/ آدمیوں کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں آیا، اور ضرورت کے بقدر علم حاصل کر کے جب واپس ہونے لگا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کو کم عمر ہونے کے باوجود ان کا امیر بنایا، جب کہ اس میں بڑی عمر والے تجربہ کار لوگ بھی تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو قرآن اور دوسرے اسلامی احکام زیادہ یاد

تھے اور واپسی کے بعد علاقے میں اسی کی ضرورت تھی، خود آپ ﷺ نے ان کو امیر بناتے ہوئے کہا: عثمان بہت سمجھ دار شخص ہے اور اس نے قرآن کا ایک حصہ بھی حاصل کر لیا ہے۔ [طبقات ابن سعد: ۶/ ۲۳]

۲۔ ورکشاپ

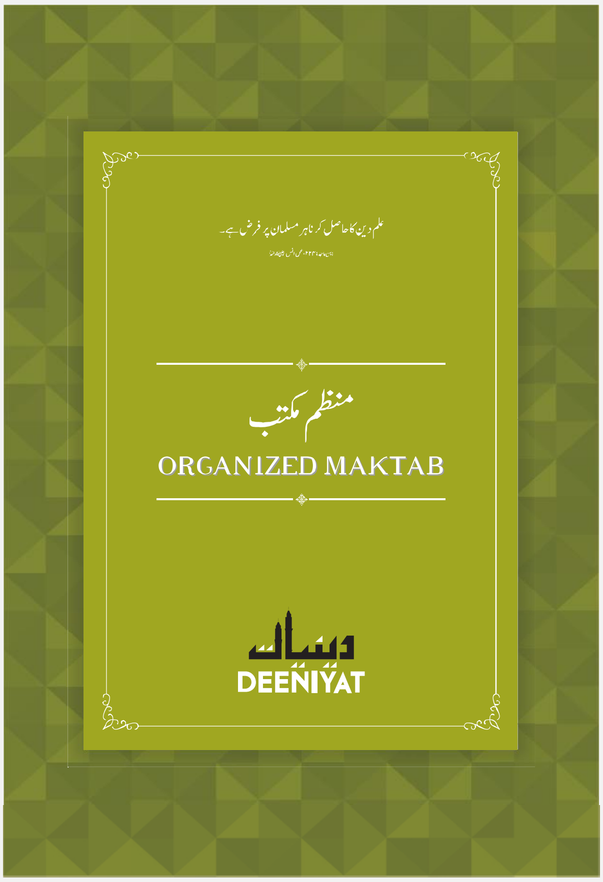

(۱) مکتب میں نظام و نصاب شروع کرنے کی اجازت مکتب کے ذمہ دار ہی دیتے ہیں، لہٰذا ذمہ دار کا دینیات نظام و نصاب (ورکشاپ) کو سمجھنا مکتب میں نظام کو شروع کرنے میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

(۲) مکتب کے انتظامی امور مکتب کے ذمہ دار سے متعلق ہوتے ہیں، لہٰذا ذمہ دار کے لیے ضروری ہے کہ وہ نظام و نصاب (ورکشاپ) کو سمجھے تا کہ کام میں آسانی ہو۔

(۳) مکتب میں اساتذہ کے تبادلے کی صورت میں اگر ذمہ دار دینیات نصاب و نظام (ورکشاپ) سمجھا ہوا ہو تو مکتب کے معیار کو برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے۔

۳۔ وقت فارغ کرنا

(۱) مقامی ذمہ دار جب وقت کو (ہفتہ میں کم از کم ایک گھنٹہ) فارغ کر کے مکتب کے متعلق فکر مند ہوتا ہے تو مکتب کا معیار بلند ہوتا ہے۔

(۲) مقامی ذمہ دار جب استاذ کے ساتھ مل کر مکتب کی فکر کرتا ہے تو اساتذہ کو تعلیمی معیار بلند کرنے میں معاونت ملتی ہے اور ان کی فکروں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

(۳) مقامی ذمہ دار مکتب کے اساتذہ اور مقامی معاون کے ساتھ مل کر ان کو تعلیم میں پیش آنے والی دشواریوں کو دور کرنے میں معاونت کرے اور انتظامی امور کے مسائل کو خود حل کرے۔

۲ جگہ
(مسجد / کمرہ)

۱۔ مسجد یا کمرہ میں مکتب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہر مسجد میں دینی تعلیم کا مکمل نظام تھا، جن میں مسجد نبوی کو مرکزی تعلیم گاہ کی حیثیت حاصل تھی، علمائے کرام نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کی نو مساجد کے آس پاس بچوں کے لیے تعلیمی درس گاہیں تھیں جس میں قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ لکھنے کی مشق بھی کرائی جاتی تھی۔ [عہد نبوی میں نظام تعلیم: ۷۹]

اس کے علاوہ لوگوں کے مکان میں بھی تعلیم دی جاتی تھی، مدینہ منورہ میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ، اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں تعلیم دیا کرتے تھے، خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکی زندگی میں ''دارارقم'' میں تعلیم دیا کرتے تھے۔ بلکہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب کبھی بیٹھتے تو آپس میں بات چیت کیا کرتے تھے، اور ان کی بات چیت دینی مسائل واحکام کے بارے میں ہوا کرتی تھی، مگر یہ کہ وہ کسی کو حکم دیتے جو انھیں قرآن سناتا تھا، یا کوئی اپنے طور پر قرآن پڑھتا تھا۔

ان تمام باتوں کو سامنے رکھنے کے بعد یہی پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام کو دینی تعلیم کے لیے جگہ کبھی رکاوٹ نہیں بنی، انھیں جب اور جہاں موقع ملا دینی تعلیم کا نظام قائم کر دیا، لہٰذا ہمیں بھی جگہ جگہ منظم مکاتب قائم کرنے کی فکر کرنا ضروری ہے۔

(۱) مکتب کے لیے مسجد کے علاوہ الگ عمارت ہو تو بہتر ہے، ورنہ مسجد کے صحن ہی میں شروع کرنا۔

(۲) اگر مسجد کا صحن نہ ہو اور مسجد کے باہر دوسرا کوئی انتظام بھی نہ ہو تو جگہ کا انتظام ہونے تک مسجد میں مکتب پڑھانے کی گنجائش ہے۔

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے دور میں مسجد نبوی میں عبادت، دعوت، سیکھنا سکھانا اور خدمت چاروں کام ہوتے تھے۔

(۴) مساجد کی قیمتی جگہوں کو نماز پڑھنے کے ساتھ علم دین حاصل کرنے کے لیے بھی استعمال کرنا چاہیے۔

(۵) مسجد کی کمیٹی اور امام پہلے سے موجود ہونے کی وجہ سے مسجد ہی میں مکتب شروع کرنے میں معلم اور نگرانی کا نظام آسان ہو جاتا ہے۔

(۶) سب سے بہتر تو یہ ہے کہ مکتب کے لیے کوئی کمرہ خرید اجائے یا کرایہ پہ لے کر اس میں مکتب شروع کیا جائے کرایہ سے طلبہ کی فیس سے ادا کیا جائے۔

(۷) گھر کے کسی خالی کمرہ یا صحن میں بھی مکتب شروع کر سکتے ہیں۔

۲۔ بڑی بچیوں اور مستورات کے لیے جگہ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عورتوں کی تعلیم وتربیت کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے، کیوں کہ دین مرد وعورت دونوں کی بنیادی ضرورت ہے۔ ایک مرتبہ عید کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو وعظ ونصیحت فرمائی، اسی موقع پر کچھ عورتیں بھی تھیں، جو مردوں سے پیچھے تھیں، '' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محسوس ہوا کہ میری آواز عورتوں تک نہیں پہنچ رہی ہے، تو آپ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ

نکلے اوران عورتوں کے قریب گئے اوران کوبھی وعظ ونصیحت فرمائی اورصدقہ کرنے کی ترغیب دی‘‘۔ [بخاری: ۹۸ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں خود عورتوں کے اندر بھی دین کی باتیں سیکھنے کا بہت شوق اور جذبہ تھا، اسی لیے جب انھوں نے دیکھا کہ مرد حضرات ہر وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں اور دین کی باتیں سیکھتے ہیں اور عورتوں کو ایسا موقع نہیں ملتا، تو انھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! مرد حضرات دین کی باتیں سیکھنے میں آگے بڑھ گئے، اس لیے ہمارے لیے بھی کوئی ایک دن مقرر کردیجیے، جس میں ہم لوگ آپ کے پاس آئیں اور آپ ہم لوگوں کو وہ باتیں سکھائیں، جو اللہ نے آپ کو بتائی ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ میں آجایا کرو، تو وہ لوگ ایک جگہ جمع ہوجاتی تھیں، اور آپ ان کے پاس جاکر ان کو وہ باتیں بتاتے، جو اللہ نے آپ کو بتائی تھی۔ [بخاری: ۷۳۱۰، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

ان دونوں حدیثوں سے کئی باتیں معلوم ہوئیں، ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ دین جس طرح مردوں کی بنیادی ضرورت ہے اسی طرح عورتوں کی بھی ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عورتوں کے اندر بھی دینی جذبہ اور شوق بیدار کرنا چاہیے۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ عورتوں کی تعلیم کے لیے الگ ایسی جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے جہاں پردے کا معقول نظم ہو۔

وہ جگہ جہاں مستورات کو مستورات کے ذریعے قرآن کے ساتھ ساتھ دین کی اہم اور ضروری باتیں شریعت کے دائرے میں رہ کر سکھائی جائیں، اس کو مستورات مکتب کہتے ہیں۔

(۱) ۹ سال سے زائد عمر والی بچیوں اور عورتوں کے لیے شرعی پردے کی پوری رعایت کے ساتھ جگہ کا انتظام کریں۔

(۲) بچوں کے وہ مکاتب جو دوپہر کے اوقات (۱۱/ سے ۳/) میں بند رہتے ہیں، وہاں مستورات مکتب چلاسکتے ہیں۔

(۳) کوئی الگ کمرہ کرایہ پر لے کر (کرایہ طالبات کی فیس سے ادا کیا جائے) یا ذاتی مکان میں جس وقت مرد حضرات نہ رہتے ہوں، مستورات مکتب شروع کرسکتے ہیں۔

(۴) مسجد (کی کسی جگہ میں جو حدود میں داخل نہ ہو یا اس سے متصل کمرہ جس میں آنے جانے کے لیے الگ راستہ (جہاں شرعی پردے کی پوری رعایت) ہو مستورات مکتب چلاسکتے ہیں۔

۳۔ مسلم اسکول/ کالج میں مکتب

(۱) ۹۸ ر فیصد طلبہ اسکول میں داخلہ لیتے ہیں، اگر اسکولوں میں علم دین سکھایا جائے تو اکثر بچے عصری تعلیم کے ساتھ دین سیکھ لیں گے۔

(۲) وہ طلبہ و طالبات جو کسی مکتب میں نہیں پڑھتے وہ دین کا بنیادی علم حاصل کر لیں گے۔

(۳) اسکول میں پہلے سے نظام موجود ہے، صرف نصاب جاری کرنا ہے۔

(۴) ایسی تمام اسکولیں جہاں کے تمام طلباء، اساتذہ، اور ٹرسٹیان مسلمان ہوں، تو وہاں پر دینی تعلیم کا نظام آسانی سے قائم ہوسکتا ہے۔

(۵) اسکول کے ٹرسٹیان، پرنسپل اور اساتذہ کو امت کے حالات اور ان کی ذمہ داری کا احساس دلا کر نصاب کے فوائد اور تجربات ان کے سامنے رکھے جائیں اور ان کی ذہن سازی کر کے نصاب شروع کرنے کی ترغیب دی جائے۔

(۶) اسکول میں دینیات کا نظام شروع کرنے کے لیے ضروری ہے کہ شریعت کا خیال رکھا جائے مثلاً بچوں کا لباس بھی شرعی ہو اور مخلوط تعلیم نہ ہو اور بڑے طلبہ اور طالبات کے لیے معلم اور معلّمہ کا الگ الگ انتظام ہو۔

(۷) مسلم اسکول اور کالج کے کسی خالی کمرہ میں تعلیمی اوقات میں مکتب شروع کر سکتے ہیں۔

(۸) مسلم اسکول اور کالج کے تعلیمی اوقات سے پہلے یا بعد میں کلاس روم کو مکتب کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

(۹) اسکول اور کالج کی خالی جگہوں کو کرایہ پر لے کر مکتب شروع کر سکتے ہیں۔

۳ اچھا ماحول

۱۔ اچھا ماحول

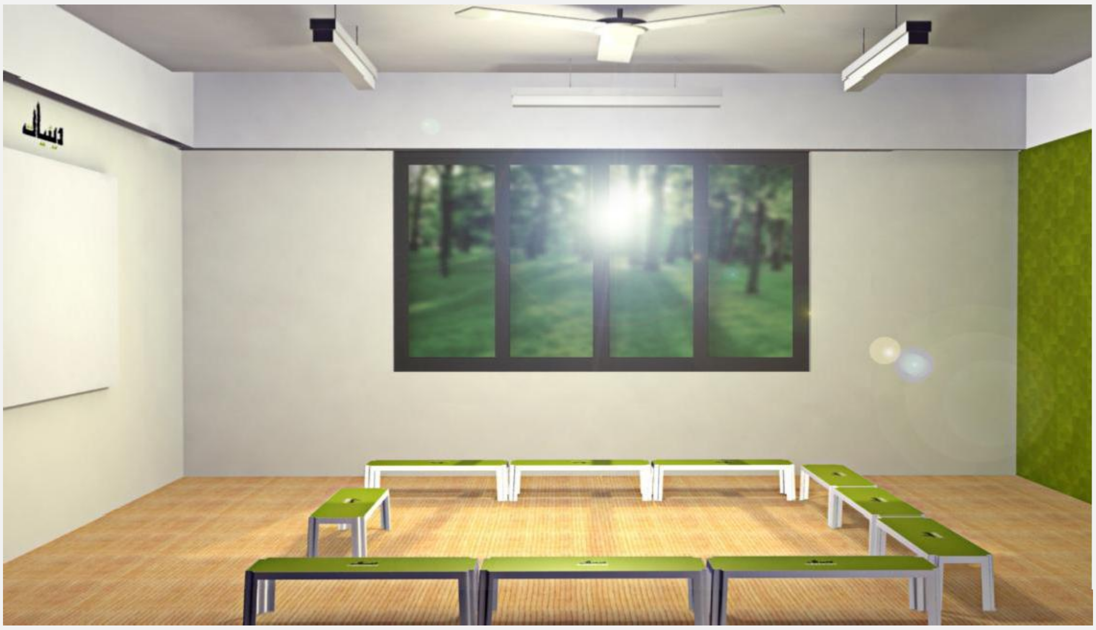

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے طلبہ (صحابہ) کی ان چیزوں پر نظر رکھتے تھے، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، تو دیکھا کہ ایک آدمی کے بال بکھرے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا: کیا اس کے پاس (کنگھی وغیرہ) نہیں کہ جس سے وہ اپنے بالوں کو درست کرلیتا، اسی طرح ایک دوسرے آدمی کو دیکھا کہ اس کے کپڑے میلے ہوگئے ہیں، تو فرمایا: کیا اس کے پاس پانی (صابن وغیرہ) نہیں ہے کہ جس سے وہ اپنے کپڑوں کو دھولیتا۔
[ابوداؤد: ۴۰۶۲]

۱. اسلام میں صفائی کی بہت تاکید کی گئی ہے، لہٰذا مکتب میں صفائی کا خوب اہتمام کیا جائے۔
۲. حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے صحن (آنگن) کو صاف ستھرا رکھا کرو۔ [ترمذی: ۲۷۹۹، عن سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ]
۳. بچے اپنے اطراف کے ماحول سے متاثر ہوتے ہیں لہٰذا مکتب میں صفائی کے ماحول سے بچوں کے اندر صفائی کی عادت پڑے گی۔
۴. سرپرست اور والدین مکتب میں صفائی کے ماحول سے متاثر ہوتے ہیں اور رغبت سے اپنے بچوں کو مکتب بھیجتے ہیں۔
۵. اساتذہ مکتب میں آنے والے طلبہ کے یونیفارم کے ساتھ ساتھ دانت، ناخن، بال وغیرہ کی صفائی پر بھی دھیان دیں اور عام زندگی میں صفائی کے اہتمام کی ترغیب دیتے رہیں۔
۶. پینے کا پانی، وضوخانہ، طہارت خانہ (کوشش کی جائے کہ طلبہ اور طالبات کے لیے الگ الگ ہو) وغیرہ کا اچھا انتظام ہو۔
۷. مکتب میں جوتے چپل ترتیب سے رکھنے کا نظم ہو، اور اساتذہ بچوں کو اس کی ترغیب بھی دیتے رہیں تاکہ بچوں کے اندر نظم ونسق کی عادت بنے۔
۸. مکتب میں روشنی اور ہوا کا اچھا انتظام ہو تاکہ بچوں کو پڑھنے میں دشواری پیش نہ آئے۔
۹. مکتب میں حسب استطاعت معقول روشنی کا نظم ہو، جہاں لائٹ نہ ہو وہاں تیل یا گیس بتی، انورٹر یا جنریٹر کا نظم کیا جائے۔
۱۰. دیواروں پر مناسب رنگ وروغن کیا جائے۔

۲۔ تپائی * قالین * پارٹیشن *

(۱) مکتب میں بیٹھنے کے لیے چٹائی یا قالین کا انتظام ہو، تا کہ مکتب کا ماحول اچھا لگے۔

(۲) چٹائی یا قالین کی وجہ سے سردی گرمی اور دھول مٹی سے جسم کی حفاظت ہوتی ہے۔

(۳) تپائی کی وجہ سے مکتب کا ماحول اچھا معلوم ہوتا ہے۔

(۴) تپائی کے ذریعے بچوں کو ترتیب سے بٹھانے میں سہولت ہوتی ہے۔

(۵) کتابوں کو تپائی پر رکھنے کی وجہ سے کتاب کا ادب واحترام باقی رہتا ہے اور کتاب کی عظمت دل میں آتی ہے۔

(۶) استاذ آسانی سے ہر بچے کی کتاب پر نظر رکھ سکتا ہے اور پڑھا سکتا ہے۔

(۷) کتاب یا کاپی تپائی پر رکھ کر لکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔

(۸) تپائی اس طرح رکھی جائے کہ تمام بچوں کا استاذ سے فاصلہ ایک جیسا رہے اور ہر بچے کو استاد کا چہرہ نظر آئے اور استاد ہر بچے کی آواز کو سن سکے۔

(۹) اگر ایک ہی ہال یا صحن میں مختلف جماعتیں پڑھ رہی ہوں تو درمیان میں آڑ (Partition) کردیں تا کہ طلباء کی آواز آپس میں نہ ٹکرائے، ورنہ کم از کم پردے کا انتظام ضرور کیا جائے تا کہ بچوں کی توجہ نہ بٹے اور سیکھنے سکھانے میں یکسوئی حاصل ہو۔

۳۔ بلیک بورڈ اور نورانی قاعدہ چارٹ*

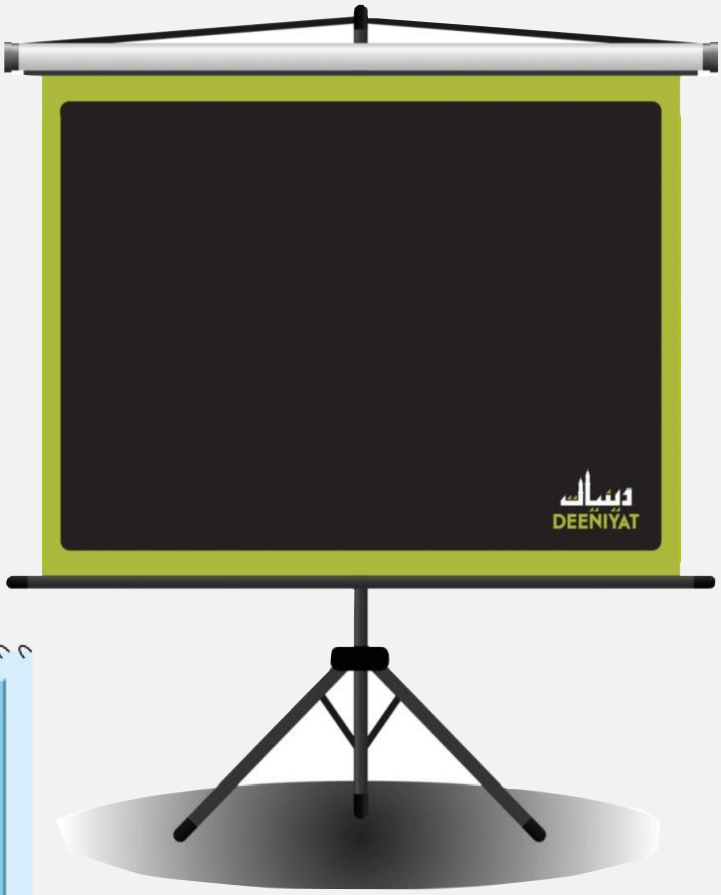

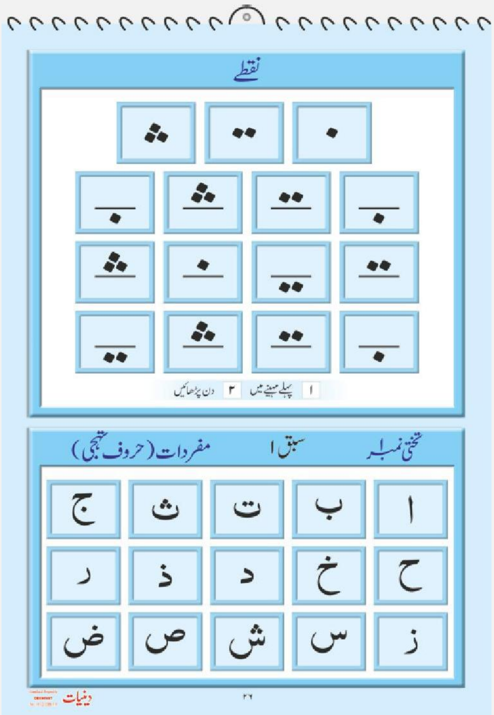

(۱) مدرسہ، اسکول اور ہر تعلیمی ادارے میں تختۂ سیاہ کا استعمال ہوتا ہے، تختۂ سیاہ کے ذریعہ اجتماعی تعلیم میں مدد ملتی ہے، لہٰذا مکتب میں بھی اس کا استعمال کریں۔

(۲) ادارۂ دینیات نے بڑی سائز میں نورانی قاعدہ چارٹ کا بھی انتظام کیا ہے تاکہ استاد کو پڑھانے میں آسانی ہو۔

۴ ۔ یونیفارم* بیگ* آئی کارڈ*

١ مکتب میں طلبہ اور طالبات کے لیے اسلامی لباس بطور یونیفارم طے کیا جائے۔

٢ یونیفارم سے بچوں میں اسلامی لباس پہننے کی عادت بنتی ہے جس کی بناء پر علاقہ میں اسلامی لباس کا ماحول بنتا ہے۔

٣ یونیفارم سے امیر اور غریب بچوں کے درمیان فرق نہیں رہتا اور بچہ احساس کمتری کا شکار نہیں ہوتا۔

۴ یونیفارم سے بچہ نفسیاتی طور پر پڑھنے کی نیت سے تیار ہو کر آتا ہے۔

۵ یونیفارم کے ذریعے مکتب کا ماحول بھلا لگتا ہے اور مکتب میں آنے والے مہمانوں پر اچھا اثر پڑتا ہے۔

٦ یونیفارم سے اسلامی لباس کی عظمت پیدا ہوتی ہے نیز مکتب اور دینی تعلیم کی لوگوں کے دلوں میں اہمیت پیدا ہوتی ہے۔

(۷) یونیفارم کے ذریعے مکتب کی تشہیر ہوتی ہے، جس کی بناء پر لوگوں میں اپنے بچوں کو مکتب بھیجنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور داخلہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۸) بچوں کے لیے کرتا، ازار اور ٹوپی یونیفارم ہو۔

(۹) بچیوں کے لیے بھی شلوار، قمیص اور اوپر سے اسکارف یونیفارم ہو۔ اور بڑی بچیوں اور خواتین کے لیے برقعہ ضروری ہے۔

(۱۰) یونیفارم پابندی سے اور صاف ستھرا پہن کر آنے کی بچوں کو تاکید کی جائے۔

(۱۱) والدین کو اپنے بچوں کے لیے دو یونیفارم رکھنے کی ترغیب دی جائے تاکہ بچہ کبھی بھی بغیر یونیفارم کے نہ آئے۔

(۱۲) غریب والدین کو عیدین کے موقع پر کرتا قمیض، پائجامہ/شلوار، ٹوپی اسکارف سلوانے یا خریدنے کی ترغیب دی جائے تاکہ الگ سے یونیفارم بنانے کا بوجھ نہ پڑے۔

(۱۳) غریب بچوں/بچیوں کے یونیفارم کے لیے اہل خیر حضرات کو آمادہ کیا جائے۔

(۱۴) کتاب رکھنے کے لیے ہر بچہ کے پاس ایک بیگ ہو تاکہ کتاب کی حفاظت ہو اور کتاب لانے لیجانے میں آسانی ہو۔

(۱۵) کتاب کے پیچھے بنے ہوئے خانہ میں شناختی کارڈ لگائیں تاکہ بیگ کو پہچاننے میں آسانی ہو۔

(۱۶) ہر بچہ کے لیے شناختی کارڈ (Identity Card) بنایا جائے۔

(۱۷) شناختی کارڈ (Identity Card) میں بچہ کا درجہ اور داخلہ فارم نمبر بھی درج ہو۔

(۱۸) شناختی کارڈ (Identity Card) میں درجہ کی وضاحت سے انتظامیہ کو متعلقہ استاذ کا علم ہوتا ہے۔

(۱۹) شناختی کارڈ (Identity Card) سے انتظامیہ کو بچے/بچی کو سرپرست کے حوالے کرنا آسان ہوتا ہے۔

(۲۰) اگر بچہ راستہ بھول جائے تو شناختی کارڈ میں پتہ کی مدد سے بچہ کو اس کے سرپرست تک پہونچایا جاسکتا ہے۔

۵- مکتب کے سامان کا اسٹاک

(۱) مکتب میں کتاب وغیرہ کا اسٹاک رکھا جائے، جس میں دینیات کی کم از کم ۲۰/عدد کتابیں زیرو سال اور سال اول، ہر سائز کے یونیفارم وغیرہ ہر وقت موجود رہے تاکہ طلبہ کی ضرورت وقت پر پوری کی جا سکے۔

(۲) اس بات کی فکر کی جائے کہ ہر بچے کے پاس کتاب ہو تاکہ بچے کو پڑھنے اور پڑھانے میں آسانی ہو۔

(۳) ہر سال کے شروع میں جب نئے داخلے ہوتے ہیں کتابیں، یونیفارم، داخلہ فارم، پمفلٹ وغیرہ زائد منگوا کر رکھ لیں۔

۴ والدین کی ذہن سازی

۱- جمعہ میں بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امت کے ہر فرد کو دین کی بنیادی تعلیم حاصل کرنے کی فکر دلاتے، ان کو اس کی ترغیب دیتے، یہاں تک کہ آپ نے پڑوسیوں کو فکر دلایا کہ وہ اپنے پڑوسیوں سے علم سیکھیں، اور پڑھے لکھے لوگ اپنے پڑوسی کو علم سکھائیں۔ مدینہ منورہ میں ایک قبیلہ آباد تھا، جن کو "اشعریین" کہا جاتا تھا، یہ لوگ تو علم دین سے واقف تھے، مگر انھیں کے پڑوس میں کچھ دیہاتی لوگ آکر آباد ہو گئے تھے، جو علم دین سے ناواقف بھی تھے، اور اس سے بڑھ کر وہ علم دین سیکھنے کی فکر بھی نہیں کر رہے تھے اور نہ ہی وہ پڑھے لکھے قبیلے والے ان پر کوئی توجہ دے رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ان لوگوں کی اس کوتاہی اور غفلت کا علم ہوا تو آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر ایک خطبہ دیا، جس میں آپ نے ان کو سخت تنبیہ فرمائی، اور دین کی باتیں جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں قسم کے لوگوں کی الگ الگ ذمے داریوں کو صاف اور واضح طور پر بیان کیا اور فرمایا کہ یاد رکھو! جو لوگ علم دین سے واقف ہیں اور اس کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں، ان کی یہ ذمے داری ہے کہ نہ جاننے والوں کو دین سکھائیں اور وعظ و نصیحت کے ذریعے ان کی اصلاح و تربیت کی کوشش کرتے رہیں اور جو لوگ دین سے ناواقف ہیں ان کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ جاننے والوں سے دینی احکام سیکھیں اور اپنے اندر دین کی سمجھ پیدا کریں، ورنہ ہم دونوں قسم کے لوگوں کو اسی دنیا میں سزا دیں گے۔ چناں چہ قبیلۂ اشعریین کے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک سال کی مہلت مانگی،
[کنز العمال: ۸۴۵۷، عن ابزی الخزاعی]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مہلت دے دی، پھر یہ لوگ ایک سال تک اپنے پڑوس کے ان دیہاتیوں کی تعلیم و تربیت میں لگ گئے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑوسیوں کو فکر دلا کر علم دین کو عام کرنے کا حکم دیا ہے، تو ہم سمجھ سکتے ہیں کہ بچوں کو بنیادی علم دین سکھانے کے لیے والدین اور سرپرست حضرات کو فکر مند کرنے کی کتنی ضرورت ہے۔

۱ مکتب شروع کرنے سے پہلے عوام اور بچوں کے والدین کا ذہن بنانے کے لیے تین جمعہ میں بیان کیا جائے۔

۲ بیان کا مقصد یہ ہے کہ ہر فرد تک مکتب کی اہمیت، فضیلت، ضرورت اور مکتب کا نظام و نصاب کی تفصیلی معلومات پہنچ جائے اور عوام اور بچوں کے والدین کی ذہن سازی ہو جائے۔

★ نوٹ: تین جمعہ کے بیانات کتاب کے بالکل اخیر میں دیے گئے ہیں۔

۳ پہلے جمعہ میں ان باتوں کو سمجھایا جائے (الف) امت کے حالات (ب) علم کی فضیلت اور فرض عین سیکھنا (ج) والدین کی ذمہ داری (د) بالغان (مرد اور عورت) کی تعلیم اور اس کے فوائد بھی بتائیں تاکہ مرد حضرات خود اپنی تعلیم کی اور اپنے گھر کی مستورات کو مستورات مکتب میں بھیجنے کی فکر کریں۔

۴ دوسرے جمعہ میں ان باتوں کو واضح کیا جائے (الف) دینیات نصاب و نظام کی خصوصیات (ب) دینیات مکاتب چلانے کے فوائد

۵ تیسرے جمعہ میں پانچ سالہ اجمالی خاکہ (عناوین اور مضامین کی تفصیل) بتا کر مکتب شروع ہونے کی تاریخ اور داخلے کا اعلان کریں، نیز مسجد کے باہر دستی اشتہار (پمفلٹ) تقسیم کیے جائیں۔

نوٹ: آپ کی سہولت کی خاطر کتاب کے اخیر میں تینوں جمعہ کے بیانات دیے گئے ہیں۔

(٦) نمازِ جمعہ (فرض) کے فوراً بعد مکتب شروع ہونے کی تاریخ اور داخلے کی ترتیب کا مختصر اعلان بھی کریں، کیونکہ پورا مجمع اس وقت موجود رہتا ہے۔ اعلان: محترم بھائیو بزرگو اور دوستو: حدیث میں ہیکہ علم دین کا سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے اس لیے الحمدللہ اس مسجد میں بچوں اور بڑوں کے لیے علم دین سیکھنے کا نظم کیا گیا ہے مکتب کا وقت صبح دوپہر اور شام میں آپکی اور بچوں کی سہولت کو دیکھتے ہوئے رکھا گیا ہے آپ حضرات خود بھی داخلہ لیں اور اپنے بچوں کو بھی بھیجیں۔

(٧) تیسرے جمعہ کے بعد دو دن تک پانچوں وقت کی نماز کے بعد مکتب کا مختصر اعلان کیا جائے۔

(٨) ہر نماز کے بعد اعلان: الحمدللہ بچوں کی بنیادی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی دینی تربیت کے لیے اس مسجد میں صبح، دوپہر اور شام میں مکتب شروع کیا گیا ہے لہٰذا آپ سے گذارش ہیکہ اس میں اپنے بچوں کا داخلہ کرائیں، اس کے ساتھ ساتھ بالغان حضرات کی تعلیم کے لیے بھی نمازِ فجر اور عشاء کے بعد انتظام کیا گیا ہے لہٰذا داخلہ لیں۔ جزاکم اللہ

(٩) اگر جمعہ میں بیان نہ ہوسکے یا کسی علاقے میں نمازِ جمعہ نہ ہوتی ہوتو ایسی جگہوں پر کسی ایسے دن اور وقت میں جس میں لوگ آسانی سے جڑسکیں، علاقے کے تمام لوگوں کو جمع کر کے مکتب کی اہمیت اور ضرورت بتا کر دینیات نصاب ونظام کے فائدے بیان کیے جائیں۔

(١٠) اگر مکتب مسجد میں نہ ہو کسی کمرہ میں شروع کرنا ہوتو قریب کی مسجد میں بیان کیا جائے۔

(١١) ہر تین مہینے میں مکتب کی تعلیمی ترقی اور علم دین کی اہمیت وضرورت کے عنوان پر عوام کے سامنے نماز جمعہ میں بیان کیا جائے۔

(١٢) اگر مکتب چل رہا ہوتو تعلیمی سال شروع ہونے سے تین مہینے پہلے جمعہ میں بیان کے ذریعے نئے داخلے کی تشکیل کی جائے۔

۲ - مستورات میں بیان

① جمعہ کے بیان میں اگر پردے اور لاؤڈ اسپیکر کا معقول انتظام ہو تو بیان مستورات میں بھی سنائیں، کیونکہ بچوں کو مکتب بھیجنے اور ان کی تعلیم اور تربیت کے بارے میں مستورات زیادہ فکرمند ہوتی ہیں۔

② عموماً مائیں بچوں کی تعلیمی ذمہ داریاں سنبھالتی ہیں، اس لیے مستورات میں بیان کر کے ذہن سازی کرنے سے بچوں کے داخلے میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ اپنے بچوں کو پابندی سے مکتب بھیجتی ہیں۔

۳- سرکیولر، پمفلیٹ*

① مکتب شروع کرنے سے پہلے تیسرے جمعہ میں نماز کے بعد پمفلٹ تقسیم کریں اور انفرادی طور پر بھی علاقے یا محلے کے ہر گھر اور ہر فرد تک پہنچائیں۔

② اگر مکتب مسجد میں نہ ہو کسی کمرہ میں شروع کرنا ہو تو قریب کی مسجد کے باہر دستی اشتہار تقسیم کیے جائیں۔

③ نیا مکتب شروع ہونے پر اور ہر نئے تعلیمی سال کے شروع میں دستی اشتہار تقسیم کریں تاکہ والدین کو پتہ چلے کہ بچہ اس سال کیا پڑھنے والا ہے۔

صرف ایک گھنٹے کا وقت

آو دین سیکھیں

علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اللہ تعالی نے تمام انسانوں کی دنیا کی زندگی اور آخرت یعنی مرنے کے بعد کی زندگی کی کامیابی صرف ''دین'' میں رکھی ہے۔ اللہ تعالی کے حکم اور اس کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے طریقے کے مطابق زندگی گزارنے کو ''دین'' کہتے ہیں۔

دین پر مکمل طور پر عمل کے لیے دینی تعلیم حاصل کرنا اور اسلامی باتوں کو سیکھنا ضروری ہے، اس لیے ہر شخص پر یہ فرض ہے کہ دینی تعلیم کو حاصل کرے، نیز وہ لوگ جو اسکول، کالج اور دوسری مشغولی میں ہیں، اپنے اوقات کا کچھ حصہ فارغ کر کے اس طرف توجہ کریں اور کم از کم اسلام کی اہم اور بنیادی تعلیم حاصل کرنے کی پوری کوشش کریں، تاکہ اپنی زندگی کو اسلام کے مطابق گذار کر دونوں جہاں میں کامیاب ہو سکیں۔ اسی لیے مکتب کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

پانچ سالہ ابتدائی نصاب (پرائمری کورس)

① سال اول — نورانی قاعدے کی ۸ر تختیاں، ۵ر سورتوں کا حفظ، ۷ر دعائیں ۲ر اعمال کی سنتیں ۵ر مسنون کلمات، ۵ر حدیثیں ترجمے کے ساتھ، ۲ر کلمے ترجمے کے ساتھ، وضو و نماز کا طریقہ، کلمات نماز، ثنا، تشہد، ۱۵ر اسمائے حسنیٰ، وضو و غسل کے فرائض، تعداد رکعت، شرائط نماز، اسلامی معلومات کے متعلق ۴۰ر سوالات و جوابات، ایک بیان اور ایک دعا، سیرت سے متعلق ۱۹ر سوالات و جوابات، پانچ شعبوں پر ۵ر تربیتی اسباق، عربی زبان میں گنتی، کھانے پینے کی چیزوں کے نام، متفرقات، اردو زبان از حروف شناسی تا سہ حرفی الفاظ۔

② سال دوم — نورانی قاعدے کی ۱۳ر تختیاں پارۂ عم سورۂ زلزال سے سورۂ ناس، ۶ر سورتوں کا حفظ، ۵ر دعائیں ایک عمل کی سنتیں ۵ر مسنون کلمات، ۵ر حدیثیں ترجمے کے ساتھ، درود شریف، دعائے ماثورہ، دعا بعد نماز، ۲ر کلمے ترجمے کے ساتھ، ۱۵ر اسمائے حسنیٰ، ارکان نماز، فرض نمازوں میں سنن و نوافل کی تعداد، اسلامی معلومات کے متعلق ۲۹ر سوالات و جوابات، ایک بیان۔ ایک دعا، سیرت سے متعلق ۲۴ر سوالات و جوابات، پانچ شعبوں پر ۵ر تربیتی اسباق، عربی زبان میں کھانے پینے کی چیزوں کے نام، متفرقات، اردو زبان میں ز سہ حرفی الفاظ کے جملے تا پانچ حرفی الفاظ کے جملے، لکھنے کی مشق الف سے یا تک۔

③ سال سوم — ناظرۂ قرآن سورۂ نبا سے سورۂ بینہ تک اور پہلا پارہ، ۶ر سورتوں کا حفظ، ۵ر دعائیں ۴ر اعمال کی سنتیں ۴ر مسنون کلمات، ۱۰ر حدیثیں ترجمے کے ساتھ، ۳ر کلمے ترجمے کے ساتھ، نماز وتر دعائے قنوت کے ساتھ، ۲۰ر اسمائے حسنیٰ، وضو و غسل کی سنتیں، نواقض وضو، اسلامی معلومات کے متعلق ۲۸ر سوالات و جوابات، ایک بیان اور ایک دعا، حضور ﷺ کی مکی زندگی، پانچ شعبوں پر ۱۰ر تربیتی اسباق، عربی زبان میں دہائیاں، دنوں کے نام، اردو زبان میں از چھ حرفی الفاظ تا اردو کے منتخب اسباق، لکھنے کی مشق الف سے کاف تک۔

④ سال چہارم — ناظرۂ قرآن پارہ ۲ر سے پارہ ۱۱ر تک اور ۴ر سورتوں کا حفظ، ۴ر دعائیں ۲ر اعمال کی سنتیں، ۱۰ر حدیثیں ترجمے کے ساتھ، اللہ، فرشتے اور آسمانی کتابوں پر سوالات و جوابات، نماز با جماعت، نماز جمعہ، ۲۵ر اسمائے حسنیٰ، مفسدات نماز، استنجے کا بیان، مکروہ اوقات، اسلامی معلومات کے متعلق ۱۵ر سوالات و جوابات، ایک بیان اور ایک دعا، حضور ﷺ کی مدنی زندگی، پانچ شعبوں پر ۱۰ر تربیتی اسباق، عربی زبان میں مہینے اور اعضائے جسم، اردو زبان میں حضرت آدم، نوح اور ابراہیم علیہم السلام کے حالات، ایک نظم، لکھنے کی مشق کاف سے مشدد حروف تک۔

⑤ سال پنجم — ناظرۂ قرآن پارہ ۱۲ر سے پارہ ۲۹ر تک اور آیت الکرسی حفظ، ۳ر دعائیں ۴ر اعمال کی سنتیں، ۱۰ر حدیثیں ترجمے کے ساتھ، رسول، یوم آخرت، تقدیر اور بعث بعد الموت پر سوالات و جوابات، بیمار کی نماز، مسافر کی نماز، ۲۴ر اسمائے حسنیٰ، تیمم کا بیان، واجبات نماز، زکوۃ، روزہ، حج کا تعارف، اسلامی معلومات سے متعلق ۱۵ر سوالات و جوابات، ایک بیان اور ایک دعا، سیرت خلفائے راشدین، پانچ شعبوں پر ۱۰ر تربیتی اسباق، عربی زبان میں رنگوں اور پھلوں کے نام، مختلف پیشے، اردو زبان میں حضرت اسحٰق، یوسف، موسیٰ علیہم السلام کے حالات، ایک نظم، اسباق سے منتخب جملوں کے لکھنے کی مشق۔

نوٹ: مکتب کا پتہ، تعلیم کا وقت، فیس اور ذمہ دار حضرات کے رابطہ (contact) نمبر کی تفصیلات پیچھے دیکھ لیں۔

④ مکتب میں شروع ہونے والے جز وقتی یا کل وقتی شعبۂ حفظ اور شعبۂ عالمیت کی اطلاع کے لیے دستی اشتہار تقسیم کئے جائیں۔

⑤ دستی اشتہار (پمفلٹ) علاقائی زبان میں ہونا چاہیے۔

۴- ہورڈنگ*

① مکتب شروع کرنے سے پہلے اشتہاری پردہ (ہورڈنگ) مسجد کے باہر اور چوراہے پر لگا کر مکتب کا اعلان کیا جائے۔

② مکتب میں شروع ہونے والے جز وقتی یا کل وقتی شعبۂ حفظ اور شعبۂ عالمیت کی اطلاع کے لیے اشتہاری پردہ (ہورڈنگ) لگائے جائیں۔

③ اشتہاری پردہ (ہورڈنگ) علاقائی زبان میں ہونا چاہیے۔

④ ہر نئے تعلیمی سال کے شروع میں اشتہاری پردہ (ہورڈنگ) ضرور تبدیل کریں۔

۵- داخلہ*

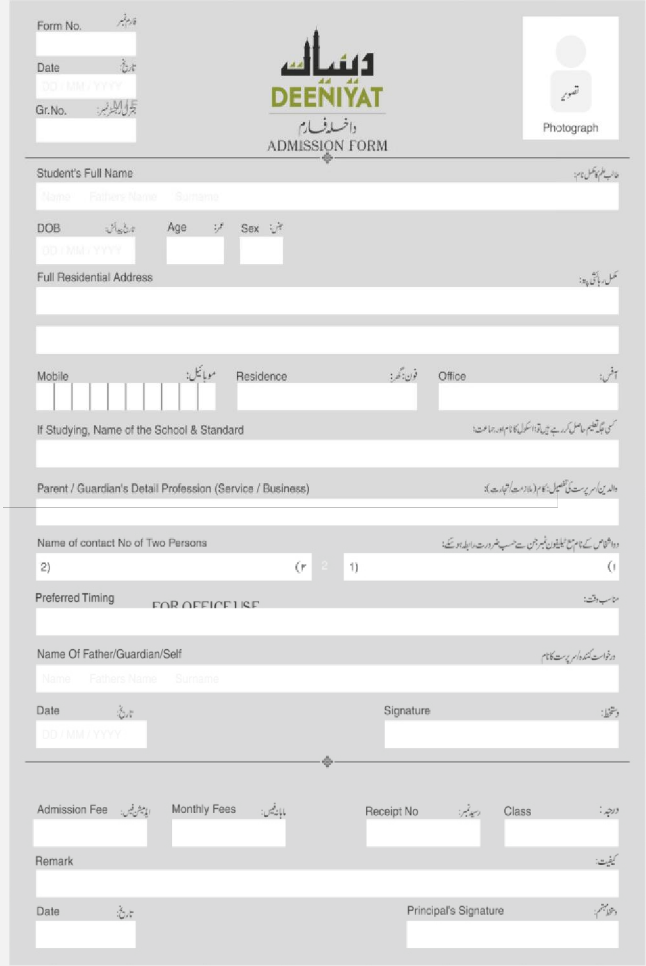

Form No. فارم نمبر
Date تاریخ
Gr.No. جنرل رجسٹر نمبر

DEENIYAT
داخلہ فارم
ADMISSION FORM

تصویر
Photograph

Student's Full Name طالب علم کا مکمل نام:
Name Fathers Name Surname

DOB تاریخ پیدائش: Age عمر: Sex جنس:
DD / MM / YYYY

Full Residential Address مکمل رہائشی پتہ:

Mobile موبائل: Residence فون: گھر: Office آفس:

If Studying, Name of the School & Standard کسی جگہ تعلیم حاصل کررہے ہیں تو اسکول کا نام اور جماعت:

Parent / Guardian's Detail Profession (Service / Business) والدین/سرپرست کی تفصیل: کام (ملازمت/تجارت):

Name of contact No of Two Persons دو اشخاص کے نام مع ٹیلیفون نمبر جن سے حسب ضرورت رابطہ ہو سکے:
2) ۲) 1) ۱)

Preferred Timing مناسب وقت:

FOR OFFICE USE

Name Of Father/Guardian/Self درخواست کنندہ/سرپرست کا نام
Name Fathers Name Surname

Date تاریخ: Signature دستخط:
DD / MM / YYYY

Admission Fee ایڈمیشن فیس: Monthly Fees ماہانہ فیس: Receipt No رسید نمبر: Class درجہ:

Remark کیفیت:

Date تاریخ: Principal's Signature دستخط مہتمم:

① مکتب میں داخلے کے لیے دن، تاریخ اور وقت مقرر کریں۔

② داخلہ کا نظام سال میں ایک مرتبہ کیا جائے تا کہ اجتماعی تعلیم کا نظام برقرار رہے۔

③ ایک وقت میں داخلہ سے طلبہ کی جماعت بندی آسان ہو جاتی ہے۔

④ داخلہ کے نظام سے مکتب کے انتظامی امور (فیس، یونیفارم وغیرہ) آسانی سے انجام پاتے ہیں۔

⑤ نئے سال کے داخلہ کا نظام اسکول کی چھٹیوں سے ایک ماہ پہلے بنایا جائے۔

⑥ کسی بھی بچے کو مکتب میں داخلہ سے محروم نہ کیا جائے۔

⑦ ۴ سال (جو بچہ اپنی ضرورت کا اظہار کر سکتا ہو) سے زیادہ ہر عمر کے بچوں اور بڑوں کا داخلہ لیا جائے، بہت چھوٹے بچے جو پیشاب پاخانہ کی ضرورت کا اظہار نہ کر سکتے ہوں ان کو داخلہ نہ دیا جائے۔

⑧ ۹ سال سے زائد عمر والی بچیوں کا نظام مستورات مکتب میں بنایا جائے کیونکہ بے دینی سے دین کا کام نہیں ہوگا اور اگر چھوٹی بچیوں کا نظام مستورات مکتب میں بنایا جائے تو بہتر ہے۔

⑨ ۹ سال سے کم عمر لڑکیوں کی جماعت اگر مکمل بن رہی ہو تو اس کا نظم شروع ہی سے الگ بنانے کی کوشش کی جائے۔

⑩ بالغان کے داخلے کا نظام بنایا جائے۔

⑪ جز وقتی (پارٹ ٹائم) اور کل وقتی (فل ٹائم) حفظ کے بچوں کے داخلہ کا بھی نظام بنایا جائے۔

⑫ مکتب میں داخلہ فیس (ایڈمیشن فیس) بھی رکھی جائے اور بچوں کو کتاب، یونیفارم، بیگ، مذکرہ (Calander)، آئی کارڈ دیا جائے۔

(۱۳) مستورات اور بالغان کے لیے بھی داخلہ فیس (ایڈمیشن فیس) ہو۔

(۱۴) مکتب میں داخلے کے لیے ایک فارم بنایا جائے جس سے داخلہ کی اہمیت پیدا ہوگی۔

(۱۵) داخلہ فارم کے ذریعہ بچہ کی پوری تفصیل مکتب کے ذمہ داروں کے علم میں آتی ہے۔

(۱۶) داخلہ فارم کے پیچھے مکتب کے اوقات درج ہوں، تاکہ والدین بچے کی سہولت کا وقت پسند کرسکیں۔

(۱۷) جو بچہ تین ماہ تک بغیر اطلاع کے غیر حاضر رہے پھر دوبارہ آئے تو داخلہ فیس لے کر نیا داخلہ کیا جائے۔

(۱۸) داخلہ فارم جمع کرتے وقت بچے کے ساتھ سرپرست کو بھی بلا کر مکتب کے نصاب و نظام کا مختصر تعارف کرایا جائے۔ نیز ان کو ان کی ذمہ داریاں بھی بتائی جائے تاکہ بچے کی تعلیم و تربیت میں معاون بنیں۔

(۱۹) داخلہ کے وقت والدین کو پیرینٹس میٹنگ میں ہر تین ماہ پر مکتب میں آنے کی ترغیب دیں۔

(۲۰) داخلہ لیتے وقت سرپرستوں کو اس بات کی تاکید کی جائے کہ وہ اپنے بچوں کو پابندی سے مکتب میں بھیجا کریں۔

(۲۱) جس شخص کو داخلہ فارم دیا جائے اس کو فارم دیتے وقت اس کا نام اور فون نمبر ایک رجسٹر پر تحریر کرلیا جائے تاکہ اس کے نہ آنے کی صورت میں اس سے رابطہ کیا جاسکے اور اس سے نہ آنے کی وجہ معلوم کی جاسکے۔

(۲۲) اگر بچہ کسی دوسرے مکتب سے پڑھ کر آئے تو اس کے نتیجۂ امتحان کے ساتھ والدین کے سامنے اس کا جائزہ لینے کے بعد درجہ کا تعین کریں۔

(۲۳) جن بچوں کی عمر ۱۲/سال یا اس سے کم ہو تو ان کو پرائمری کورس دیا جائے اور جو بچے ۱۳/سال یا اس سے بڑے ہوں تو ان کا داخلہ بالغان کورس میں کیا جائے۔

(۲۴) اگر کسی ایک وقت (۹ بجے سے ۱۰ بجے) کی جماعت میں بچے مکمل ہو جائیں تو نیا داخلہ لینے والے طلبہ کی ترتیب اس کے بعد والی جماعت کے لیے کریں۔

(۲۵) اگر کوئی بچہ ایسے وقت کی جماعت میں داخلہ چاہتا ہو، جس میں بچے مکمل ہو گئے ہوں تو اگر کئی دوسرے بچے بھی اسی وقت کی جماعت میں مل سکتے ہوں تو ایک جماعت اس وقت میں بڑھا دیں۔ لیکن اگر زیادہ بچے ہوں تو دوسری جماعت اسی وقت میں بنائیں۔

(۲۶) یاد رکھیں! مکتب کی شرائط پر بے جا سختی نہ کریں کہ کہیں کوئی بچہ بنیادی دینی تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔

۵ سہولت کا وقت

١- سہولت کا تعلیمی وقت

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تعلیم کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں تھا، جب بھی کچھ لوگ جمع ہوجاتے ، دین کی باتیں سیکھنے اور سکھانے کا عمل شروع ہوجاتا، عام طور پر فجر کی نماز کے بعد کچھ لوگ حلقے بنا کر دین کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابۂ کرام جب فجر کی نماز سے فارغ ہوجاتے تو الگ الگ حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے، اور قرآن کریم، فرائض اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے طریقوں کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ [مسند ابو یعلی: ۴۰۸۸]

کچھ لوگ ایسے بھی تھے جن کو دن میں وقت نہیں ملتا تھا، تو وہ رات میں قرآن پڑھا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے انصار کے ۷۰ ر لوگوں کے متعلق بیان کیا ہے کہ جب رات ہوجاتی، تو وہ مدینہ میں اپنے معلم کے یہاں جاتے اور قرآن پڑھنے میں رات گذارتے۔

[طبرانی کبیر: ٣٦٠٦]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب خاص طور پر بچوں کے لیے مکتب کو جاری کیا تو شروع میں دن بھر بچوں کو پڑھانے کا حکم دیا تھا، مگر اس سے ان لوگوں کو کافی پریشانی ہوتی تھی، اس کے بعد انھوں نے فجر کے بعد سے دوپہر سے کچھ پہلے تک اور ظہر کے بعد سے عصر تک تعلیم دینے کا حکم دیا۔ چناں چہ علما نے لکھا ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عامر بن عبد اللہ خزاعی کو معلم بنایا، تو وہ مستقل (دن بھر) بچوں کو تعلیم دیا کرتے تھے۔۔۔۔۔۔ بچوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اوقات میں کمی کی درخواست کی، تو انھوں نے حکم دیا کہ فجر کے بعد سے ضحیٰ عالی (دس گیارہ بجے) تک اور ظہر کے بعد سے عصر تک تعلیم دیں اور باقی وقت آرام کریں۔ [الفواکہ الدوانی: ١/١٧٦]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے سمجھ میں آتا ہے مکتب میں بچوں کی تعلیم کے لیے اوقات ان کی سہولت کے لحاظ سے رکھے جائیں، تاکہ تعلیم حاصل کرنے میں بوجھ نہ ہو۔

بچوں کا تعلیمی وقت

(۱) بچوں کی سہولت کو سامنے رکھ کر تعلیم کا وقت صبح، دوپہر اور شام میں مقرر کریں اور طلباء کو اوقات تعلیم میں سہولت دی جائے، تو خود بہ خود تعداد میں اضافہ ہوگا۔

(۲) آج کل بچوں کی مصروفیات پہلے سے بہت زیادہ ہوگئیں ہیں، اسکول اور ٹیوشن کی مشغولی کے ساتھ ساتھ کھیل کود کی طرف رجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے، جس کی وجہ سے بچوں کو وقت فارغ کرنا بہت مشکل ہو رہا ہے۔ ان مصروفیات کے ساتھ ایک گھنٹہ بھی مکتب میں دینی تعلیم کے لیے فارغ کر رہا ہے تو یہ ہمارے لیے بہت قیمتی ہے۔

(۳) شہروں میں صبح ۸/ بجے سے ۱۱/ بجے تک، ظہر سے عصر تک، ایک ایک گھنٹے کی جماعت (بیچ) بنائی جائے۔

(۴) سال کے تعلیمی اوقات کو متعین کیا جائے اور عصر سے مغرب اور مغرب سے عشاء تک کی جماعت (بیچ) کا وقت سوا گھنٹہ رکھا جائے تا کہ نماز کا وقت تبدیل ہونے کی صورت میں بچوں کی جماعت کا وقت نہ بدلے اور بچوں کا تعلیمی حرج نہ ہو۔

(۵) دیہاتوں میں صبح ایک ایک گھنٹے کی تین جماعتیں ہوں اور شام میں بھی تین جماعتیں ہوں۔

(۶) اگر کسی جگہ کے مقامی ذمہ دار مکتب کا وقت زیادہ رکھنا چاہیں تو مشورہ کر کے زیادہ وقت بھی رکھ سکتے ہیں۔

(۷) جو بچے اسکول نہیں جاتے ہیں اور مکمل جماعت ہو تو ان کے لیے زیادہ وقت پڑھانے کی ترتیب بنائیں۔

(۸) جو بچے روزآنہ ایک گھنٹہ نہیں دے سکتے ہیں یا دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں؛ یا ایسے گاؤں دیہات جہاں مسلم مکانات کم ہے۔ ان کے لیے ہفتے میں چھٹی کے دن کم از کم دو سے تین گھنٹے کی جماعت (بیچ) بنائیں۔

بالغان کا تعلیمی وقت

(۹) بڑوں کے لیے ان کی سہولت کے وقت میں بعد نماز فجر اور بعد نماز عشا جماعت (بیچ) بنائیں۔

(۱۰) علاقے کی نوعیت اور ضرورت کے مطابق بڑوں کا وقت دوپہر میں یا کسی اور وقت میں بھی رکھ سکتے ہیں۔

(۱۱) بڑوں کے لیے بچوں سے زیادہ سہولتیں رکھی جائیں تا کہ ان کے لیے دوسری مشغولیات میں دین سیکھنا آسان ہوجائے۔

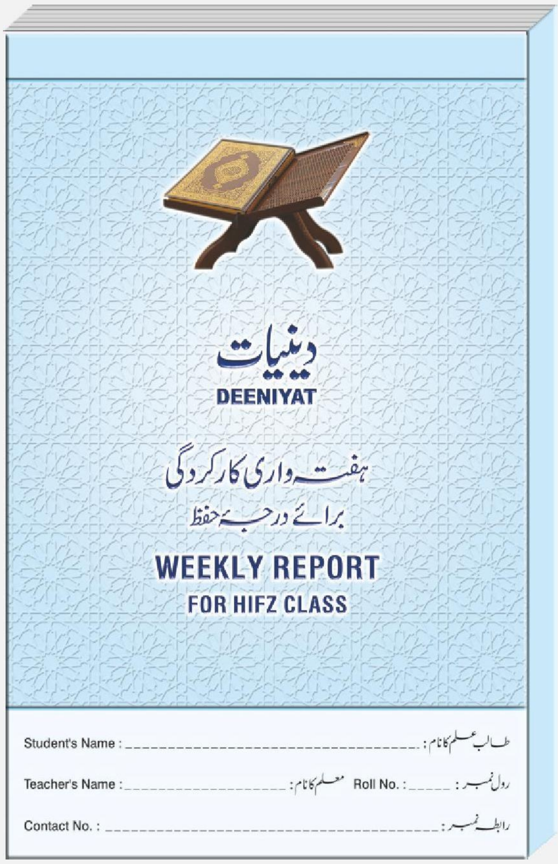

(۱۲) بڑوں کے لیے الگ جماعت (بیچ) بنائی جائے، بچوں کے ساتھ نہ بٹھایا جائے۔

مستورات کا تعلیمی وقت

(۱۳) مستورات (بڑی عورتوں) کی تعلیم کے لیے صبح ۱۱ر سے دوپہر ۴ر بجے تک (یہ وقت عموماً فارغ ہوتا ہے) ایک ایک گھنٹے کے اعتبار سے ترتیب بنائی جائے۔

(۱۴) اسکول اور کالج کی بچیوں کا مکتب صبح ۹ر سے عصر تک چلا سکتے ہیں (مغرب بعد مکتب نہ چلایا جائے)۔

شعبۂ حفظ کا تعلیمی وقت

(۱۵) مکتب میں حفظ کرنے کے لیے جماعت (بیچ) بنائی جائے اور حفظ میں ان ہی طلبہ کا داخلہ لیں جن کا ناظرۂ قرآن معیاری ہو

(۱۶) مکتب میں جز وقتی (پارٹ ٹائم) حفظ کے لیے کم از کم چار گھنٹے کی جماعت (بیچ) صبح، دوپہر یا پھر مغرب بعد بنائی جائے، ۲۰ر منٹ دینیات نصاب پڑھائیں اور باقی وقت حفظ قرآن میں لگائیں۔

(۱۷) مکتب میں کل وقتی حفظ (فل ٹائم) کے لیے صبح ۴ر گھنٹے، بعد ظہر ڈھائی گھنٹے اور بعد مغرب تا عشاء تعلیمی وقت ہو جس میں دینیات کے لیے بیس منٹ ہو۔

(۱۸) درجۂ حفظ کے طلبہ کے روزانہ کے سبق، سبق پارہ اور دور و آموختہ کی اطلاع ہفتہ واری کارکردگی برائے درجۂ حفظ (ڈائری) میں تحریراً والدین کو دیں۔

(۱۹) درجۂ حفظ میں داخلہ لینے والے طلبہ کو پارہ ۲۹ اور ۳۰ کی منتخب سورتیں پہلے یاد کرائیں تاکہ وہ روزانہ انہیں پڑھتے رہیں۔

شعبۂ عالمیت کا تعلیمی وقت

(۲۰) شعبۂ عالمیت کے لیے کم سے کم ۶ر گھنٹہ تعلیمی اوقات ایک ساتھ یا صبح، دوپہر اور شام میں رکھیں جائیں۔

رمضان المبارک میں تعلیمی وقت

(۲۱) ماہ رمضان میں وقت میں سہولت دیں اور صرف صبح اور ظہر تا عصر مکاتب ہوں تو بہتر ہے۔

(۲۲) ماہ رمضان میں عصر بعد اور بعد نماز مغرب آنے والے بچوں کو ان کی سہولت کے اعتبار سے صبح یا ظہر بعد بلائیں۔

(۲۳) اگر جماعتیں زیادہ ہوں، تو دو سے تین جماعت (بیچ) ایک ساتھ ایک ایک گھنٹے میں پڑھا لیں۔

(۲۴) معلمین رمضان میں اسباق کی مقدار کم کر کے پڑھے ہوئے اسباق کو یاد کرانے پر زیادہ توجہ دیں۔

۶ فیس کے ذریعے خود کفیل

① مکتب کو خود کفیل بنانے کے لیے فیس کا نظام بنائے۔

② جان اور مال لگنے سے علم دین کی اہمیت پیدا ہوتی ہے۔

③ فیس کی وجہ سے ماں باپ اپنے بچوں کو پابندی سے مکتب بھیجتے ہیں، اس طرح بچوں کی غیر حاضری کم ہوتی ہے۔

④ فیس کے نظام سے طلبہ، والدین اور اساتذہ فکر مند رہتے ہیں۔

⑤ والدین کو فیس دینے کی ترغیب دی جائے کیونکہ جب ہم اچھی تعلیم دیں گے اور بچوں کو مکتب سے فائدہ ہوگا تو وہ ضرور فیس ادا کریں گے۔

⑥ فیس وصول کرنے کے لیے تاریخ اور وقت مقرر کریں تاکہ فیس لینے اور دینے میں آسانی ہو۔

⑦ فیس وصولی کی رسید بھی دی جائے اور ساتھ ساتھ رجسٹر میں بھی اندراج کریں تاکہ معاملات صاف رہیں۔

⑧ بہتر یہ ہے کہ مکتب کا اکاؤنٹ کھول کر فیس بینک میں جمع کر دی جائے تاکہ معاملات صاف رہیں اور حساب دینے میں آسانی ہو۔

⑨ فیس مکتب کے ذمہ دار، صدر مدرس (ان اوقات میں جن میں تعلیمی ذمہ داری نہ ہو) یا مہتمم وصول کرے یا پھر کسی ایک شخص کو فیس کی وصولی کے لیے متعین کر دیں، معلم کے ذمہ نہ کرے تو بہتر ہے ورنہ تعلیم میں حرج ہوگا۔

⑩ اگر فیس وصولی کی مذکورہ شکل نہ ہو تو معلم بچوں سے فیس لے اور دوسرے دن یا تعلیم کا وقت ختم ہونے کے بعد رسید خود بنائے یا ذمہ دار سے بنوا کر بچوں کو دے تاکہ تعلیم کا حرج نہ ہو۔

⑪ فیس سہ ماہی، ششماہی یا سالانہ جمع کرانے کی ترغیب دی جائے اور اگر والدین کو دشواری ہو تو ہر مہینے فیس وصول کی جائے۔

⑫ فیس پورے ۱۲ ماہ کی لی جائے تاکہ مکتب کے سالانہ اخراجات کی کفالت ہو سکے اور اضافی بوجھ نہ ہو۔

⑬ فیس طے کرتے وقت یہ بات سامنے رہنی چاہیے کہ اس کے ذریعے مکتب کے تمام اخراجات معلمین کی تنخواہ اور مکتب کی دیگر ضروریات پوری ہو جائیں۔

⑭ علاقے کے اعتبار سے مشورہ کر کے فیس طے کی جائے اور فیس بڑھانے میں موقع و محل کا ضرور لحاظ رکھیں۔

۱- غریب طلبہ کی فیس

① پہلی ترتیب: اگر کسی جگہ والدین غربت کی وجہ سے فیس ادا نہیں کر سکتے تو علاقے کے اہل خیر حضرات کو اس طرف متوجہ کرکے اس کی فیس ادا کروانے کا نظم کریں۔

② دوسری ترتیب: اہل خیر حضرات سے رقم لے کر والدین کے ہاتھ میں دیں اور ان سے کہیں کہ آپ اس سے اپنے بچوں کی فیس ادا کردیں۔

③ تیسری ترتیب: فیس کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بچہ علم دین سے محروم نہ رہے، اس لیے وکالت نامہ پر کروایا جائے۔

④ غریب بچوں کی فیس زکوۃ کی رقم سے ادا کرنے کے لیے ایک فارم ''وکالت نامہ'' تیار کیا جائے۔

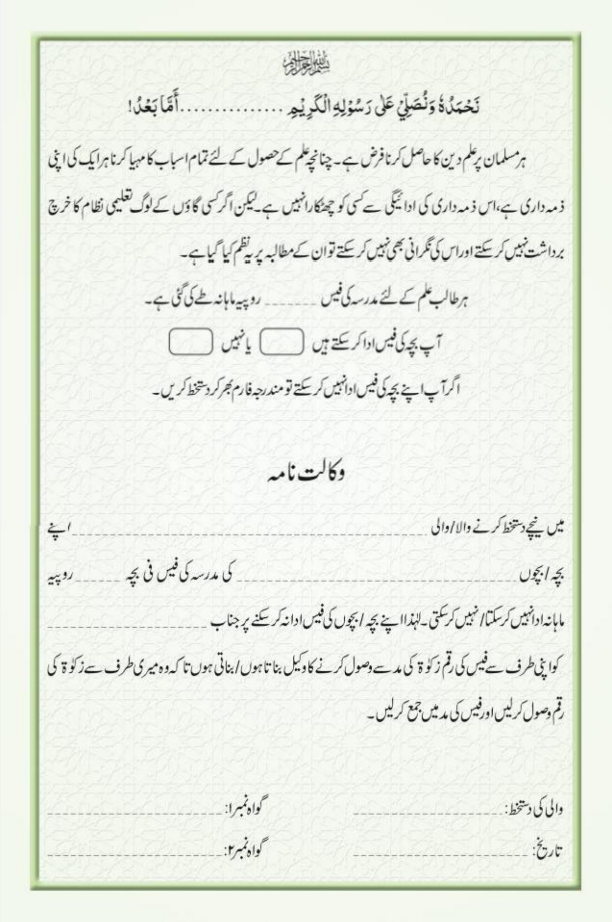

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ....أَمَّا بَعْدُ!

ہر مسلمان پر علم دین کا حاصل کرنا فرض ہے۔ چنانچہ علم کے حصول کے لئے تمام اسباب کا مہیا کرنا ہر ایک کی اپنی ذمہ داری ہے، اس ذمہ داری کی ادائیگی سے کسی کو چھٹکارا نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی گاؤں کے لوگ تعلیمی نظام کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے اور اس کی نگرانی بھی نہیں کر سکتے تو ان کے مطالبہ پر یہ نظم کیا گیا ہے۔

ہر طالب علم کے لئے مدرسہ کی فیس ______ روپیہ ماہانہ طے کی گئی ہے۔

آپ بچہ کی فیس ادا کر سکتے ہیں ☐ یا نہیں ☐

اگر آپ اپنے بچہ کی فیس ادا نہیں کر سکتے تو مندرجہ فارم بھر کر دستخط کریں۔

وکالت نامہ

میں نیچے دستخط کرنے والا/والی ______________ اپنے بچہ/بچوں ______________ کی مدرسہ کی فیس فی بچہ ______ روپیہ ماہانہ ادا نہیں کر سکتا/نہیں کر سکتی۔ لہٰذا اپنے بچہ/بچوں کی فیس ادا نہ کر سکنے پر جناب ______________ کو اپنی طرف سے فیس کی رقم زکوۃ کی مد سے وصول کرنے کا وکیل بناتا ہوں/بناتی ہوں تاکہ وہ میری طرف سے زکوۃ کی رقم وصول کرلیں اور فیس کی مد میں جمع کرلیں۔

والی کی دستخط: ______________ گواہ نمبر۱: ______________

تاریخ: ______________ گواہ نمبر۲: ______________

⑤ وکالت نامہ میں اس بات کی وضاحت کی جائے کہ اگر آپ بچے کی ماہانہ فیس نہیں دے سکتے ہیں تو آپ کے بچے کی فیس زکوۃ کی رقم سے ادا کی جائے گی تاکہ وکالت نامہ صرف مستحق طلباء کے والدین ہی بھریں۔

⑥ وکالت نامہ میں بچے کا نام، پتہ، درجہ، فیس کا خانہ ہو اور اس میں اس بات کی بھی وضاحت ہو کہ والدین کتنی فیس نہیں بھر سکتے تاکہ اس کا انتظام کیا جا سکے۔

⑦ وکالت نامہ اردو کے علاوہ مقامی زبان میں بھی ہو تاکہ سرپرست اسے سمجھ کر بھر سکیں۔

⑧ وکالت نامہ میں مکتب کی ماہانہ فیس کی مقدار ذکر کی جائے تاکہ مالی حیثیت پیدا ہونے کے بعد فیس ادا کر سکیں۔

⑨ غریب بچے کی فیس ادا کرتے وقت ان کے والدین کو یہ بھی بتایا جائے کہ اگر بچہ محنت سے تعلیم حاصل نہیں کرے گا تو اسکی کفالت روک دی جائے گی۔

⑩ اگر مکتب میں کچھ غریب بچے فیس نہ دے سکتے ہوں، تو ان کی کفالت کے لیے ڈبہ اسکیم، مٹھی فنڈ، چٹکی وغیرہ کی ترتیب بھی بنائی جا سکتی ہے۔

۷ مجود استاذ کا تقرر

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ والوں کی تعلیم کے لیے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو بھیجا، جنھوں نے براہ راست آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علم سیکھا تھا، یمن والوں کی تعلیم وتربیت کے لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا جو حلال وحرام کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے، ایک مرتبہ تو آپ نے اعلان کردیا کہ چار لوگوں سے قرآن پڑھنا سیکھو: عبداللہ بن مسعود سے، سالم سے، ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم سے۔ [بخاری: ۳۷۵۸، عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما]

اور ایسا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان اس لیے کیا کہ یہ چاروں قرآن کے بڑے ماہر تھے۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانے میں بھی اس اصول پر عمل ہوتا تھا، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو باضابطہ اس کا اعلان کردیا تھا، ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے ایک شخص نے ایک آدمی کو قرآن غلط پڑھایا، اس کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئی، تو انھوں نے اس آدمی کو بلاکر غلطی پر ٹوکا اور صحیح پڑھ کر بتایا، پھر یہ اعلان کروایا کہ لَا یُقْرِءُ الْقُرْآنَ إِلَّا عَالِمٌ بِاللُّغَةِ۔ یعنی قرآن کو عربی زبان کا ماہر ہی پڑھائے۔ [تاریخ دمشق: ۲۵/ ۱۹۲]

اگر کہیں معلم بھیجنے کی ضرورت پیش آتی تو انھیں کو بھیجتے تھے جو علم دین میں ماہر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ ملک شام سے یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر کی خدمت میں لکھا کہ شام میں مسلمانوں کی تعداد کافی بڑھ گئی ہے، اب انھیں قرآن سکھانے اور ان کے اندر دین کی سمجھ پیدا کرنے کے لیے کچھ افراد کی ضرورت ہے، تو اے امیر المومنین! وہاں سے کچھ معلمین بھیج کر میری مدد کیجیے۔ یہ خط ملتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ، ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، ابوایوب رضی اللہ عنہ، اور ابودرداء رضی اللہ عنہ کو بلایا، اور ان سے کہا کہ شام کے بھائیوں نے قرآن کی تعلیم اور دین کی سمجھ حاصل کرنے کے لیے معلمین کی درخواست کی ہے، تو تم پانچوں میں سے تین افراد چلے جاؤ، چناں چہ ان میں سے عبادہ بن صامت، معاذ بن جبل اور ابودرداء چلے گئے۔ [طبقات ابن سعد: ۱/ ۲۶۶]

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا اور وہاں کے لوگوں کے نام ایک خط لکھا کہ میں نے عمار کو امیر اور عبداللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بناکر بھیجا ہے، وہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منتخب بدری صحابی ہیں، لہٰذا تم ان کی پیروی کرو اور ان کی باتیں سنو اور دیکھو میں نے عبداللہ بن مسعود کو بھیج کر اپنے اوپر تم کو ترجیح دی ہے (یعنی ان کی ضرورت تو مجھے زیادہ تھی، لیکن تمھاری ضرورت کو ترجیح دے کر میں نے ان کو بھیج دیا)۔ [طبرانی کبیر: ۸۴۷۸]

اس لیے ہم لوگوں کو بھی چاہیے کہ تعلیم پر دین کے ماہر اور صحیح قرآن پڑھنے والوں کو ہی مقرر کریں۔

(۱) معلم/ معلّمہ عالم یا حافظ ہو تو بہتر ہے۔

(۲) اگر معلم/ معلّمہ عالم یا حافظ نہ ہو مگر اس کا قرآن صحیح ہو، اُردو یا مقامی زبان لکھ، پڑھ سکتا ہو، نیز شریعت کا پابند اور سنجیدہ ہو، تو عالم یا حافظ نہ ملنے کی صورت میں اس کا تقرر کر سکتے ہیں۔

(۳) معلم/ معلّمہ کا قرآن صحیح ہونا بہت ضروری ہے، کیونکہ اگر اس کا قرآن صحیح ہوگا تو وہ بچوں کو قرآن صحیح پڑھا سکتا ہے۔

④ مقامی ذمہ دار معلم/معلّمہ کے تقرر کے لیے سب سے پہلے سینٹر کے ذمہ دار سے رابطہ قائم کرے۔

⑤ مقامی ذمہ دار اگر کسی معلم/معلّمہ کا خود تقرر کرنا چاہے تو کسی عالم کے ذریعے اس کے قرآن کا جائزہ (انٹرویو) دلائے۔

⑥ کسی پرانے مکتب میں اگر دینیات نصاب و نظام شروع کرنا ہو تو وہاں پڑھانے والے معلم کو حکمت کے ساتھ دینیات سینٹر پر قرآن کے جائزے (انٹرویو) اور دینیات نصاب و نظام (ورکشاپ) سمجھنے کے لیے بھیجے۔

⑦ اگر معلم/معلّمہ کا قرآن صحیح نہ ہو تو مقامی ذمہ دار اس کی تصحیح کی ترتیب بنائے، یا پھر سینٹر پر تصحیح کے لیے بھیجے۔

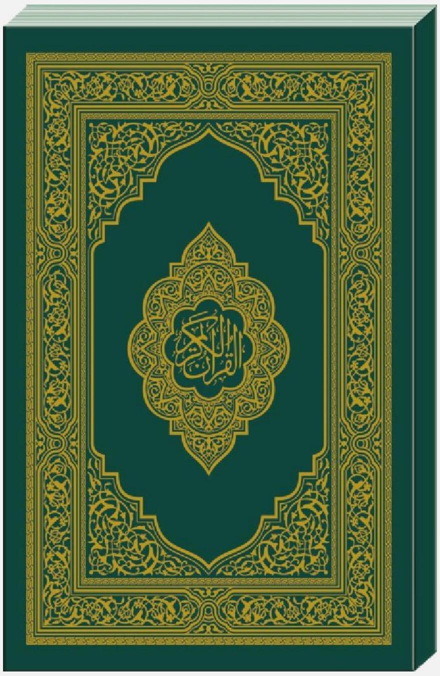

⑧ حفظ اور عالمیت کا شعبہ اگر شروع کرنا ہو تو قریب کے مدارس یا دینیات سینٹر کے ذمہ دار سے رابطہ کر کے معلم کا تقرر کرے۔

۱-استاذ کی تربیت (ورکشاپ)

① معلم/معلّمہ کا تربیت یافتہ (دینیات نصاب و نظام اور طریقہ تعلیم کو جاننے والا) ہونا ضروری ہے تا کہ طالب علم کو صحیح ترتیب سے پڑھا سکے اور مکتب کو منظّم کرنے میں معین و مددگار رہے۔

② معلم/معلّمہ کا مکتب میں تقرر کرنے سے پہلے اسے ادارۂ دینیات یا اپنے علاقے کے دینیات سینٹر پر ورکشاپ کے لیے بھیجے۔

③ معلم/معلّمہ کو تربیت دینے کے لیے (اگر سینٹر پر معلم کسی وجہ سے نہ جاسکے تو) سینٹر کے ذمہ دار سے رابطہ کر کے مقامی نگراں کو اپنے مکتب میں بلا کر تربیت دینے کی ترتیب بنائے۔

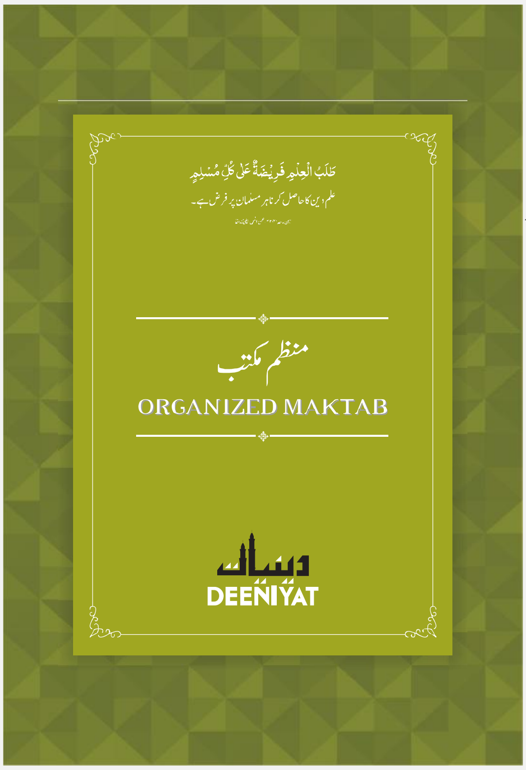

④ مقامی ذمہ دار انفرادی واجتماعی کارگزاری کے لیے معلم کو ہر دو ماہ میں سینٹر پر بھیجے تا کہ نصاب و نظام کے متعلق ہدایات اور تدریس میں آرہی دشواریوں کو حل کیا جاسکے۔

۲-صدر مدرس اور مہتمم

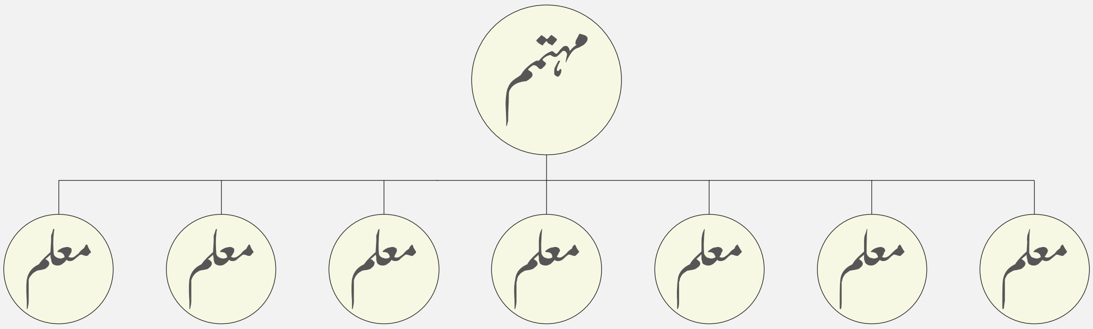

① اگر مکتب میں زیادہ طلبہ ہوجائیں تو جماعت (بیچ) بڑھائیں تا کہ ایک معلم الگ الگ وقت میں محدود بچوں کو اچھی تعلیم دے سکے یا فوراً دوسرے معلم کا تقرر کریں۔

② اور اگر ۳ یا ۴ معلم ہوجائیں تو پھر ایک معلم کو صدرِ مدرس بنائیں۔

③ مکتب میں صدرِ مدرس/مہتمم کے ہونے سے مکتب کا معیار بلند ہوتا ہے اور طلبہ کے تعلیمی نتائج اچھے آتے ہیں، کیوں کہ اس کے ذریعے مسلسل نگرانی ہوتی ہے۔

④ ایسے معلم کو صدر مدرس بنائیں جس کی تعلیمی صلاحیت اچھی ہو، پڑھانے کا تجربہ اور معاونت وخدمت کا جذبہ ہو، حاکمانہ مزاج نہ ہو، بااخلاق اور متقی پرہیزگار ہو تا کہ معلمین اور طلبہ پر بھی اس کا اثر پڑے۔

⑤ صدرِ مدرس کے لیے دو تین جماعت (بیچ) خالی رکھیں، جس میں وہ مکتب کے انتظامی امور کو انجام دے تا کہ دوسرے معلمین یکسوئی کے ساتھ پڑھا سکیں۔

⑥ اگر ٦ سے زیادہ معلم ہوجائیں تو ان میں سے ایک کو مہتمم بنادیں۔

⑦ مہتمم کو مکمل طور پر تعلیم سے فارغ رکھا جائے، تا کہ مکتب کے تعلیمی وانتظامی امور کو بحسن وخوبی انجام دے سکے۔

۳: صدر مدرس اور مہتمم کے ذریعے نگرانی

⑧ صدر مدرس/مہتمم کی ذمہ داریاں

⑨ صدر مدرس ومہتمم کے لیے ضروری ہے کہ اپنے مقام ومنصب کو جانے اور اخلاص وللّٰہیت کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔

⑩ صدر مدرس ومہتمم اپنے آپ کو قوم وملت کا خادم سمجھے اور بستی کے ہر بچہ کو مکتب میں لانے کی فکر کرے۔

(۱۱) مکتب کے انتظامی امور اور تعلیمی ترقی سے متعلق ذمہ داروں سے مذاکرہ کرنا اور مکتب کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنا۔

(۱۲) طلبہ کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دینا۔ (۱۳) طلبہ کے داخلے کا نظام بنانا۔

(۱۴) طلبہ کی فیس کی ترتیب بنا کر وصول کرنا اور جو بچے فیس نہ دے سکیں، ان کے بارے میں ذمہ داروں سے مشورہ کر کے ان طلبہ کے والدین سے وکالت نامہ پر کروانا۔

(۱۵) طلبہ کی حاضری اور غیر حاضری کے متعلق فکر کرنا اور مقامی ذمہ داروں کے ساتھ مل کر غیر حاضر طلباء کے سرپرستوں سے فون پر بات کرنا اور حسب ضرورت ملاقات کی بھی ترتیب بنانا۔

(۱۶) سالانہ تعطیلات، امتحانات، پیرنٹس میٹنگ، جلسے وغیرہ کا پیشگی نظام بنانا اور وقت پر ان تمام امور کو اچھی طرح انجام دینا۔

(۱۷) روزانہ کچھ وقت فارغ کر کے کسی بھی جماعت میں جا کر تعلیمی جائزہ لینا اور پورے ماہ میں ہر جماعت کا جائزہ مکمل کرنا۔

(۱۸) طلبہ کی تعلیمی کمزوری پر معلمین سے مذاکرہ کرنا۔

(۱۹) ہر ماہ معلمین کو جوڑ کر مکتب کے تعلیمی معیار، حاضری اور اساتذہ کے مسائل وضروریات اور انتظامی امور کے متعلق مشورہ کرنا اور تمام معلمین کو معین ومددگار سمجھتے ہوئے ان کے مفید مشوروں پر عمل کرنے کی کوشش کرنا۔

(۲۰) صدر مدرس/مہتمم کا اساتذہ کے حاضری رجسٹر کا جائزہ لینا اور معلم کی غلطی اور کوتاہی کی حکمت سے اصلاح کرنا۔

(۲۱) مقامی ذمہ داروں سے مل کر درمیان میں مکتب چھوڑنے والے بچوں کے والدین سے ملاقات کرنا اور وجہ معلوم کر کے دوبارہ داخلے کی ترغیب دینا۔

(۲۲) سال چہارم اور سال پنجم کے طلباء اور ان کے والدین سے ملاقات کر کے آئندہ سالوں میں سیکنڈری کورس پڑھنے کی تشکیل کرنا۔

(۲۳) مکتب کے مقامی ذمہ دار، مہتمم، صدرِ مدرس، مقامی نگراں اور سینٹر کے ذمہ دار کا آپس میں ربط ضروری ہے تاکہ مکتب کا انتظامی اور تعلیمی نظام اچھی طرح چل سکے لہٰذا سینٹر کے طے شدہ پروگرام میں اساتذہ کے ساتھ شریک ہونا اور مکتب میں مقامی نگراں کی آمد پر تعاون کرنا۔

۴-اساتذہ کی تنخواہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام ممالک مفتوحہ میں ہر جگہ قرآن مجید کا درس قائم کیا۔ اور معلم وقاری مقرر کر کے ان کی تنخواہیں طے کیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے سب سے پہلے معلموں کی تنخواہیں مقرر کیں۔ تنخواہیں اس وقت کے لحاظ سے کم نہ تھیں، مثلاً خاص مدینہ منورہ میں چھوٹے چھوٹے بچوں کی تعلیم کے لئے جو مکتب تھے ان کے معلموں کی تنخواہیں ماہانہ پندرہ پندرہ درہم تھیں۔ [تاریخ بغداد: ۸۰/۴، الفاروق: ۱۲۹]

(۱) معلم کے تقرر کے وقت معقول وواجبی تنخواہ متعین کریں تاکہ معلم یکسو ہو کر تعلیم پر توجہ دے سکے۔

(۲) معلم کی سالانہ کارکردگی کی بنیاد پر تنخواہ میں اضافہ کرنا تاکہ معلم کی حوصلہ افزائی ہو اور اپنی محنت کو مزید بڑھائیں۔

(۳) معلم کی تبدیلی سے حتی الامکان بچیں، تاکہ بچوں کی تعلیم متاثر نہ ہو۔

۵-والدین جوڑ (پیرنٹس میٹنگ)

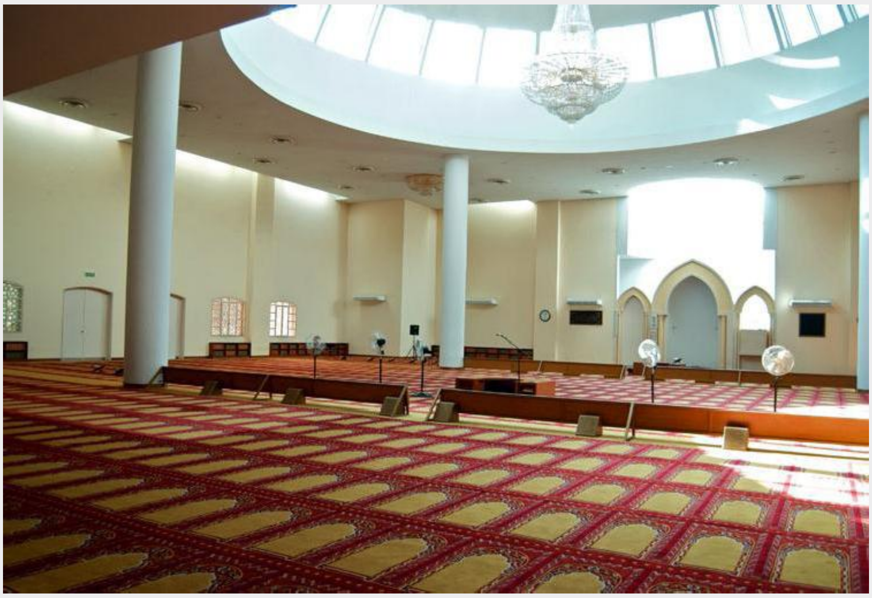

(۱) بچے کی تعلیمی ترقی کے لیے والدین، ذمہ دار اور معلم تینوں کا جوڑ ضروری ہے۔

(۲) سال میں ۲ مرتبہ والدین جوڑ (پیرینٹس میٹنگ) ضرور کریں جس کی ترتیب اس طرح ہو کہ مکتب شروع ہونے کے بعد والدین کو تیسرے اور آٹھویں مہینے میں دو سے تین گھنٹہ کے لیے جوڑا جائے۔

(۳) جب اجتماعی "پیرنٹس میٹنگ" ہو تو مردوں کے ساتھ مستورات کا بھی پردے کے ساتھ نظم کیا جائے، اور انفرادی میں صرف مردوں کو بلایا جائے۔

(۴) پیرنٹس میٹنگ سے استاذ بھی فکر مند ہوتا ہے اور مکتب کی تعلیم کو عمدہ کرنے میں مدد ملتی ہے۔

(۵) مکتب کا نظام جو سرپرست سے متعلق ہے پیرنٹس میٹنگ سے قابو میں آتا ہے مثلاً بچوں کی غیر حاضری، فیس، یونیفارم وغیرہ۔

(۶) پیرنٹس میٹنگ سے بچوں کی کمزوریاں والدین کے سامنے آتی ہیں اور بچے کی تعلیم وتربیت میں مدد ملتی ہے۔

(۷) پیرنٹس میٹنگ سے والدین کے اندر مکتب کی اہمیت اور فکر پیدا ہوتی ہے۔

(۸) پیرنٹس میٹنگ مکتب میں رکھی جائے اور والدین کو پیشگی اطلاع دی جائے۔

(۹) اساتذہ، صدر مدرس یا مہتمم اور ذمہ دار پیرنٹس میٹنگ کے امور پہلے مشورہ سے طے کریں مثلاً ترغیبی بات، بچوں کی حاضری، تربیت، عملی نگرانی، یونیفارم، فیس کے قوانین کی رعایت وغیرہ۔

(۱۰) پیرنٹس میٹنگ میں بچوں کا بھی چھوٹا سا پروگرام پیش کیا جائے۔

(۱۱) پیرنٹس میٹنگ میں والدین کی رائے اور تاثرات تحریری لیے جائیں اور پوچھا جائے کہ مکتب سے کیا فائدہ ہو رہا ہے اور ہم سب مل کر کس طرح محنت کریں کہ بچوں کی تعلیم وتربیت میں ترقی ہو۔

٦-اساتذہ اور مکتب کے ذمہ داروں کا جوڑ

(۱) مقامی ذمہ دار اور معلم ہر تین مہینہ میں سینٹر پر اساتذہ اور ذمہ داروں کے جوڑ میں شریک ہوں اور اپنے مکتب کو منظم کرنے کے لیے پیش آنے والی دشواریوں کو سینٹر ذمہ دار یا مقامی نگراں کے سامنے رکھے اور اس کو حل کرے۔

(۲) مقامی ذمہ دار اور معلم ہر تین ماہ کے جوڑ میں شریک ہو تاکہ فکروں میں اضافہ ہو اور کام کی ترتیب معلوم ہوتی رہے۔

۸ ششماہی اور سالانہ امتحان

۱- ششماهی اور سالانہ امتحان

رسول اللہ ﷺ بھی کبھی کبھی اپنے طلبہ کا امتحان بھی لیا کرتے تھے، اس کا عام طور پر دو مقصد ہوا کرتا تھا، ایک یہ کہ اگر کچھ غلطی ہو تو اس کی تصحیح کی جائے اور دوسرا یہ کہ اچھا پڑھنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما کو سوتے وقت کی یہ دعا بتائی: اَللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اَللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ۔

پھر حضرت براء نے اس کو دوبارہ پڑھ کر سنایا، تو بِنَبِيِّكَ کی جگہ بِرَسُوْلِكَ پڑھ دیا، تو آپ نے اس کی تصحیح فرمائی اور کہا: نہیں، بِنَبِيِّكَ ہی کہو۔ [بخاری:۲۴۷]

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو سورۂ یوسف پڑھ کر سنائی، تو آپ نے فرمایا: تو نے بہت اچھا پڑھا۔ [مسلم:۱۹۰۶]

اسی طرح آپ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے بھی قرآن سنا کرتے تھے۔

خود صحابہ کرام بھی اپنے طلبہ کا امتحان لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت سعید بن جبیر سے کہا کہ حدیثیں بیان کرو، حضرت سعید گھبرائے اور کہا کہ میں آپ کی موجودگی میں حدیثیں بیان کروں؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا تم پر اللہ کا یہ احسان نہیں ہے کہ تم میرے سامنے حدیث بیان کرو، اگر تم نے صحیح بیان کی تو سبحان اللہ اور اگر غلطی کی تو میں اس کی اصلاح کر دوں گا۔ [طبقات ابن سعد:۵/۱۲۹]

(١) سال میں بچوں کے دو امتحان ہوں: ایک ششماہی اور ایک سالانہ۔

(٢) ششماہی اور سالانہ امتحان تقریری اور تحریری لیے جائیں۔

(٣) امتحان کی وجہ سے اساتذہ، طلبہ اور والدین فکر مند ہو جاتے ہیں، اور درمیانی اور ادنی نمبرات حاصل کرنے والے بچوں میں آئندہ محنت کی فکر پیدا ہوتی ہے۔

(٤) امتحان کی وجہ سے بچوں کو پڑھے ہوئے اسباق یاد ہو جاتے ہیں۔

(٥) امتحان سے طلباء کی تعلیمی ترقی ہوتی ہے اور آپس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ اور شوق پیدا ہوتا ہے۔

(٦) امتحان میں کامیاب ہونے سے بچوں کا حوصلہ اور اعتماد بڑھتا ہے۔

(٧) امتحان کے ذریعے معلم کی محنت کا معیار اور بچوں کی تعلیمی نوعیت والدین اور انتظامیہ کے سامنے آتی ہے۔

(٨) امتحان سے خوبیاں اور خامیاں سامنے آتی ہیں، پھر خامیوں کی نشاندہی کر کے اس کی تلافی کا موقع ملتا ہے۔

(٩) بچوں کو امتحان کی پیشگی اطلاع کے ساتھ انعامات کا بھی اعلان کر دیں تاکہ بچوں میں شوق پیدا ہو اور اسکی تیاری کر سکیں۔

(١٠) مکتب کے امتحان اسکول کے امتحان کے ساتھ نہ ہوں، پہلے یا بعد میں ہوں تاکہ بچے پر تعلیم کا زیادہ بوجھ نہ پڑے۔

(١١) تمام مکاتب کے تحریری اور تقریری امتحانات دینیات کی ہدایات کے مطابق ہوں۔

(١٢) تحریری اور تقریری امتحانات میں مکتب کا ذمہ دار ضرور موجود رہے۔

(١٣) تقریری امتحان لینے والا دینیات نصاب و نظام اور طلبہ کی مقدار خواندگی سے واقف ہو، نیز اسے پڑھانے کا تجربہ بھی ہو تاکہ بچوں کے صحیح تعلیمی نتائج سامنے آسکیں۔

(١٤) تقریری امتحان لینے والا بچوں کا اچھی طرح امتحان لے، خانہ پری نہ ہو تاکہ طلبہ، والدین اور اساتذہ سب مطمئن ہوں۔

(١٥) تقریری امتحان میں درجہ بندی کا خیال رکھا جائے، اگر کئی معلم پڑھاتے ہوں تو ایک درجہ کا امتحان ایک ہی ممتحن کے ذمہ کیا جائے، مثلاً جس نے درجۂ دوم کا امتحان لیا ہے، وہی دوسرے استاذ کے درجۂ دوم کا امتحان لے تاکہ ایک درجہ کے نمبرات میں یکسانیت رہے۔

(١٦) ممتحن بچے کا تقریری امتحان لے کر فوراً ہر بچے کی تعلیمی کیفیت اور اس کے نمبرات لکھ لے، تمام بچوں کو آخر میں ایک ساتھ نمبرات نہ دیں۔

(١٧) تقریری امتحان میں طالب علم اگر سمجھنے والی چیز لفظ بلفظ نہ بولے تو نمبرات میں کمی نہ کریں بلکہ خلاصہ ہی کافی ہے اس کے مطابق نمبر دیں۔

(۱۸) ممتحن تقریری امتحان کے بعد مکتب کے معلم اور ذمہ دار سے بچوں کی تعلیمی کمزوری پر مذاکرہ بھی کرے۔

(۱۹) مستورات کا تقریری امتحان معلمہ کے ذریعے ہو۔

(۲۰) ممتحن / ممتحنہ خوش اسلوبی اور خندہ پیشانی سے تقریری امتحان لے، خصوصاً بالغان اور مستورات (بڑی عورتوں) کا۔

(۲۱) تحریری امتحان اسکول کی چھٹی کے دن ہو تو بہتر ہیں تا کہ ہر طالب علم سہولت سے آسکے۔

(۲۲) تحریری امتحان کے لیے بچوں سے فیس لی جائے جس کے ذریعے تحریری پرچہ کا خرچ اور اس کو جانچنے والے کو ہدیہ دیا جاسکے۔

(۲۳) ادارۂ دینیات سے رابطہ کر کے اس کی ویب سائٹ سے تحریری پرچہ ڈاؤن لوڈ کر کے اپنے مکتب میں اس کے ذریعے تحریری امتحان کی ترتیب بنائی جائے۔

Deeniyat School, Fine Touch

Name:……………………………………………	**Class:**…………………1st …………………
Batch Time:……………………………………	**Teacher Name:**……………………………
Address of Idaara: 28, Souter Street, Agripada, Mumbai Central, Mumbai – 400008	

Dua Sunnat دعا سنت

Question No 1:. Sone se pehle ki Dua. سوال نمبر ا: سونے سے پہلے کی دعا

A:. Bismillaah. الف: بِسْمِ اللهِ

B:. Allaahumma Bismika Amootu wa Ahyaa. ب: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا

C:. Bismillaahi Awwalahoo wa Aakhirahu. ج: بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ

Question No 2:. Ek Zaanu ya …………………Baithhna. سوال نمبر: ایک زانو یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیٹھنا

A:. Teen Zanu. الف: تین زانو **B**:. Do Zanuu. ب: دوزانو **C**:. Chaar zanuu. ج: چارزانو

Question No 3:. Peene ke baad …………………..kehna. سوال نمبر:۳ پینے کے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہنا

A:. Bismillah. الف: بِسْمِ الله **B**:. Alhamdulillah. ب: اَلْحَمْدُ لِلّٰه **C**:. Alla-hu-Akbar. ج: اَللهُ اَكْبَرْ

سوال نمبر: ۴ کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے تو کہیں۔

Question No 4:. Koei kuchh de ya achcha sulook kare to kahein.

A:. Alhamdulillah. الف: اَلْحَمْدُ لِلّٰه **B**:. Bismilla hirrahma nirrahim. ب: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

C:. Jazakallah. ج: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا

1

(۲۴) زیرو اور سال اول کے طلبہ کا تحریری امتحان نہ لیا جائے، سال دوم سے تمام جماعت کا (بالغان اور مستورات کا بھی) تقریری امتحان لیا جائے۔

(۲۵) تحریری امتحانات کے پرچے اردو کے علاوہ مقامی زبان میں بھی ہو تا کہ طلبہ کو سوالات سمجھنے اور جوابات لکھنے میں آسانی ہو۔

(۲۶) تحریری امتحان ہونے کے بعد اسے معلمین سے چیک کرایا جائے اور اس کا مناسب ہدیہ دیا جائے۔

(۲۷) بچوں کو نمبرات دینے میں میانہ روی اختیار کی جائے مبالغہ نہ کیا جائے، کہ بچے خوش فہمی میں مبتلا ہو جائیں اور ان کا تعلیمی نقصان ہو۔

(۲۸) کمزور بچوں کو ناکام (فیل) نہ کیا جائے ورنہ وہ مایوس ہو کر مکتب چھوڑ دیں گے بلکہ جتنے نمبرات پر بچہ کامیاب ہوتا ہے اتنے نمبرات دیئے جائے اور

(۲۹) نتیجۂ امتحان والدین کو دیتے وقت ان سے بات کر کے اس سال کا اعادہ کیا جائے۔

۲-نتیجۂ امتحان*

دینیات

نتیجۂ امتحان

EXAM RESULT

Std. .... جماعت — Academic Year .... تعلیمی سال

Name and Address of Idara .... ادارہ کا نام و پتہ

Name of Student .... طالب علم کا نام

SR NO.	SUBJECTS مضامین		TERMINAL Marks Oral	TERMINAL Marks Written	TERMINAL Marks Obtain Oral	TERMINAL Marks Obtain Written	FINAL Marks Oral	FINAL Marks Written	FINAL Marks Obtain Oral	FINAL Marks Obtain Written
1	قرآن QURAAN	Nooraani Qaaida [نورانی قاعدہ] Naazira-e-Quraan Ma Ijra-e-Qawaaid Hifz-e-Surah [حفظ سورة]	80	20			80	20		
2	حدیث HADEES	Dua-o-Sunnat [دعا و سنت] Hifz-e-Hadees [حفظ حدیث]	50	50			50	50		
3	عقائد ومسائل AQAID-O-MASAAIL	Aqaaid [عقائد] Namaaz [نماز] Asmaa- e-Husna [اسمائے حسنیٰ] Masaail [مسائل]	50	50			50	50		
4	اسلامی تربیت ISLAAMI TARBIYAT	Islaami Maaloomaat [اسلامی معلومات] Bayaan-o-Dua [بیان و دعا] Seerat [سیرت] Aasaan Deen [آسان دین]	50	50			50	50		
5	زبان ZABAAN	Arabi [عربی] Urdu [اردو]	80	20			80	20		
	TOTAL کل مارکس		500				500			

NOTE : Jin Talba ka kisi Mazmoon Ka tahriri Imtihan na ho sake to un ko 100 mein se numbarat diye jaayein.

TERMINAL	FINAL
Percentage obtained .... فیصد	Percentage obtained .... فیصد
Rank .... درجہ	Rank .... درجہ
Attendance .... حاضری	Attendance .... حاضری
Remarks .... کیفیت	Remarks .... کیفیت
Teacher's name & Sign	Teacher's name & Sign
Parent's Sign	Parent's Sign ....
Zimmedar Sign	Zimmedar Sign ....

① چھٹی کے دن یا علاقے کی نوعیت کے اعتبار سے جس دن والدین آسانی سے آسکتے ہوں ایک ایک جماعت کے (بیچ وائز) طلبہ کو بلا کر رزلٹ دیں۔

② نتیجۂ امتحان بلا کر اہتمام سے دینے کی وجہ سے بچے اور والدین کے دلوں میں اس کی اہمیت پیدا ہوتی ہے۔

③ نتیجۂ امتحان دیتے وقت والدین کے ساتھ بچوں کی تعلیمی اور دینی و اخلاقی کیفیت پر مذاکرہ کریں۔

④ والدین کو بچہ جتنی چیزیں مکتب میں پڑھ رہا ہے بتائی جائیں کہ آپ کا بچہ قرآن، حدیث، عقائد و مسائل، اسلامی تربیت، زبان پڑھ رہا ہے اور ماشاء اللہ کے ۹۹؍نام میں ۷۰؍نام بچے کو یاد ہیں آپ کی تھوڑی توجہ اور فکر سے مزید ترقی ہوگی۔

⑤ تحریری امتحان کے پرچے بھی والدین کو دکھائے جائے کہ کس طرح طلبہ نے اسے لکھا ہے۔

⑥ بچوں کے والدین کے سامنے بچوں کی تعلیم اور تربیت کے لیے مکتب کیا ذمہ داری ادا کر رہا ہیں اور والدین کی کیا ذمہ داریاں ہیں اس کو واضح کیا جائے اور تحریری بھی دی جائے۔

⑦ والدین کی مکمل پرائمری کورس تک مکتب میں بچے کو پابندی سے بھیجنے کی تشکیل کی جائے۔

⑧ جو بچے پرائمری کورس پورا کر چکے یا پورا کرنے کے قریب ہیں ایسے بچوں کے والدین سے سیکنڈری اور ایڈوانس کورس تک بچوں کو مکتب میں بھیجنے کی تشکیل کی جائے۔

⑨ ناظرۂ قرآن میں اگر کوئی بچہ اچھا ہے تو بچے کو مکتب میں حافظ بنانے کی تشکیل کی جائے۔

⑩ والدین کو بالغان کورس میں داخلہ کی ترغیب دیتے ہوئے گھر کی مستورات کی تعلیم کی فکر دلا کر مستورات مکتب میں بھیجنے کی ترغیب دی جائے۔

⑪ رزلٹ دیتے وقت سرپرستوں کو فیس اور یونیفارم کی ضرور یاد دہانی کرائیں۔

⑫ فیل ہونے والے بچے کے بارے میں حکمت سے سمجھائیں کہ آپ کا بچہ کمزور ہے اسی درجہ میں اور پڑھ لے گا تو فائدہ ہوگا۔

⑬ والدین کو یہ بھی بتا دیں کہ مکتب نفع کمانے کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ بچوں کی دین و ایمان کی درستگی اور دنیا و آخرت کی کامیابی کے لیے ہے۔

۹
سالانہ جلسہ

(۱) سال میں ایک مرتبہ مکتب کا سالانہ جلسہ کرائیں۔

(۲) سالانہ جلسے کا مقصد عوام میں دینی بیداری پیدا کرنا ہے۔

(۳) جلسے کے ذریعے مکتب کے فوائد اور اہمیت عوام کے سامنے آتی ہیں اور دینی تعلیم حاصل کرنے کا جذبہ اور شوق پیدا ہوتا ہے۔

(۴) جلسے کے ذریعہ عوام کو معلوم ہوگا کہ مکتب میں بچے قرآن کے ساتھ ساتھ دین کی بنیادی اور ضروری باتیں سیکھ رہے ہیں جس کی بنا پر بچوں کے داخلے میں اضافہ ہوتا ہے اور نئے مکاتب کے کھلنے میں مدد ملتی ہے۔

(۵) جلسے سے بچوں کی جھجک ختم ہوتی ہے اور ان میں مجمع کے سامنے بات کرنے کا سلیقہ پیدا ہوتا ہے نیز اعتماد اور ذوق وشوق میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔

(۶) معلم کی محنت سالانہ جلسہ سے عوام کے سامنے آتی ہے۔

(۷) جلسہ دو دن رکھا جائے؛ ایک دن صرف مرد حضرات کے لیے اور دوسرے دن صرف مستورات کے لیے۔

(۸) مستورات کے لیے ہونے والے جلسے کا نظم ونسق مستورات کے ذریعے ہو البتہ بچوں کے پروگرام دونوں دن یکساں رکھے جائیں۔

(۹) جلسے کے لیے ایسا دن اور وقت رکھا جائے جس میں علاقے کے تمام افراد جمع ہوسکیں اور پروگرام کو دو سے ڈھائی گھنٹہ میں ختم کیا جائے (زیادہ سے زیادہ تین گھنٹہ) تاکہ جلسہ میں زیادہ سے زیادہ افراد بشاشت سے شرکت کرسکے۔

(۱۰) سالانہ جلسہ مقررہ وقت پر شروع اور ختم ہو۔

(۱۱) سالانہ جلسہ ہال، میدان یا کھلی جگہ اور مسجد میں کیا جاسکتا ہے۔

(۱۲) جلسے کے لیے فضول اخراجات نہ کیے جائیں بلکہ کم سے کم خرچ کیا جائے۔

(۱۳) سالانہ جلسے کو اہمیت دیتے ہوئے دعوت نامہ بھی بنائیں، ایس ایم ایس کے ذریعہ جلسہ میں شرکت کی درخواست بھی کرسکتے ہیں اور سالانہ جلسے کا اعلان جمعہ کی نماز کے بعد بھی کریں۔ (دعوت نامہ میں جو مضمون ہیں اس کو اعلان میں پڑھے) دعوت نامہ کا مضمون آسان اور سادہ ہو، اس میں جلسہ شروع ہونے کا وقت اور اس کی جگہ کا بھی ذکر کریں۔

(۱۴) جلسے میں بچوں کے سرپرست، احباب ومتعلقین اور محلّہ یا بستی کے تمام مردوں اور عورتوں کو دعوت دی جائے۔

(۱۵) بستی اور اطراف سے کسی بزرگ، عالم دین اور اہل خیر حضرات کو خصوصی دعوت دی جائے۔

(۱۶) جلسے میں اطراف کے مکاتب کے (جن میں دینیات نہیں چل رہا ہے) ذمہ دار حضرات اور اساتذۂ کرام کو بھی مدعو کیا جائے تا کہ وہ دینیات نصاب و نظام سے ہونے والے نتائج کو دیکھے اور انہیں اپنے مکتب میں شروع کرنے کی ترغیب ہو۔

(۱۷) جس علاقے یا گاؤں میں مکتب نہیں ہے تو وہاں کے امام، ٹرسٹی اور اہل خیر حضرات کو دعوت دی جائے تا کہ وہ بھی اپنے گاؤں میں مکتب شروع کرنے کی فکر کریں۔

(۱۸) جلسے میں تمام طلبہ و طالبات کو پروگرام میں شریک کریں تا کہ بچوں کی حوصلہ افزائی ہو اور ان کا پروگرام دیکھنے کے بہانے ان کے والدین بھی جلسے میں آئیں۔

(۱۹) جلسے کے پروگرام کا خاکہ تیار کر کے بچوں کا انتخاب کریں اور ان کو پروگرام کی مشق کرائیں۔

(۲۰) اجتماعی پروگرام بھی پیش کیا جائے تا کہ زیادہ بچے حصہ لے سکیں، پروگرام بناتے وقت طلباء کو دو جماعت میں تقسیم کریں؛ پہلی جماعت ذہین بچوں کی،ان کو انفرادی پروگرام دیں، دوسری جماعت متوسط بچوں کی، ان کو اجتماعی پروگرام دیں مثلاً حمد و نعت وغیرہ۔

(۲۱) پروگرام کی مشق کے لیے بچوں کو مکتب کے تعلیمی وقت کے علاوہ ان کے فارغ وقت میں بلائیں تا کہ تعلیم کا حرج نہ ہو۔

(۲۲) اگر مکتب میں تعلیم بالغان کا بھی نظم ہو تو بالغان کا بھی چھوٹا سا پروگرام پیش کریں تا کہ بالغان کی تشکیل آسان ہو۔

(۲۳) بچے اور بچیاں (نو سال سے کم عمر والی) مکتب کے یونیفارم میں پروگرام پیش کریں۔

(۲۴) جلسے میں نصاب کے تمام مضامین میں سے پروگرام پیش کیا جائے تا کہ بچے مکتب میں جو کچھ پڑھ رہے ہیں، وہ سب کے سامنے آجائے اور والدین کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا بچہ مکتب میں کیا سیکھ رہا ہے۔

(۲۵) مکتب کے فوائد کے اوپر ایک مکالمہ ضرور رکھا جائے، حمد و نعت اور اخلاقی و اصلاحی سبق آموز مکالمے باہر سے بھی لے سکتے ہیں۔ جلسے میں ایک سادہ کاغذ تقسیم کر کے جلسے میں شریک لوگوں کے تاثرات لکھوا کر جمع کئے جائیں۔ (جلسہ کیسا رہا؟ بچوں نے کیسا پروگرام پیش کیا؟)

(۲۶) جلسے کے اخیر میں ترغیبی بات ہو جس میں مکتب کے اصول و ضوابط اور مقاصد، اولاد کے متعلق ذمہ داریاں بیان کر کے جلسے میں موجود لوگوں کو اپنے بچوں کو مکتب بھیجنے کی ترغیب دیں۔

(۲۷) ابتدائی (پرائمری)، ثانوی (سیکنڈری) اور اضافی (ایڈوانس) نصاب کی وضاحت کرتے ہوئے بچوں کو مکمل ۱۵ر سال بھیجنے کی ترغیب دیں۔

(۲۸) نئے داخلہ کی تشکیل کریں اور ضرورت پڑنے پر داخلہ فارم بھی تقسیم کریں۔

(۲۹) جلسے میں موجود بالغان (مرد حضرات) کو مکتب میں آنے کے لیے ترغیب دیں اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلا کر باقاعدہ تشکیل کر کے مقامی ذمہ داروں کے ذریعہ بالغان کی جماعت (Batch) بنائیں۔

(۳۰) جلسے میں شریک مستورات کو عورتوں کی تعلیم کی اہمیت اور گھروں میں دینی ماحول بنانے کی فکر دلاتے ہوئے ان کو مستورات مکتب آنے کی ترغیب دیں۔

(۳۱) آخر میں دعا پر جلسے کا اختتام ہو۔

۱-انعامات (سرٹیفکیٹ، شیلڈ، میڈل)*

سند قابلیت
CERTIFICATE OF MERIT
تصدیق کی جاتی ہے کہ
نے دینیات اسکول
کے تعلیمی سال ___ ۲۰ - ۲۰___ کے درجہ ________ میں
اول نمبر
سے کامیابی حاصل کی ہے۔
THIS IS TO CERTIFY THAT
OF DEENIYAT SCHOOL
HAS BEEN AWARDED
FIRST PRIZE
IN CLASS ....
FOR THE ACADEMIC YEAR 20..... - 20.....
Idara-e-Deeniyat

سند قابلیت
CERTIFICATE OF MERIT
تصدیق کی جاتی ہے کہ
نے دینیات اسکول
کے تعلیمی سال ___ ۲۰ - ۲۰___ کے درجہ ________ میں
دوم نمبر
سے کامیابی حاصل کی ہے۔
THIS IS TO CERTIFY THAT
OF DEENIYAT SCHOOL
HAS BEEN AWARDED
SECOND PRIZE
IN CLASS ....
FOR THE ACADEMIC YEAR 20..... - 20.....
Idara-e-Deeniyat

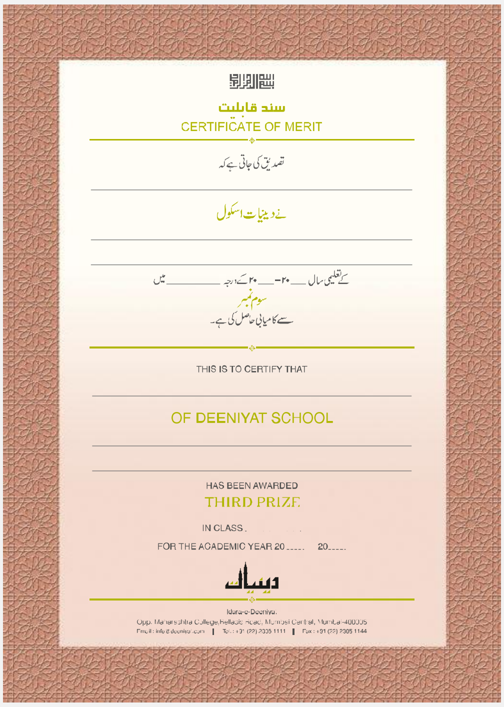
سند قابلیت
CERTIFICATE OF MERIT
تصدیق کی جاتی ہے کہ
نے دینیات اسکول
کے تعلیمی سال ___ ۲۰ - ۲۰___ کے درجہ ________ میں
سوم نمبر
سے کامیابی حاصل کی ہے۔
THIS IS TO CERTIFY THAT
OF DEENIYAT SCHOOL
HAS BEEN AWARDED
THIRD PRIZE
IN CLASS
FOR THE ACADEMIC YEAR 20..... 20.....
Idara-e-Deeniyat

سند شرکت اجلاس
CERTIFICATE OF PARTICIPATION
تصدیق کی جاتی ہے کہ
نے دینیات اسکول
کے تعلیمی سال ___ ۲۰ - ۲۰___ کے
سالانہ جلسہ میں شرکت کی ہے۔
THIS IS TO CERTIFY THAT
OF DEENIYAT SCHOOL
HAS PARTICIPATED IN THE ANNUAL DAY
FOR THE ACADEMIC YEAR 20 - 20
Idara-e-Deeniyat

(۱) امتیازی نمبرات سے کامیاب ہونے والے طلبہ وطالبات کو انعامات (سرٹیفکیٹ، شیلڈ، میڈل) دے کر ہمت افزائی کریں۔

(۲) جلسے میں انعامات سے بچوں میں تعلیم کا جذبہ اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

(۳) انعامات کو کسی عالم، بزرگ، مہتمم کے ہاتھوں سے تقسیم کیا جائے تاکہ بچوں کی حوصلہ افزائی ہو۔

(۴) سالانہ امتحان میں اول، دوم، سوم نمبرات سے کامیاب ہونے والے طلبہ کو سالانہ جلسے میں سند (سرٹیفکیٹ)، شیلڈ اور میڈل دیا جائے۔

(۵) سال بھر مکمل حاضر رہنے والے طالب علم اور نماز کی پابندی کرنے والے طالب علم کو بھی انعام (شیلڈ وغیرہ) دیں۔

(۶) جلسے میں شریک تمام بچوں کو عمومی انعام (سند شرکتِ جلسہ) دیں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو۔

DEENIYAT
BRONZE
DEENIYAT
SILVER
DEENIYAT
GOLD

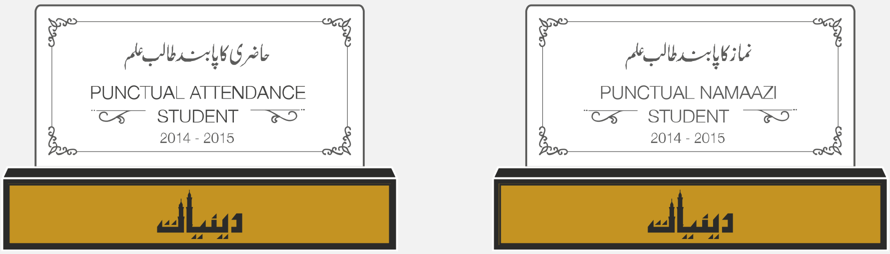
حاضری کا پابند طالب علم
PUNCTUAL ATTENDANCE
STUDENT
2014 - 2015
نماز کا پابند طالب علم
PUNCTUAL NAMAAZI
STUDENT
2014 - 2015

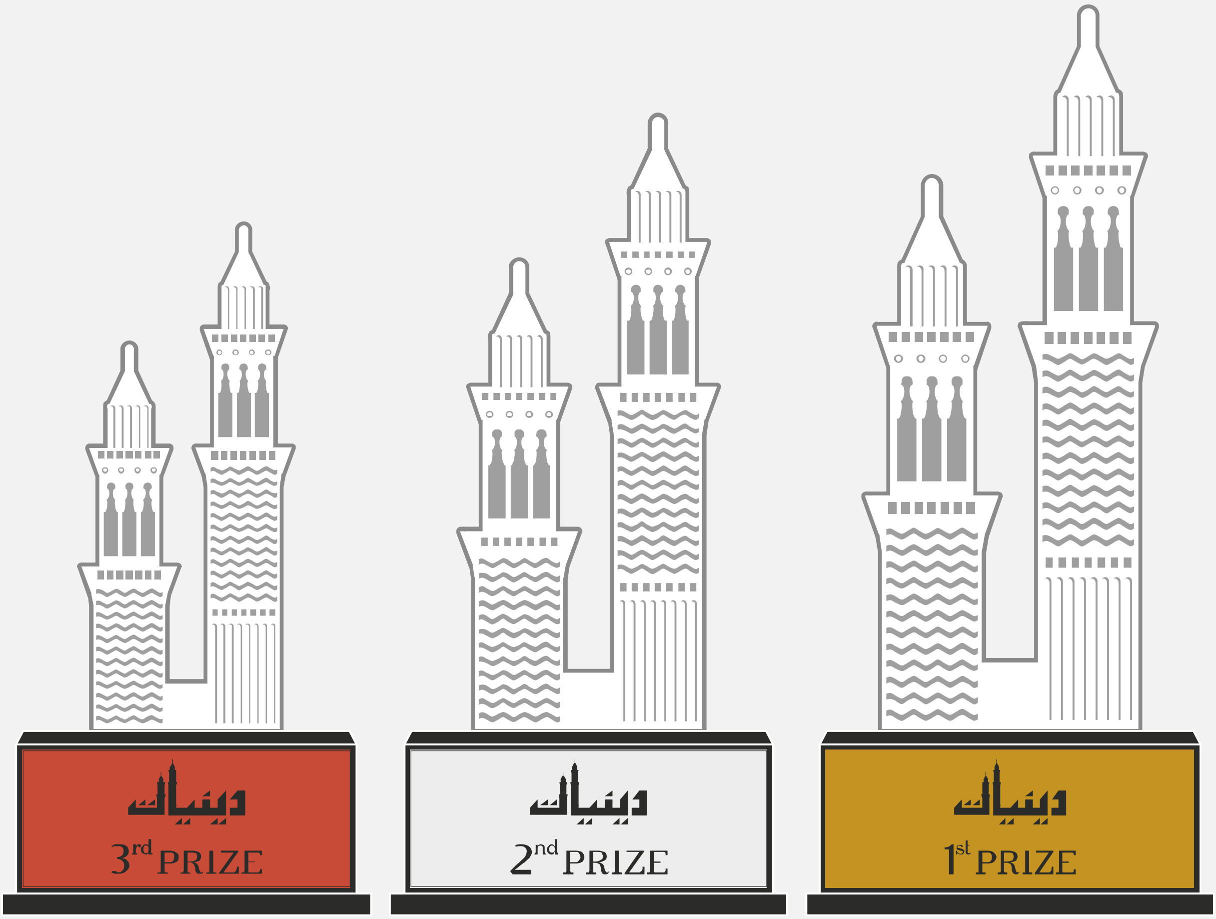
3rd PRIZE
2nd PRIZE
1st PRIZE

۱۰ نصاب

- ضروری واہم کتابوں یا علمی مضامین کی ایک خاص مقدار، جس سے طالب علم ایک مدت میں اچھی صلاحیت پیدا کر کے خاص کام کے لیے تیار ہو جاتا ہے، اس کو نصاب کہتے ہیں۔
- ہر ایک تعلیمی ادارہ (مدرسہ، اسکول، کالج) میں پڑھنے والے بچوں کے لیے نصاب ہوتا ہے۔
- نصابِ تعلیم کے ذریعے چاہا جانے والا ہدف (Target) حاصل کیا جا سکتا ہے۔
- نصاب ہونے سے طلبہ کو بھی معلوم ہوتا ہے کہ ہمیں کس سال میں کیا پڑھنا ہے۔
- نصاب ہونے سے نصاب کی طے کی ہوئی مقدار پڑھا کر طلبہ میں ضروری تعلیمی لیاقت وصلاحیت پیدا کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔
- جن اداروں میں نصاب نہیں ہوتا وہاں بچے لمبے وقت میں بھی بہت ساری ضروری چیزیں سیکھنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔
- طالب علم نصاب کے ذریعے بہت ساری چیزیں سہولت کے ساتھ کم وقت میں حاصل کر لیتا ہے۔
- نصاب کی وجہ سے تعلیم وتربیت کی ایک متعین مقدار استاذ، والدین اور سرپرستوں کے سامنے ہوتی ہے، جس کی وجہ سے استاذ کو پڑھانے میں اور والدین کو نگرانی میں سہولت ہوتی ہے۔

۱۔ دینیات نصاب

الف- دینیات نصاب کیسے بنا؟

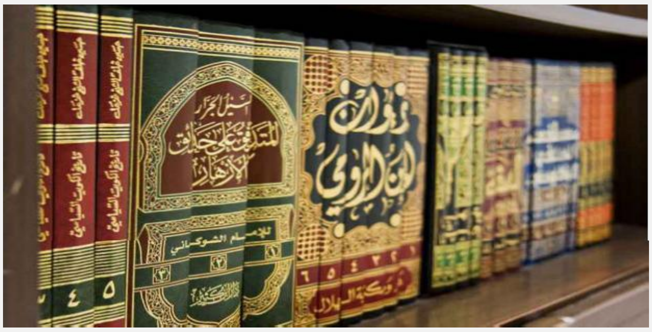

(۱) ہندوستان کے مختلف علاقوں کا دورہ اور ان میں جاری مکاتب کا جائزہ لینے کے بعد نصاب کی ضرورت محسوس کی گئی۔
(۲) ہندوستان اور باہر کے ملکوں کے مختلف نصاب کو جمع کیا گیا اور ان کا مطالعہ کر کے ان کے طرز وطریقے سے فائدہ اٹھایا گیا۔
(۳) ہندوستان کے مشہور ومعروف دینی اداروں سے فارغ علمائے کرام کی ایک جماعت نے اس نصاب کو تیار کیا ہے۔ اس لیے مصنف کا نام نہیں لکھا گیا ہے۔
(۴) اکابر کی کتابوں مثلاً نورانی قاعدہ، بہشتی زیور، تعلیم الاسلام، دینی تعلیم کا رسالہ وغیرہ سے مواد لیا گیا ہے۔
(۵) مدارس (دینیات کے سینٹر) کے ذمہ داروں سے متعدد مجلسوں میں نصاب سے متعلق مشورے کیے گئے۔
(۶) نصاب تیار ہونے کے بعد اکابر کی خدمت میں پیش کیا گیا اور ان کے مشوروں کے مطابق تبدیلی کی گئی۔
(۷) مکاتب میں چند سال نصاب جاری کرنے کے بعد پڑھانے والے اساتذہ سے مشورہ لیا گیا اور ان کے تجربات کی روشنی میں نصاب کو مزید بہتر اور مفید بنانے کی کوشش کی گئی۔
(۸) کتاب کی اشاعت ''اہم چیریٹیبل ٹرسٹ'' سے ہوئی ہے، یہ ایک رفاہی ادارہ ہے۔

ب - بچوں کے لیے دینیات نصاب

۵ سالہ ابتدائی (پرائمری) نصاب

۵ سالہ ثانوی (سیکنڈری) کورس

۵ سالہ اضافی (ایڈوانس) نصاب

بچوں کی تعلیمی عمر (جو عموماً ۵/سال سے ۲۰/سال تک ہوتی ہے) تک اسکول اور کالج کی تعلیم کے ساتھ ساتھ علم دین سکھانے کے لیے ۱۵/سال کا نصاب بنایا گیا ہے، جسے ۳/حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

① پانچ سالہ ابتدائی (پرائمری) نصاب، بچوں اور بچیوں کے لیے بنایا گیا ہے۔

② پانچ سالہ ثانوی (سیکنڈری) نصاب، لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ بنایا گیا ہے۔

③ پانچ سالہ اضافی (ایڈوانس) نصاب، نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ بنایا گیا ہے۔

ج - دینیات نصاب کی خصوصیات

صرف ایک گھنٹے کا نصاب

① روزانہ ایک گھنٹے کی ترتیب پر بنایا گیا ہے، جس کے ذریعے طلبہ اپنی عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ روزانہ کچھ نہ کچھ دینی تعلیم آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ ② اسکول، ٹیوشن اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے بچوں کے پاس وقت کم رہتا ہے۔

③ نصاب کے لیے ایک سے سوا گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے تاکہ تمام بچے سہولت کے ساتھ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے آسکیں۔

معتبر و مستند مواد

① اس نصاب کو مستند بنانے کے لیے اس کے مواد کے ساتھ ان کا حوالہ معتبر کتابوں سے ڈالا گیا ہے۔

اختلافی باتوں سے پرہیز

① دینیات نصاب میں مواد مثبت انداز میں پیش کیا گیا ہے، اختلافی باتوں سے پرہیز کیا گیا ہے۔

خوبصورت رنگین کتاب

① ہر سال کی کتاب کے سرورق کا رنگ الگ الگ رکھا گیا ہے، تاکہ پہچاننے میں آسانی ہو اور کتاب کے پانچوں عناوین کے لیے بھی الگ الگ رنگ کا انتخاب کیا گیا ہے اور مضمون کی شناخت کے لیے صفحات کے کنارے پر گہرے رنگ کے نشانات (ٹیگ) لگائے گئے ہیں، اس طرح کتاب رنگین اور بچوں کے لیے دلچسپ بنی ہے۔

آسان زبان و عمر کے مناسب مواد

① بچوں کی عمر اور ان کی ذہنی سطح کے لحاظ سے مواد اور زبان کا انتخاب کیا گیا ہے۔

② مضامین آسان انداز میں دیے گئے ہیں۔

③ شریعت کا لحاظ رکھتے ہوئے بچوں کی دلچسپی کے لیے تصویریں بھی دی گئی ہیں۔

ملکی اور غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ

① دینی تعلیم حاصل کرنے میں زبان رکاوٹ نہ بنے اور زیادہ سے زیادہ لوگ نصاب سے فائدہ اٹھائیں، اسی مقصد سے نصاب کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جیسے انگریزی، ہندی، گجراتی، ملیالم، تمل، تیلگو، منی پوری، آسامی، بنگلہ، سواحلی، عربی، بریل وغیرہ۔

کتاب کے ابتدائي صفحات میں چھ باتیں پیش کی گئي ہیں۔

① پیش لفظ: علم دین اہمیت وفضیلت اور امت مسلمہ کی ذمہ داری بتائی گئی ہے۔

② نصاب کا تعارف: جس سے نصاب کے عناوین اور مضامین سے واقفیت ہوگی۔

③ نصاب کی خصوصیات: تعارف کے بعد نصاب کی خصوصیات دی گئی ہیں، اس سے ان شاء اللہ نصاب کی عمدہ ترتیب کا اندازہ ہوگا۔

④ نصاب پڑھانے کا طریقہ: نصاب کو نظام کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، جس کے بغیر نصاب کا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوسکتا، اسی غرض سے پڑھانے کا طریقہ بھی دیا گیا ہے، جس سے نصاب کو مکاتب میں جاری کرنے میں مدد ملے گی۔

⑤ اجمالی نقشہ: اس سے مکاتب کے ذمہ داران اور والدین کو معلوم ہوگا کہ پانچ سال میں بچہ کیا پڑھنے والا ہے۔

⑥ مہینہ وار مضامین اور فہرست: اس سے ہر مہینے کا ٹارگیٹ اور سال بھر پڑھائے جانے والے مضامین کا تفصیلی علم ہوگا۔ مہینہ وار مضامین کے بعد کتاب میں پڑھائے جانے والے مضامین کی فہرست صفحہ نمبر کے ساتھ دی گئی ہے۔

۵ سالہ ابتدائی (پرائمری) نصاب

ابتدائی نصاب میں ناظرۂ قرآن مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی بہت ہی بنیادی باتیں سکھائی گئی ہیں۔

۵/ بنیادی عناوین اور ۱۴/ ذیلی مضامین بچوں کے لیے پانچ سالہ ابتدائی نصاب میں پانچ بنیادی عناوین اور ان کے تحت چودہ ذیلی مضامین دیے گئے ہیں۔

حمد اور نعت

نصاب میں ہر سال ابتدائیہ کے تحت چھوٹی اور آسان ایک حمد اور ایک نعت دی گئی ہے، پانچ سال میں پانچ حمد اور پانچ نعتیں دی گئی ہیں۔

قرآن کے تحت ۲/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر (۱) نورانی قاعدہ: قرآن کریم کو صحیح اور تجوید سے پڑھنے کے لیے نورانی قاعدہ کو کتاب میں شامل کیا گیا ہے، نورانی قاعدہ ایک سال اور آٹھ ماہ میں مکمل ہوگا، اور ناظرۂ قرآن تین سال اور دو ماہ میں مکمل ہوگا۔

نمبر (۲) حفظ سورۃ: قرآن کریم کی سورتوں کو یاد کرانے کے لیے حفظ سورۃ کا مضمون رکھا گیا ہے۔ اس لیے کہ نماز میں قرآن کریم صحیح پڑھنا فرض ہے، اس طرح پانچ سال میں ۲۱/ سورتیں زبانی ہو جائیں گی۔

حدیث کے تحت ۲/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر (۳) دعا و سنت: روزانہ پیش آنے والے اعمال کی مسنون دعائیں اور سنتیں دی گئی ہیں اور خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون کلمات بھی شامل نصاب کئے گئے ہیں، اس طرح بچے پانچ سال میں ۳۸/ اعمال کی دعائیں اور ۱۳/ اعمال کی سنتیں سیکھ لیں گے۔

نمبر (۴) حفظ حدیث: ۴۰/ حدیثیں یاد کرنے پر حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے، اس لیے پانچ سال میں چھوٹی اور آسان ۴۰/ احادیث دی گئی ہیں، تاکہ ہر بچہ ان کو یاد کر کے اس فضیلت کو حاصل کرلے۔

عقائد و مسائل کے تحت ۴/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر(۵) عقائد: پانچ سال میں عقائد کے تحت اسلام کے پانچ کلمے اور ایمان مفصل میں آئی ہوئی باتیں سوال وجواب کے انداز میں دی گئی ہیں۔

نمبر(۶) نماز: پانچ سال میں وضو اور نماز سکھانے کے ساتھ ساتھ مکمل نماز اور اس کی دعائیں، مزید ۶/ نمازوں؛ وتر، جمعہ، مسافر اور بیمار کی نماز کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ اور ان کی عملی مشق بھی دی گئی ہے۔

نمبر(۷) اسمائے حسنیٰ: اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں زبردست تاثیر ہے، ان کو یاد کرنے پر جنت کی بشارت دی گئی ہے، اسی لیے پانچ سال میں اللہ تعالیٰ کے ۹۹/ صفاتی نام دیے گئے ہیں۔

نمبر(۸) مسائل: زندگی کو شریعت کے مطابق گذارنے کے لیے مسائل کا جاننا بہت ضروری ہے، مسائل کے ذریعے ہی عمل کا صحیح اور غلط ہونا معلوم ہوتا ہے۔ چناں چہ پانچ سال میں نماز اور طہارت کے ضروری مسائل جیسے غسل، وضو، نماز کے فرائض اور واجبات وغیرہ کے ساتھ ساتھ زکوۃ روزہ اور حج کا مختصر تعارف دیا گیا ہے۔

اسلامی تربیت کے تحت ۴/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر(۹) اسلامی معلومات: اس کے تحت اسلامی شخصیات اور اسلامی مقامات وغیرہ سے متعلق ۱۱۰/ سوالات وجوابات دیے گئے ہیں۔

نمبر(۱۰) بیان ودعا: دین کی باتیں لوگوں تک پہنچانے کے لیے ہر سال ایک بیان اور اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی عادت ڈالنے کے لیے بیان کے بعد ایک قرآنی دعا دی گئی ہے۔ اس طرح بچہ پانچ سال میں ۵/ بیان اور پانچ قرآنی دعائیں سیکھ لے گا۔

نمبر(۱۱) سیرت: پانچ سال میں حضور ﷺ اور خلفائے راشدین؛ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی سیرت بچوں کے انداز میں دی گئی ہے۔

نمبر(۱۲) آسان دین: پانچ سال میں دین کے مشہور پانچ شعبے؛ ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر آسان انداز میں ۴۰/ اسباق دیے گئے ہیں۔

زبان کے تحت ۲/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر(۱۳) عربی: پانچ سال میں گنتی روزانہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نام، اسلامی مہینوں اور دنوں کے نام اور جسم کے حصوں کے نام دیے گئے ہیں۔

نمبر(۱۴) اُردو: ہمارے اکابر کی اکثر کتابیں اُردو زبان میں ہیں، ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے اُردو زبان کا سیکھنا ضروری ہے۔ پانچ سال میں مکمل اُردو پڑھنا لکھنا سکھایا جائے گا۔

۵ ؍ سالہ ثانوی (سیکنڈری) کورس

یہ نصاب پڑھنے والے طلبہ وطالبات کی عمر تقریباً گیارہ بارہ سال ہوگی، چناں چہ اس نصاب میں ان کی عمر کے اعتبار سے آئندہ پیش آنے والی ضروری باتیں دی گئی ہیں، جیسے طہارت، نماز، روزہ، نمازِ جنازہ، وغیرہ کے احکام۔

یہ نصاب لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ تیار کیا گیا ہے، جس میں لڑکوں اور لڑکیوں کی ضرورت کے لحاظ سے چند مضامین میں فرق کیا گیا ہے؛ جیسے درس حدیث، مسائل ونماز، سیرت وآسان دین کے تربیتی اسباق۔

۵؍ بنیادی عناوین اور ۱۲؍ ذیلی مضامین

۵؍ سالہ سیکنڈری کورس میں ۵؍ بنیادی عناوین اور ان کے تحت ۱۲؍ ذیلی مضامین دئے گئے ہیں۔

حمد ونعت

پانچ سال میں پانچ حمد اور پانچ نعتیں دی گئی ہیں۔

قرآن کے تحت ۳؍ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر (۱) تدویر مع علم تجوید: پانچ سال میں سورۂ حجرات سے سورۂ مرسلات تک تمام سورتیں تجوید کی مکمل رعایت اور قواعد کے اجرا کے ساتھ دی گئی ہے۔

نمبر (۲) حفظ سورۃ: ۱۰؍ سورتیں؛ سورۂ بروج سے سورۂ لیل تک اور سورۂ علق وسورۂ بینہ دی گئی ہے۔

نمبر(۳)درس قرآن: سورۂ فاتحہ اور پارۂ عم سے آخری پاؤ کی ۱۸ سورتوں کا لفظی و محاوری ترجمہ اور مختصر پیغام دیا گیا ہے۔

حدیث کے تحت ۲/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر(۴) آداب و دعائیں: پانچ سال میں ۲۶/ دعائیں مع فضائل اور ۱۲/ آداب دیے گئے ہیں۔

نمبر(۵) درس حدیث: ایمانیات اور عبادات سے متعلق حضور ﷺ کے ۲۵/ ارشادات کا لفظی و محاوری ترجمہ اور مختصر تشریح دی گئی ہے۔

/عقائد و مسائل کے تحت ۳/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر(۶) عقائد: اسلام کے بنیادی عقائد کو مزید وضاحت کے ساتھ پانچ سال میں دیا گیا ہے۔

نمبر(۷) مسائل: اسلام کے بنیادی ارکان (نماز، روزہ، زکوۃ اور حج) کے تمام ضروری مسائل کے ساتھ زندگی کے مختلف حالات اور دور میں پیش آنے والے دیگر اہم مسائل دیے گئے ہیں۔

نمبر(۸) نماز: مختلف اوقات میں حضور ﷺ سے ثابت ۸/ نمازیں، ان کے فضائل اور ان کے پڑھنے کا طریقہ دیا گیا ہے۔

اسلامی تربیت کے تحت ۲/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر(۹) سیرت: ہمارے نبی ﷺ کی سیرت کے ۲۵/ تربیتی مضامین اور خلفائے راشدین، ازواجِ مطہرات، صحابۂ کرام، صحابیات رضی اللہ عنہم اجمعین کی زندگی کے حالات ان کے دینی، حکومتی، سماجی اور تمدنی کارنامے پانچ سال میں دیے گئے ہیں۔

نمبر(۱۰) آسان دین: دین کے مشہور پانچ شعبوں پر مشتمل مختلف عناوین سے تربیتی مضامین دیے گئے ہیں۔

زبان کے تحت ۲/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر(۱۱)عربی: پانچ سال میں باقاعدہ عربی زبان ابتدا سے لکھنا پڑھنا سکھایا جائے گا۔

نمبر(۱۲)اُردو: انبیاء علیہم السلام کے واقعات اور لکھنے کی مشق دی گئی ہے۔

۵؍ سالہ اضافی (ایڈوانس) نصاب

یہ نصاب پڑھنے والے طلبہ وطالبات کی عمر تقریباً پندرہ سولہ سال ہوگی، چناں چہ اس نصاب میں ان کی عمر کے اعتبار سے مزید ضروری اور اہم باتیں دی گئی ہیں۔طلبہ کی عصری تعلیم عموماً عمر کے اس حصے میں جاری رہتی ہے، لہذا عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم سے وابستگی رہے اور اس کا موقع ملے، اس غرض سے نصاب کو اتنی طویل مدت تک پھیلایا گیا ہے،اس طرح امید ہے کہ مکتب میں پڑھنے والے طلبہ قرآن وحدیث کے علوم، عقائد و مسائل کے ذخیرے، تربیت کے باب میں اسلامی ہدایات اور عربی زبان کا اچھاخاصا علم حاصل کرلیں گے، پھر اگر وہ معاش کا رخ کرتے ہیں تو یہ تعلیم ان کے لیے مفید ثابت ہوگی۔ یہ نصاب لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے الگ الگ تیار کیا گیا ہے، جس میں لڑکوں اور لڑکیوں کی ضرورت کے لحاظ سے چند مضامین میں فرق کیا گیا ہے؛ جیسے درس قرآن، درس حدیث، مسائل، سیرت و آسان دین کے تربیتی اسباق۔

۵؍ بنیادی عناوین اور ۹؍ ذیلی مضامین

۵؍ سالہ ایڈوانس کورس میں ۵؍ بنیادی عناوین اور ان کے تحت ۹؍ ذیلی مضامین دیے گئے ہیں۔

قرآن کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر(۱)علوم القرآن: عام فہم زبان میں اصول تفسیر، کتب تفسیر و مفسرین کا تعارف اور کتب تفسیر کی خصوصیات دی گئی ہیں۔

نمبر(۲) درسِ قرآن: سورۂ قدر سے سورۂ فجر تک قرآن کریم کی ۹؍ سورتوں اور آیت الکرسی کا لفظی و محاوری ترجمہ، سورت کا مختصر مفہوم، شان نزول اور اس کا پیغام عام فہم زبان میں دیا گیا ہے، نیز سورۂ عنکبوت، سورۂ بقرہ، سورۂ یونس، سورۂ کہف، سورۂ ابراہیم اور سورۂ آل ابراہیم کی چند آیات کے اہم مضامین دیے گئے ہیں۔

حدیث کے تحت ۲/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر (۳) آداب ودعائیں: ۳۴/اعمال کی دعائیں اور ۱۲/ آداب کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں آپ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے رہنمائی کی گئی ہے۔

نمبر (۴) درسِ حدیث: ۱۰/ مستدلات امام ابو حنیفہؒ اور ایمانیات وعبادات کی دیگر اہم ۶/ روایات کا درس، نیز سنت نبوی اور جدید سائنس کے ۴/ اسباق کے ذریعے امت کے نوجوانوں کو یہ بات بتائی گئی ہے کہ یہ دین دین فطرت ہے، نیز حدیث، کتب حدیث ومحدثین عظام کا عام فہم زبان میں تعارف دیا گیا ہے۔

عقائد ومسائل کے تحت ۲/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر (۵) عقائد: توحید، رسالت اور آخرت کا عقلی ثبوت مکالمے اور مضامین کے انداز میں دیا گیا ہے، نیز دیگر اہم اور ضروری اسلامی عقائد، اصولِ اربعہ: قرآن، حدیث، اجماع، قیاس کا تعارف اور قیامت کی بڑی بڑی علامات بیان کی گئی ہیں۔

نمبر (۶) مسائل: فقہ اور اس کی بنیاد کا تعارف، معاملات وتجارت کے احکام اور حلال وحرام کے بارے میں مسائل جیسے: سود، جوا، بیمہ، انشورنس، بینک سے جاری ہونے والے کارڈس وغیرہ اور حضور ﷺ سے ثابت ۵/ نمازوں جیسے: صلاۃ التسبیح، نمازِ استسقاء اور نمازِ کسوف وغیرہ کے پڑھنے کا طریقہ دیا گیا ہے۔

اسلامی تربیت کے تحت ۲/ ذیلی مضامین ہیں:

نمبر (۷) سیرت وتاریخ: حضور ﷺ کی زندگی کے مختلف گوشوں اور صفات پر ۱۰/ اسباق، سیرت کی اہم اور مفید کتابوں کی طرف رہنمائی، نیز نامور تابعین، اکابر، اولیاء اور ماضی قریب کے علمائے حق میں سے ۳۵/ کے حالات پیش کیے گئے ہیں اور اسلامی تاریخ سے خلافتِ راشدہ، خلافتِ بنو امیہ، خلافت عباسیہ اور خلافت عثمانہ کا مختصر تعارف، خصوصیات اور عروج وزوال اور ان کے اسباب دیے گئے ہیں۔

نمبر (۸) آسان دین: معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر ۴۶/ اسباق قرآن وحدیث کی روشنی میں دیے گئے ہیں، نیز اسلام کا سیاسی ومعاشی نظام، رسومات کی اصلاح کے لیے مضامین دیے گئے ہیں۔

زبان کے تحت ایک ذیلی مضمون ہے:

نمبر (۹) عربی: فعل ماضی ومضارع سے آخر تک مختلف افعال کی مشق، نیز مختلف جملوں، مضامین اور مکالموں کے انداز میں انتہائی سہل انداز میں عربی زبان کی مشق کرائی گئی ہے۔

۲؍ سالہ مردوں کا نصاب

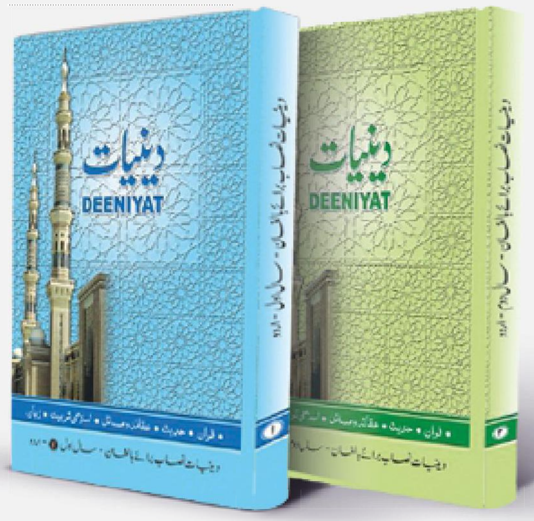

مردوں کے لئے ۲؍ سالہ نصاب تیار کیا گیا ہے۔

۵؍ بنیادی عناوین کے تحت ۱۰؍ ذیلی مضامین

مردوں کے ۲؍ سالہ نصاب میں ۵؍ بنیادی عناوین

کے تحت ۱۰؍ ذیلی مضامین ہیں:

قرآن کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں:

(۱) نورانی قاعدہ / ناظرۂ قرآن، (۲) حفظ سورۃ۔

حدیث کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں:

(۳) دعا و سنت، (۴) حفظ حدیث۔

عقائد و مسائل کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں: (۵) عقائد، (۶) مسائل۔

اسلامی تربیت کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں: (۷) سیرت، (۸) آسان دین۔

زبان کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں: (۹) عربی (۱۰) اُردو۔

۳؍ سالہ عورتوں کا نصاب

عورتوں کے لئے ۳؍ سالہ نصاب تیار کیا گیا ہے۔

۵؍ بنیادی عناوین کے تحت ۱۰؍ ذیلی مضامین

عورتوں کے ۳؍ سالہ نصاب میں ۵؍ بنیادی عناوین کے تحت ۱۰؍ ذیلی مضامین ہیں:

قرآن کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں: (۱) نورانی قاعدہ / ناظرۂ قرآن، (۲) حفظ سورۃ۔

حدیث کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں: (۳) دعا و سنت، (۴) حفظ حدیث۔

عقائد و مسائل کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں: (۵) عقائد، (۶) مسائل۔

اسلامی تربیت کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں: (۷) سیرت، (۸) آسان دین۔

زبان کے تحت ۲؍ ذیلی مضامین ہیں: (۹) عربی (۱۰) اُردو۔

۱۱ طریقۂ تعلیم

- تعلیم دینے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا جائے اسے ”طریقۂ تعلیم“ کہتے ہیں۔
- صحیح طریقۂ تعلیم کے ذریعہ کم وقت میں بچوں کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔
- دینیات نصاب کو پڑھانے کے لیے تجربات کی روشنی میں طریقۂ تعلیم وضع (بنایا) کیا گیا ہے جو بہت مفید ہے لہٰذا اس کی رعایت کی جائے تاکہ مکمل فائدہ حاصل ہو۔

۱-اجتماعی تعلیم

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تعلیم کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں تھا، لیکن عام طور پر فجر کی نماز کے بعد کچھ لوگ حلقے بنا کر دین کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابۂ کرام جب فجر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو الگ الگ حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے، اور قرآن کریم، فرائض اور آپ ﷺ کے بتائے طریقوں کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ [مسند ابو یعلیٰ: ۴۰۸۸]

رسول اللہ ﷺ بھی کبھی کبھی تعلیمی حلقوں میں جاتے اور پوچھتے کہ تم لوگ کیا کر رہے ہو، ایک مرتبہ چند غریب مہاجر صحابہ قرآن کی تعلیم حاصل کر رہے تھے، آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور پوچھا: تم لوگ کیا کر رہے تھے؟ انھوں نے کہا کہ ایک آدمی قرآن پڑھ رہا تھا اور ہم لوگ سن رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں، جس نے میری امت میں وہ لوگ پیدا کیے، جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ بیٹھوں، یہ کہہ کر آپ اس حلقہ میں بیٹھ گئے۔

[ابوداؤد: ۳۶۶۶، عن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ]

(۱) تعلیم دینے کا ایسا مناسب انداز اختیار کیا جائے جس سے طالب علم میں علم کا شوق پیدا ہونے کے ساتھ اس کا سیکھنا بھی آسان ہو۔ تعلیم کے متعدد طریقے ہیں؛ جن میں دو طریقے مشہور ہیں:

(الف) انفرادی تعلیم (ب) اجتماعی تعلیم

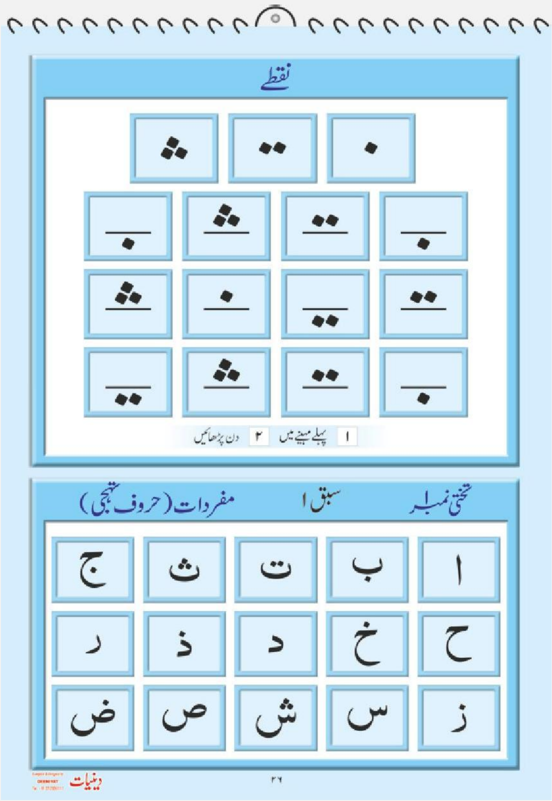

انفرادی تعلیم کسے کہتے ہیں؟ انفرادی تعلیم یہ ہے کہ استاذ ایک وقت میں ایک طالب علم کو سبق پڑھائے، پھر اس کے بعد دوسرے طالب علم کو بلائے اور اس کو بھی سبق پڑھائے، اسی طرح تیسرے، چوتھے طالب علم کو استاذ الگ الگ بلائے اور ان کو تنہا تنہا سبق پڑھائے۔ اس طرح اگر استاذ کے پاس ایک گھنٹے میں ۲۰/طلبہ پڑھتے ہوں تو ایک بچے کو استاذ کے سامنے صرف تین منٹ سیکھنے کو ملیں گے۔

اجتماعی تعلیم کسے کہتے ہیں؟ اجتماعی تعلیم یہ ہے کہ ایک استاذ ایک جماعت کے تمام طلبہ کو ایک ساتھ پڑھائے اور تمام طلبہ ایک ساتھ پڑھیں، طلبہ کا پورا وقت؛ ایک ایک منٹ پڑھنے اور سیکھنے میں صرف ہوں، ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو، اس طرح اگر استاذ کے پاس ایک گھنٹے میں ۲۰/طلبہ پڑھتے ہیں تو ہر بچے کو استاذ کے سامنے پورے ۶۰/منٹ ملیں۔

(۲) اجتماعی تعلیم کے ذریعے کم وقت میں زیادہ بچوں کو بہت ساری چیزیں آسانی سے پڑھا سکتے ہیں۔

(۳) ہر مدرسہ، اسکول اور کالج میں اجتماعی تعلیم ہوتی ہے۔ اس لیے مکتب میں بھی اجتماعی تعلیم ہونی چاہیے۔

(۴) دنیا میں بے شمار زبانیں ہیں اور تمام زبانوں کو سیکھنے (پڑھنا، لکھنا، سمجھنا اور بولنا) کے لیے اجتماعی تعلیم کا نظام ہے لہٰذا عربی زبان سکھانے (صرف پڑھنا) کے لیے بھی اجتماعی تعلیم کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

(۵) اجتماعی تعلیم کے ذریعے استاذ بچوں پر یکساں توجہ دے سکتا ہے جس کی وجہ سے بچوں کو شرارت کرنے کا موقع نہیں مل پاتا۔

(۶) اجتماعی تعلیم کی وجہ سے کم توجہ دینے والے طلبہ یا جن بچوں کو سبق جلد یاد نہیں ہوتا وہ بھی غیر محسوس طریقے پر (سبق کا تکرار کرنے پر) سبق یاد کر لیتے ہیں۔

(۷) اجتماعی تعلیم سے بچوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

(۸) اجتماعی تعلیم سے بچوں میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور بچوں کی جھجک دور ہوتی ہے۔

(۹) اجتماعی تعلیم کے ذریعہ بچوں کو تعلیمی ماحول ملتا ہے اور سبق درسگاہ میں یاد ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اجتماعی تعلیم میں وقت کی بچت ہونے کی وجہ سے نورانی قاعدہ اور قرآن کے علاوہ دین کی ضروری اور بنیادی باتیں بچوں کو آسانی سے پڑھائی جا سکتی ہیں۔

اجتماعی تعلیم کے لیے پانچ چیزوں کا ہونا ضروری ہے

(۱۱) بچوں کا داخلہ سال میں کسی ایک ہی وقت لیں تا کہ اجتماعی تعلیم کے نظام میں حرج نہ ہو۔

(۱۲) اجتماعی تعلیم کے لیے درجہ وار (Wise Standerd) نصاب کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۳) اجتماعی تعلیم کے لیے ہر بچے کے پاس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔

(۱۴) ہر بچے کے پاس کتاب ہونے سے بچے کو اسباق یاد کرنے اور اس کا دور کرنے میں آسانی ہوتی ہیں۔

(۱۵) ہر بچے کے پاس کتاب ہونے کی وجہ سے اس میں اردو املاء کی مشق، معلم اور والدین کی دستخط، نماز چارٹ اور طالب علم کی تعلیمی مقدار کی جانچ کرنا آسان ہوجاتا ہے۔

(۱۶) اجتماعی تعلیم کے لیے تختۂ سیاہ (بلیک بورڈ) اور نورانی قاعدہ چارٹ پر پڑھانا مفید ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے توصراحتاً تختی کے ذریعے بچوں کو تعلیم دینے کا حکم دیا تھا۔ حضرت عمر نے جب دینی تعلیم کو عام کرنے کی طرف بھرپور توجہ فرمائی، اور اس کے لیے نئے مکاتب کا اجراء کیا اور معلمین کو مقرر کیا تو ان کو بہت ساری قیمتی ہدایات بھی دیں، انھیں میں سے ایک یہ ہدایت بھی دی تھی کہ غبی بچوں کو تختی (بلیک بورڈ) پر لکھ کر دیں اور ذہین بچوں کو بغیر کتاب کے زبانی تعلیم دیں۔

[الفواکہ الدوانی: ۱/ ۱۷۶]

(۱۷) تختۂ سیاہ پر تعلیم دینے سے بچوں کے لیے سمجھنا اور استاذ کو سمجھانا آسان ہوجاتا ہے۔

(۱۸) تختۂ سیاہ کے ذریعے بچوں کو پڑھانے سے بچوں کی توجہ ایک جگہ رہتی ہے اور مضمون ذہن نشین کرنا آسان ہوجاتا ہے اور الفاظ وحروف کی شکل وصورت ذہن میں بیٹھ جاتی ہے۔

(۱۹) بلیک بورڈ/ نورانی قاعدہ چارٹ پڑھاتے وقت اس کے دائیں یا بائیں جانب کھڑے رہیں سامنے نہ کھڑے ہوتا کہ بچوں کو نظر آئے۔

(۲۰) بلیک بورڈ/نورانی قاعدہ چارٹ پر پڑھاتے وقت بچوں کو مختلف سوالات کے ذریعے متوجہ رکھا جائے۔

(۲۱) بلیک بورڈ/ نورانی قاعدہ چارٹ پر تعلیم دینے کے بعد جو کچھ پڑھایا گیا ہے اس کو کتاب میں سے بھی پڑھائیں پھر بچوں سے باری باری پڑھانے کے لیے کہیں۔

۲- تعریف، ترغیب اور ہدایت برائے استاذ

۲- حدیث
[دُعاوسنت]

تعریف

دُعاوسنت: اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو''دُعا''اور ہمارے نبی ﷺ کے طریقے کو''سنت'' کہتے ہیں۔

ترغیبی بات

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل دُعا ہے۔
[مستدرک:۱۸۰۱،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

حدیث: اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے میری امت میں بگاڑ کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا، تو اس کے لیے شہید کا ثواب ہے۔ [معجم کبیر:۱۳۲۰،عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی زندگی ہمارے لیے کامل نمونہ ہے، لہٰذا آپ ﷺ کی زندگی کو جاننا ضروری ہے؛ کس موقع پر آپ ﷺ نے کیا عمل کیا؟ آپ ﷺ کی کیا سنت ہے؟ اور کن کن مواقع پر آپ ﷺ نے کون کون سی دعائیں پڑھیں؟ ان تمام کو سیکھنا اور ان پر عمل کرنا بہت ضروری ہے، اسی پر آخرت میں کامیابی اور دنیا میں چین وسکون اور عزت کے وعدے ہیں اور یہی زندگی اللہ کو پیاری ہے۔

ہدایت برائے استاذ

اس عنوان کے تحت کھانے پینے، سونے، بیت الخلا جانے وغیرہ کی دُعائیں اور کھانے پینے کی سنتیں ذِکر کی گئی ہیں۔ نیز خاص خاص موقعوں پر کہے جانے والے ۵ر مسنون کلمات کو ذکر کیا گیا ہے، جو ہر مسلمان کی زبان پر ہونے چاہیے۔ جیسے: ''بِسْمِ اللهِ . اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ . جَزَاكَ اللهُ ''وغیرہ۔

دعائیں اور سنتیں طلبہ کو اجتماعی طور پر یاد کرادیں اور دعاؤں کے ترجمے اگر آسانی سے یاد کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ ان کے یاد کرانے پر زیادہ زور نہ دیں۔ اس بات کی پوری کوشش کریں کہ طلبہ اپنی عملی زندگی میں ان دعاؤں اور سنتوں کا اہتمام کریں، اس لیے وقتاً فوقتاً پیار محبت سے عمل کی ترغیب بھی دیتے رہیں اور اس کی نگرانی بھی کرتے رہیں اور اپنے بھائی بہن اور والدین کو سکھانے کی ہدایت بھی دیتے رہیں۔

۶۱

① روزانہ ایک مضمون سے دوسرے مضمون کی طرف منتقل ہوتے ہوئے اس مضمون کی تعریف ضرور پڑھائیں، یا بچوں سے سن لیں۔

② دور کے دنوں میں ترغیبی بات کے ذریعے بچوں میں تمام مضامین کی اہمیت ورغبت پیدا کریں۔ ترغیبی بات کے تحت آیات اور حدیثیں مختصر اور عام فہم دی گئی ہیں اور دو چار جملوں میں ان کی تشریح بھی کردی گئی ہے، اسے طلبہ کو پڑھ کر سنا دیں، الگ سے مزید تشریح میں وقت بالکل نہ لگائیں، ترغیبی بات سنانے کے بعد طلبہ سے ایک دو سوال پوچھ لیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ طلبہ اسے سمجھ چکے ہیں۔ مثلاً نورانی قاعدے میں ترغیبی بات سنانے کے بعد پوچھ لیں کہ قرآن کے ایک ایک حرف پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

③ ہر مضمون پڑھانے سے پہلے ہدایت برائے استاذ معلم خود پڑھ لے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ مضمون میں کیا دیا گیا ہے اور کیسے پڑھانا ہے۔

④ ہر نئے سبق کو پڑھانے سے پہلے معلم سبق کا مطالعہ کرلے تاکہ مقررہ وقت میں مضمون مکمل ہو جائے۔

⑤ سب سے پہلے استاذ طلباء کو درس گاہ، مسجد، کتاب اور تپائی وغیرہ کا ادب واحترام کرنا سکھلائے اور وقت کی اہمیت اور غیر حاضری کے نقصانات بتائے۔

۳-نظام الاوقات

(۱) دینیات نصاب پڑھانے کے لیے روزانہ ایک گھنٹے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

(۲) نظام الاوقات میں دی ہوئی ترتیب کے مطابق مضامین پڑھائیں، قرآن کے لیے ۴۰؍منٹ اور بقیہ تمام مضامین کے لیے ۵۔۵ منٹ مقرر کیے گئے ہیں۔

نظام الاوقات

پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین		
ابتدائیہ	[حمد] [نعت]	
۱-قرآن	[نورانی قاعدہ] [حفظِ سورۃ]	۴۰؍منٹ
۲-حدیث	[دُعاوسنت]	۵؍منٹ
۳-عقائد ومسائل	[عقائد] [نماز]	۵؍منٹ
۴-اسلامی تربیت	[اسلامی معلومات] [بیان ودُعا]	۵؍منٹ
۵-زبان	[عربی] [اُردو]	۵؍منٹ
دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین		
ابتدائیہ	[حمد] [نعت]	
۱-قرآن	[نورانی قاعدہ] [حفظِ سورۃ]	۴۰؍منٹ
۲-حدیث	[حفظِ حدیث]	۵؍منٹ
۳-عقائد ومسائل	[اسمائے حسنیٰ] [مسائل]	۵؍منٹ
۴-اسلامی تربیت	[سیرت] [آسان دین]	۵؍منٹ
۵-زبان	[اُردو]	۵؍منٹ

نوٹ: مضامین کے لیے جو اوقات دیے گئے ہیں ان میں کمی زیادتی کی گنجائش ہے۔

۹

۴-جماعت بندی

(۱) مکتب میں موجود طلبہ کو ان کی عمر کے اعتبار سے الگ الگ جماعت میں تقسیم کر دیں تاکہ ذہنی سطح ایک ہو اور پڑھانے میں آسانی ہو۔

(۲) زیرو کورس کی کتاب پانچ سال کی بچوں اور بچیوں کو پڑھائیں۔

(۳) پرائمری کورس کے سال اول کی کتاب چھ سے ۱۰؍سال کے درمیان کے بچوں اور بچیوں کو پڑھا سکتے ہیں۔

(۴) ۱۱؍۱۲؍سال کے بچوں اور بچیوں کو پرائمری کورس نہ پڑھائیں، بلکہ بچوں کو بالغان سال اول اور بچیوں کو مستورات سال اول کی کتاب پڑھائیں۔

(۵) جو بچے اور بچیاں پرائمری کورس کے سال سوم میں آکر ۱۲؍سال کے ہوجاتے ہیں، تو انھیں پرائمری کورس کی سال چہارم کی کتاب دیکر آگے پڑھائیں اور بچوں کو سال اول بالغان اور بچیوں کو سال اول مستورات میں سے کچھ ضروری مسائل سکھادیں۔ اسی طرح سال چہارم کے بعد سال پنجم، ششم اور ہفتم کی کتابیں آگے پڑھاتے رہیں اور بچوں کو بالغان دوم اور بچیوں کو مستورات دوم وسوم سے ضروری مسائل سکھاتے رہیں ایسے بچوں اور بچیوں کو بالغان اور مستورات کتابیں نہیں دینا ہے۔

(۶) قرآن مجید کی تصحیح سماعت (سننے سنانے) پر موقوف ہے لہٰذا ایک جماعت میں تقریباً ۱۸؍طلبہ رکھیں تاکہ روزآنہ اسباق سننے میں آسانی ہو، پھر ایک وقت (ایک گھنٹے) میں ایک ہی جماعت کو اجتماعی طور پر پڑھائیں۔

(۷) مکتب میں مخلوط جماعت نہ رکھیں تاکہ ایک جماعت کو تعلیم دینے میں آسانی ہو اور استاد جماعت کو مکمل وقت (ایک گھنٹہ) دے سکے۔

(۸) سال کے شروع میں دو چار دن طلبہ کو کتاب پڑھنے کی ترتیب سمجھانے میں صرف کریں اور پڑھائے جانے والے مضامین کے فضائل (ہر مضمون کے شروع میں جو ترغیب ذکر کی گی ہے) بتا کر شوق ورغبت پیدا کریں۔

(۹) کلر والی کتاب میں کلر کے ذریعے اور بلیک اینڈ وہائٹ کتاب میں ٹیگ کے ذریعے استاذ کتاب کے عناوین اور مضامین کا تعارف کرائیں۔

(۱۰) اگر ایک ہی وقت (ایک گھنٹے) میں مختلف جماعتیں ہوں تو پہلے ایک جماعت کو پڑھائیں، پھر ان ہی میں سے کسی ذہین طالب علم کو پابند کریں، وہ اسی طرح اپنے ساتھیوں کو پڑھاتا رہے اور استاذ خود دوسری جماعت کو پڑھانے میں مشغول ہوجائے۔ اسی طرح باری باری ہر جماعت کو اس کا سبق پڑھائے۔

(۱۱) ان مختلف جماعتوں کا سبق سننے میں بھی حلقہ بندی کا لحاظ رکھیں کہ ہر حلقے کا سبق الگ الگ سنیں۔ اس کی شکل یہ ہوگی کہ ہر حلقے میں طلبہ روزانہ تھوڑا تھوڑا سبق اس طرح سنائیں کہ اس حلقے کے تمام بچے بھی سنیں۔ نیز دوران سبق غلطیوں کی اصلاح بھی اس طرح کرائیں کہ تمام طلبہ کے سامنے غلطی واضح ہوجائے۔

۵-قرآن پڑھنے والے طلبہ کی جماعت بندی

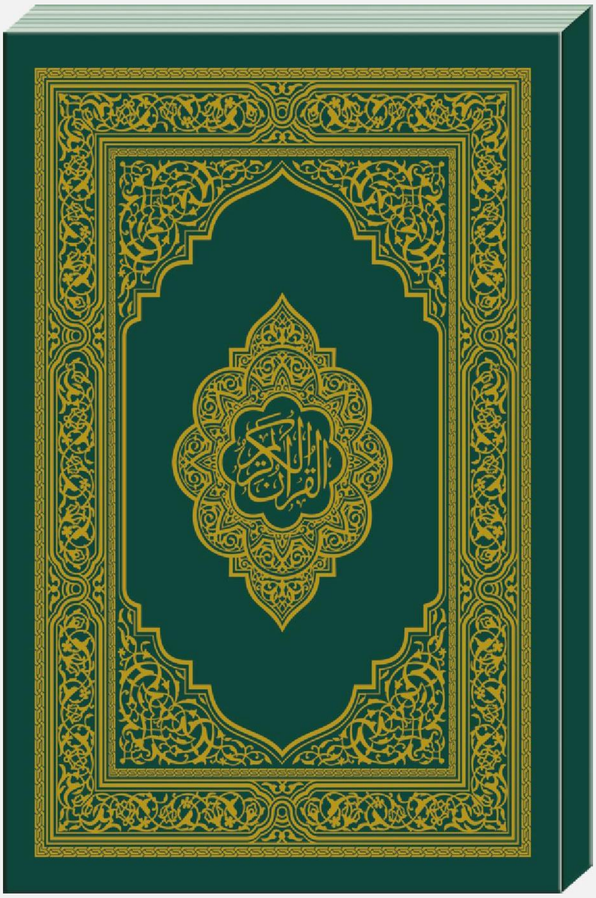

① پہلے سے قرآن پڑھنے والے طلباء کا سبق نہ روکا جائے بلکہ دینیات کے ساتھ ساتھ قرآن پڑھایا جائے۔

② اگر کسی جماعت میں چند طلبہ کے قرآن کا سبق الگ الگ ہو، مثلاً ایک طالب علم بارہویں پارے میں ہو، دوسرا چودھویں پارے میں اور تیسرا سولہویں پارے میں، تو ان طلبہ کو معلم پہلے پندرہ منٹ میں نورانی قاعدہ پڑھا کر جلد از جلد ختم کرائے اور بقیہ پندرہ منٹ میں قرآن سولہویں پارے سے تھوڑا تھوڑا اجتماعی طور پر مخارج کی مکمل رعایت کے ساتھ پڑھائے، اور معلم طلبہ کو چھوٹے ہوئے پارے اپنے گھر پر پڑھنے کی ترغیب دے۔

③ سبق پڑھانے کے بعد طلبہ سے سبق اس طور پر سنا جائے کہ ایک طالب علم سنائے اور تمام طلبہ سبق غور سے سنیں تاکہ ہر ایک کا سبق سننے سے وہ سبق یاد ہو جائے۔

④ قرآن شروع ہونے پر استاذ ٹکڑے کر کے طلبہ کو ہجے کے ساتھ پڑھائے اور طلبہ پڑھیں، تمام طلبہ ایک ساتھ قرآن میں دیکھ کر سبق پڑھیں۔

⑤ قرآن کا سبق سننے کی ترتیب اس طرح ہو کہ ایک طالب علم سبق سنائے اور تمام طلبہ اسکو سنیں اور اگر غلط پڑھیں تو اوپر ہاتھ کو اٹھائیں، اور پھر استاذ ان سے پوچھ کر اس کی تصحیح کرے اس طرح تمام طلبہ سبق سنائیں۔

⑥ روانی سے طلبہ قرآن کریم پڑھنا نہ سیکھ لیں جب تک طلبہ سے سبق نہ پڑھایا جائے بلکہ استاذ خود پڑھائے تاکہ بچے اچھے سے اچھا سیکھیں۔

⑦ بچے اگر روانی میں کمزور ہے تو سبق کو تین دفعہ پڑھائے اور اگر بچے اچھا رواں پڑھنا سیکھ لیں تو لمبی آیات پڑھائی جائیں۔

⑧ جب طلبہ کو روانی کے ساتھ قرآن پڑھنا آ گیا اور سب بچے اچھا پڑھنا سیکھ گئے تو صرف طلبہ سبق سنائیں گے اسکی ترتیب اس طرح ہو کہ ایک طالب علم چار لائن سبق سنائے دوسرا طالب علم اس کے آگے چار لائن سنائے اس طرح تمام بچے الگ الگ چار چار لائن سبق سنائیں، اور طلبہ ہی غلطی کی نشان دہی کرے، استاذ صرف نگرانی کرے اور غلطی کی اصلاح کرے گا۔

٦- سبق، دور کے ایام، ٹارگیٹ اور دستخط

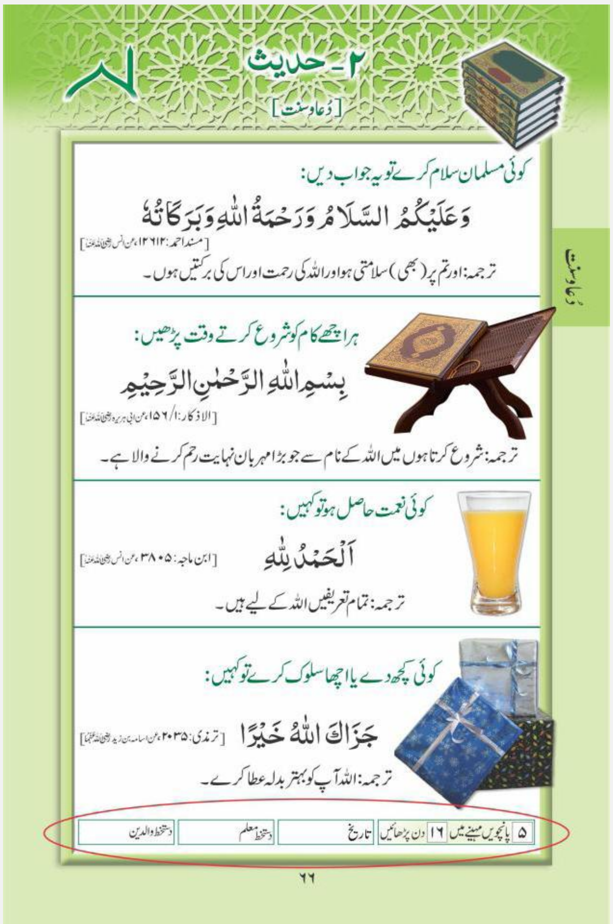
۲- حدیث
[دُعاوسنت]

کوئی مسلمان سلام کرے تو یہ جواب دیں:
وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ
[مسند احمد: ۱۲۶۱۲، عن انس رضی اللہ عنہ]
ترجمہ: اور تم پر (بھی) سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

ہر اچھے کام کو شروع کرتے وقت پڑھیں:
بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
[الاذکار: ۱/۱۵٦، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]
ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

کوئی نعمت حاصل ہو تو کہیں:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
[ابن ماجہ: ۳۸۰۵، عن انس رضی اللہ عنہ]
ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے تو کہیں:
جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا
[ترمذی: ۲۰۳۵، عن اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما]
ترجمہ: اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا کرے۔

۵ پانچویں مہینے میں ۱٦ دن پڑھائیں	تاریخ	دستخط معلم	دستخط والدین

٦٦

① ہر مہینے میں ۲۰/دن سبق پڑھانے کے اور ۴/۵ دن چھٹی کے ہوں گے، مہینے کے آخر میں ۵/٦ دن پورے مہینے کا دور کرائیں، نیز گذشتہ مہینوں کے اسباق کا دور بھی ان ہی ایام میں کراتے رہیں۔

② دوسرے پانچ مہینوں والے مضامین پڑھاتے وقت دور کے دنوں میں پہلے پانچ مہینوں والے مضامین کا بھی دور کراتے رہیں۔ مثلاً دُعاوسنت کا دور حفظ حدیث کے ساتھ، عقائد کا دور اسمائے حسنیٰ کے ساتھ اور نماز کا دور مسائل کے ساتھ۔

③ ابتدائی نصاب کے مضامین کو پورے سال میں اس طرح پڑھائیں؛

④ سال بھر روزانہ پڑھائے جانے والے مضامین: نورانی قاعدہ/ناظرۂ قرآن مع اجرائے قواعد، حفظ سورہ۔

⑤ مذکورہ بالا مضامین کے ساتھ ساتھ پہلے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین: دعاوسنت، عقائد، نماز، اسلامی معلومات، بیان و دعا، عربی، اردو۔

⑥ مذکورہ بالا مضامین کے ساتھ ساتھ دوسرے پانچ مہینوں میں پڑھائے جانے والے مضامین: حفظ حدیث، اسمائے حسنیٰ، مسائل، سیرت، آسان دین، اردو۔

⑦ ہر سبق کے لیے مہینے اور دنوں کو ایک خانے میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔ ان دنوں کی رعایت کرتے ہوئے ٹکڑے کر کے سبق کو مکمل کریں۔ مثلاً سورۂ فاتحہ کے لیے ۴/دن دیے گئے ہیں، مکمل سورت کو ان دنوں میں ایک ایک، دو دو آیت تقسیم کر کے پڑھائیں۔

⑧ ہر سبق کے لیے مہینے اور دن متعین کیے گئے ہیں تاکہ اساتذہ، طلبہ، والدین، ذمہ دار اور نگراں حضرات کے سامنے تعلیم کی مقدار کا ہدف (ٹارگیٹ) رہے۔

⑨ ہر مہینے کے ختم پر پٹی میں اساتذہ اور والدین کے دستخط کے لیے خانے دیے گئے ہیں۔

⑩ اساتذہ کے ساتھ والدین بھی فکر مند رہیں گے اور بچوں کی تعلیمی ترقی ہوتی رہے گی۔

۷-ماہانہ سوالات

سوالات

پہلے مہینے کے سوالات

قرآن	نورانی قاعدہ	: حروف کی پہچان کیجیے۔ ب، خ، ز، د، ض، ذ، ث۔
	حفظ سورۃ	: تعوذ اور تسمیہ سنائیے۔
حدیث	دعا و سنت	: کھانے سے پہلے، شروع میں پڑھنا بھول جائے اور کھانے کے بعد کی دعائیں سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: کلمۂ طیبہ سنائیے۔
	نماز	: (۱) تکبیر تحریمہ سنائیے۔ (۲) رکوع کی تسبیح سنائیے۔ (۳) رکوع سے اُٹھتے ہوئے کیا کہیں گے؟
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: (۱) اسلام کیا سکھاتا ہے؟ (۲) اسلام کا کلمہ کیا ہے؟
زبان	عربی	: ۲، ۳، ۵، ۷، ۹ کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

دوسرے مہینے کے سوالات

قرآن	نورانی قاعدہ	: حروف کی پہچان کیجیے۔ ط، غ، ق، ن، و، ہ، ی۔
	حفظ سورۃ	: سورۂ فاتحہ کی ۴/آیتیں سنائیے۔
حدیث	دعا و سنت	: کھانے کی سنتیں سنائیے۔
عقائد و مسائل	عقائد	: کلمۂ طیبہ ترجمے کے ساتھ سنائیے۔
	نماز	: (۱) رکوع سے سیدھے کھڑے ہو کر کیا کہیں گے؟ (۲) سجدے کی تسبیح سنائیے۔
اسلامی تربیت	اسلامی معلومات	: (۱) زندگی اور موت کون دیتا ہے؟ (۲) دُعا کون سنتا ہے؟
زبان	عربی	: بس، شکریہ، پانی، چاول، روٹی، نمک، مرچ، سالن، گوشت کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

۱۳۹

(۱) کتاب کے آخر میں ہر مہینے کے سوالات ترتیب وار دیے گئے ہیں، لہٰذا جب ایک مہینے کا نصاب مکمل ہو جائے تو دور کرانے کے بعد اسی مہینے کے سوالات طلبہ سے پوچھ لیں۔

۸-نماز کی عملی مشق اور نماز چارٹ

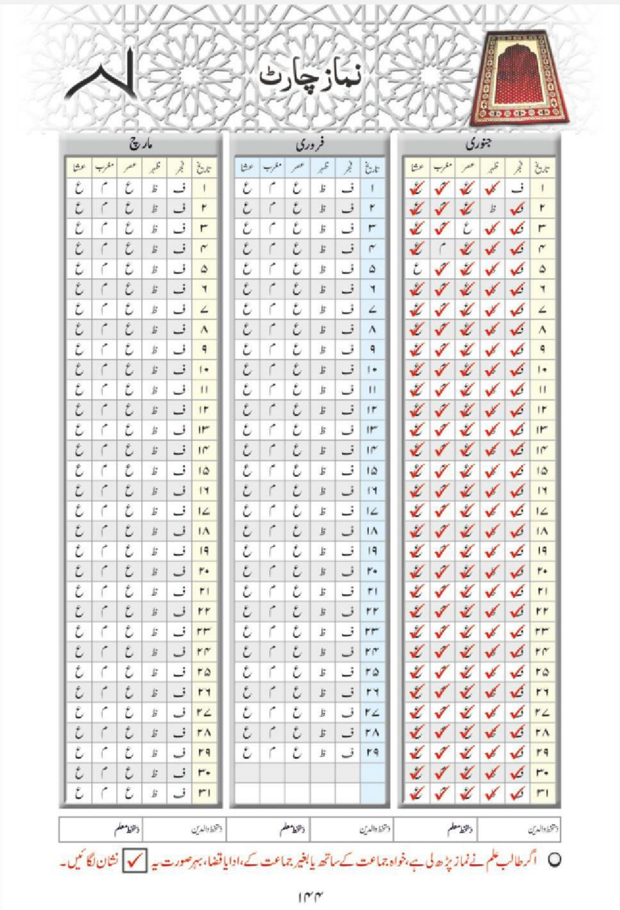
نماز چارٹ

جنوری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	✓	✓	✓	✓
۲	✓	ظ	✓	✓	✓
۳	✓	✓	ع	✓	✓
۴	✓	✓	✓	م	✓
۵	✓	✓	✓	✓	ع
۶	✓	✓	✓	✓	✓
۷	✓	✓	✓	✓	✓
۸	✓	✓	✓	✓	✓
۹	✓	✓	✓	✓	✓
۱۰	✓	✓	✓	✓	✓
۱۱	✓	✓	✓	✓	✓
۱۲	✓	✓	✓	✓	✓
۱۳	✓	✓	✓	✓	✓
۱۴	✓	✓	✓	✓	✓
۱۵	✓	✓	✓	✓	✓
۱۶	✓	✓	✓	✓	✓
۱۷	✓	✓	✓	✓	✓
۱۸	✓	✓	✓	✓	✓
۱۹	✓	✓	✓	✓	✓
۲۰	✓	✓	✓	✓	✓
۲۱	✓	✓	✓	✓	✓
۲۲	✓	✓	✓	✓	✓
۲۳	✓	✓	✓	✓	✓
۲۴	✓	✓	✓	✓	✓
۲۵	✓	✓	✓	✓	✓
۲۶	✓	✓	✓	✓	✓
۲۷	✓	✓	✓	✓	✓
۲۸	✓	✓	✓	✓	✓
۲۹	✓	✓	✓	✓	✓
۳۰	✓	✓	✓	✓	✓
۳۱	✓	✓	✓	✓	✓

فروری

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع

مارچ

تاریخ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشا
۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲	ف	ظ	ع	م	ع
۳	ف	ظ	ع	م	ع
۴	ف	ظ	ع	م	ع
۵	ف	ظ	ع	م	ع
۶	ف	ظ	ع	م	ع
۷	ف	ظ	ع	م	ع
۸	ف	ظ	ع	م	ع
۹	ف	ظ	ع	م	ع
۱۰	ف	ظ	ع	م	ع
۱۱	ف	ظ	ع	م	ع
۱۲	ف	ظ	ع	م	ع
۱۳	ف	ظ	ع	م	ع
۱۴	ف	ظ	ع	م	ع
۱۵	ف	ظ	ع	م	ع
۱۶	ف	ظ	ع	م	ع
۱۷	ف	ظ	ع	م	ع
۱۸	ف	ظ	ع	م	ع
۱۹	ف	ظ	ع	م	ع
۲۰	ف	ظ	ع	م	ع
۲۱	ف	ظ	ع	م	ع
۲۲	ف	ظ	ع	م	ع
۲۳	ف	ظ	ع	م	ع
۲۴	ف	ظ	ع	م	ع
۲۵	ف	ظ	ع	م	ع
۲۶	ف	ظ	ع	م	ع
۲۷	ف	ظ	ع	م	ع
۲۸	ف	ظ	ع	م	ع
۲۹	ف	ظ	ع	م	ع
۳۰	ف	ظ	ع	م	ع
۳۱	ف	ظ	ع	م	ع

دستخط والدین	دستخط معلم	دستخط والدین	دستخط معلم	دستخط والدین	دستخط معلم

○ اگر طالب علم نے نماز پڑھ لی ہے، خواہ جماعت کے ساتھ یا بغیر جماعت کے، ادا یا قضا، بہر صورت یہ ✓ نشان لگائیں۔

۱۴۴

(۱) کتاب کے آخر میں نماز کی نگرانی کے لیے نقشہ دیا گیا ہے بتائے گئے طریقے کے مطابق دیے گئے خانوں میں نشانات لگانا ہے۔

(۲) نماز اور حاضری کے نقشوں میں مہینہ مکمل ہو جانے کے بعد خود بھی دستخط کریں اور طلبہ کو پابند بنائیں کہ وہ اپنے سرپرستوں سے بھی دستخط کرائیں۔

(۳) بچپن ہی سے طلبہ کے دل میں نماز کی اہمیت پیدا کرنے کے لیے نماز کا نقشہ دیا گیا ہے۔

(۴) نماز کا نقشہ پُر کرنے کی وجہ سے جہاں بچے نماز کی پابندی کرنے لگیں گے، وہیں والدین بھی نماز کا اہتمام کرنے لگیں گے۔

(۵) بچوں کو ترغیب دیں کہ نماز کا وقت ہوتے ہی اسکول میں نماز پڑھ لیا کریں، ورنہ گھر آتے ہی پڑھ لیں۔

(۶) چھٹی کے ایام سے پہلے بچوں کو اپنے اپنے مقام پر نماز پڑھنے کی ترغیب دیں اور مکتب میں آنے کے بعد نماز چارٹ جانچ لیں۔

(۷) شروع میں کچھ روز تک معلم نماز چارٹ پر نشان لگائے تاکہ بچے کو معلوم ہو کہ نشان کیسے لگانا ہے پھر بچے کے والدین سے پر کرائیں تاکہ نماز چارٹ والدین کے لیے ایک خاموش دعوت ہو۔

(۸) تمام کلمات نماز (ثناء، تشہد، رکوع اور سجدے کی تسبیحات وغیرہ) اجتماعی طور پر زبانی یاد کرانے کے ساتھ ساتھ مسنون طریقے کے مطابق ''وضو اور نماز کے طریقے'' کو سامنے رکھ کر طلبہ کو وضو اور نماز کی عملی مشق ہفتے میں ایک مرتبہ کرائی جائے۔

(۹) وضو کی عملی مشق اجتماعی کرائیں، اس کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہفتے میں ایک مرتبہ عملی طور پر خود کر کے بتائیں اور پھر ہر ہفتے طلبہ سے اس کی مشق کراتے رہیں۔ طلبہ سے وضو کی عملی مشق اس طور پر کرائی جائے کہ تمام طلبہ کو وضو خانے پر لے جا کر ایک طالب علم سے وضو کروایا جائے اور ''وضو کے طریقے'' کے مطابق طالب علم تمام سنن وفرائض کو مکمل کر رہا ہے یا نہیں اس کی نگرانی کی جائے (منہ، ہاتھ، پیر برابر دھو رہا ہے یا نہیں اور سر کا مسح صحیح کر رہا ہے یا نہیں)۔ اور دوسرے طلبہ کو اس کی طرف متوجہ کیا جائے، جو بچے وضو کا طریقہ سیکھ لیں ان کو پھر ہر ہفتہ کے بجائے مہینے میں یا دو مہینے میں عملی مشق کرائیں۔

(۱۰) نماز کی عملی مشق اجتماعی کرائیں استاذ پہلے طلبہ کو نماز کا طریقہ بتائے، اس کے بعد عملی مشق کرائے، نیز یہ بھی بتادیں کہ انفرادی نماز پڑھتے وقت کیا کیا پڑھیں گے اور جماعت کے ساتھ کیا پڑھیں گے۔

(۱۱) طلبہ سے نماز کی عملی مشق اس طور پر کرائی جائے کہ ان کو صفوں میں روبرو کھڑا کر دیا جائے، اور استاذ بلند آواز سے پوری نماز صفوں کے درمیان چلتے ہوئے پڑھائے اور طلبہ کی نگرانی بھی کرتا رہے۔ یعنی ان کے کھڑے ہونے، رکوع اور سجدہ کرنے کے طریقے کو دیکھتا رہے اور ان کی غلطیوں کو درست کرتا رہے۔ استاذ کے ساتھ طلبہ بھی بلند آواز سے پڑھیں۔ جیسے استاذ اَللّٰهُ أَكْبَرْ کہے تو طلبہ بھی اَللّٰهُ أَكْبَرْ کہیں۔ جب استاذ ثنا پڑھے تو طلبہ بھی ثنا پڑھیں۔ جیسے استاذ پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تو طلبہ پڑھیں سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، استاذ پڑھے وبحمدک تو طلبہ پڑھیں وبحمدک آخر تک۔ اسی طرح استاذ تمام کلمات کو پڑھاتا رہے اور طلبہ ان کو دہراتے رہیں اور پڑھانے کے انداز میں مشق کرائی جائے۔

(۱۲) جب طلبہ نماز پڑھنا سیکھ لیں تو کسی طالب علم کو امام بنا کر نماز پڑھوائی جائے۔ اسی ترتیب سے باری باری ہر طالب علم کو نماز پڑھانے کا موقع دیا جائے اور خود پابندی سے نگرانی کرتے رہے کہ طلبہ سنت طریقے کے مطابق نماز پڑھ رہے ہیں یا نہیں؟ رکوع، سجدہ وغیرہ صحیح کر رہے ہیں یا نہیں؟ اس طرح عملی مشق کرانے سے ہر طالب علم صحیح طریقے پر نماز سیکھ لے گا۔ اگر کوئی طالب علم درمیان سال میں آئے تو اس کو بھی نماز کی مشق میں شامل کر لیا جائے۔

(۱۳) مکتب میں اگر مختلف مسلک کے طلبہ ہوں تو ان کی الگ الگ جماعت بنا کر نماز سکھائیں۔

(۱۴) ''نماز کا مسنون طریقہ'' کے ضمن میں نماز کا جو طریقہ دیا گیا ہے وہ معلم اور طلبہ کی رہنمائی کے لیے ہے۔

۹-حاضری، غیر حاضری اور فیس چارٹ

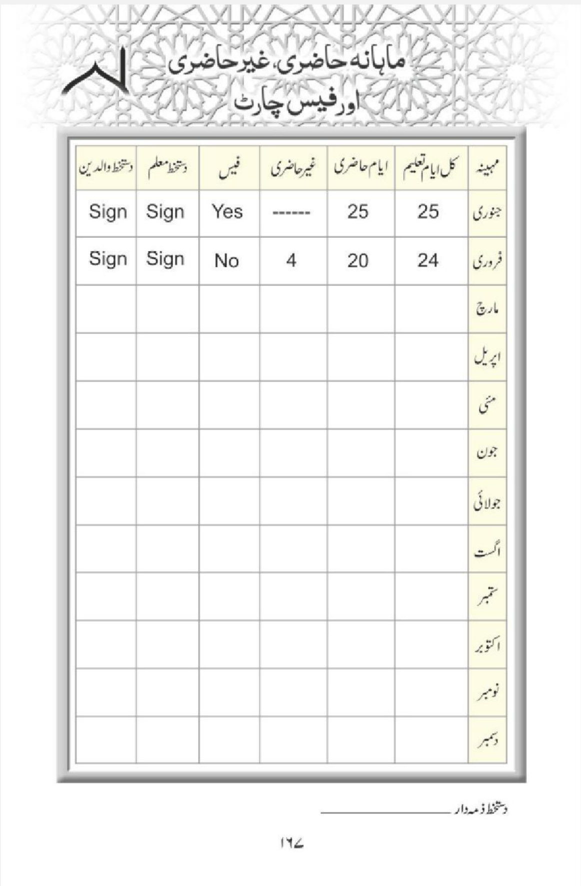

ماہانہ حاضری، غیرحاضری اورفیس چارٹ

مہینہ	کل ایام تعلیم	ایام حاضری	غیرحاضری	فیس	دستخط معلم	دستخط والدین
جنوری	25	25	------	Yes	Sign	Sign
فروری	24	20	4	No	Sign	Sign
مارچ						
اپریل						
مئی						
جون						
جولائی						
اگست						
ستمبر						
اکتوبر						
نومبر						
دسمبر						

دستخط ذمہ دار ______

١٦٧

(۱) طلبہ کی ماہانہ حاضری، غیر حاضری اور فیس کے لیے بھی ایک نقشہ دیا گیا ہے، ہر مہینے کے ختم پر ایام تعلیم، ایام حاضری و غیر حاضری اور فیس کی تفصیلات لکھ دیں۔

(۲) اس سے والدین اور سرپرست بچے کی غیر حاضری معلوم کر کے پابندی سے ان کو مکتب بھیجنے کی فکر کریں گے۔

(۳) بچے کی غیر حاضری معلوم کر کے اس مہینے کے اسباق کی کمزوری دور کی جا سکے گی۔

(۴) فیس کے کالم سے یہ بات سامنے رہے گی کہ طالب علم نے فیس ادا کی ہے یا نہیں؟ اس سے مکتب کے انتظامی امور میں مدد ملے گی۔

نوٹ: غیر حاضر طلبہ کے اسباق کی کمزوری اس طرح دور کی جا سکتی ہے کہ جس سبق میں طالب علم غیر حاضر رہا ہے اگر وہ سبق آگے آ رہا ہے تو ٹھیک ہے، اور اگر آگے نہیں آ رہا ہے اور وہ سبق ایسا ہے کہ اس کے بغیر آگے کا سبق سمجھ میں نہیں آ سکتا تو اس کو انفرادی طور پر پڑھالیں یا کسی ذہین طالب علم کے سپرد کر دیں جیسے نورانی قاعدے کا سبق یا اُردو کا سبق اور اگر ایسا سبق ہے کہ اس کے بغیر بھی آگے کا سبق سمجھ میں آ جائے گا تو اس کو چھوڑ دیں تاکہ اجتماعیت باقی رہے اور اس چھوڑے ہوئے سبق کو اگر وقت اور موقع ہو تو دَور کے دنوں میں یاد کرانے کی کوشش کریں۔

۱۰-زیادہ وقت دینے والے طلبہ کی ترتیب

① ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت دینے والے طلبہ کی اگر مکمل جماعت ہوتو ان کا ایک سال کا نصاب جلد ختم کرا کے دوسرے سال کا نصاب شروع کر سکتے ہیں۔

② ایک مہینے کا نصاب کسی مضمون میں اگر جلد ختم ہوجائے تو اس کا بقیہ وقت دوسرے مضامین کے لیے استعمال کریں تاکہ ہر مہینے کا نصاب تمام مضامین میں ایک ساتھ رہے اور کتاب بھی ایک ساتھ ختم ہو۔

③ اگر کسی مہینے میں تمام مضامین میں نصاب جلد مکمل ہوجائے تو قرآن اور زبان کے مضمون پر محنت کریں۔

④ اگر بڑے بچوں کی جماعت ہو اور نصاب جلد ختم ہوجائے تو اگلے سال کا نصاب شروع کردیں۔

۱۱-والدین سے رابطہ

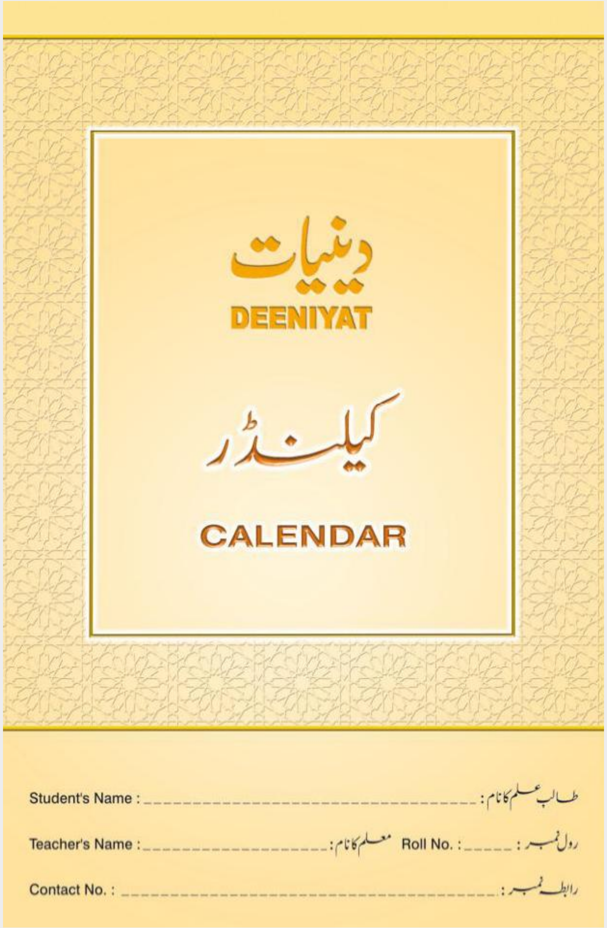

① والدین سے رابطے کے لیے کیلنڈر☆ کا استعمال کریں۔

② روبرو ملاقات یا فون وایس ایم ایس کے ذریعہ ان کو اپنے بچوں کی تعلیم وتربیت کی فکر دلائیں۔

۱۲- پیار و محبت سے تعلیم

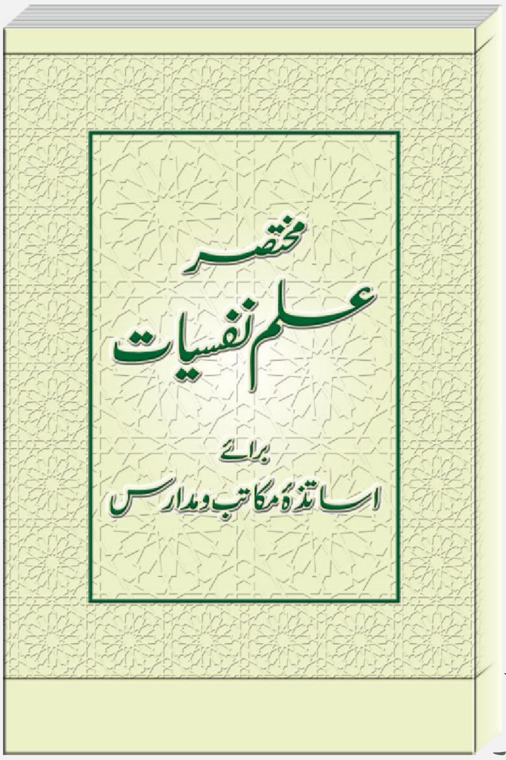

(۱) معلم طلبہ کی تعلیم وتربیت میں ان کی نفسیات کا خیال رکھتے ہوئے شفقت سے پڑھائیں، نیز مارپیٹ اور ڈانٹ پھٹکار سے بچیں۔

(۲) جس طرح بچوں کی صلاحیت کی تعمیر کم عمری میں کی جاتی ہے، اسی طرح اس کی نفسیات کی تعمیر بھی کم عمری میں ہوتی ہے۔ یہاں نفسیات کی تعمیر کے چند اصول پیش کئے گئے ہیں، جو ایک شخصیت کے کردار کو بنانے کے زریں اصول ہیں۔

(۳) جس بچے کی ہر وقت حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

(۴) جس بچے سے شفقت کا معاملہ کیا جاتا ہے وہ فرماں بردار بن جاتا ہے۔

(۵) جس بچے سے سچائی کا معاملہ کیا جاتا ہے وہ انصاف پسند ہو جاتا ہے۔

(۶) جس بچے کو تنبیہ کے لیے اللہ تعالیٰ سے ڈرایا جاتا ہے وہ متقی بن جاتا ہے۔

(۷) جس بچے کی ہمیشہ مارپیٹ کی جاتی ہے وہ باغی ہو جاتا ہے۔

(۸) جس بچے کی مانگ اصرار کرنے اور رونے کے بعد پوری کی جاتی ہے وہ ضدی ہو جاتا ہے۔

(۹) جس بچے پر بھروسہ نہیں کیا جاتا وہ دھوکہ باز بن جاتا ہے۔ جس بچے پر شفقت نہیں کی جاتی وہ مجرم بن جاتا ہے۔

(۱۰) جس بچے کا ہر وقت مذاق اڑایا جاتا ہے وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۱۱) جس بچے پر ہر وقت تنقید کی جاتی ہے وہ نافرمان ہو جاتا ہے۔

(۱۲) جس بچے کو موہوم چیزوں سے ڈرایا جاتا ہے وہ بزدل ہو جاتا ہے۔ جس بچے پر ہر وقت غصہ اور ڈانٹ پھٹکار کی جاتی ہے وہ لڑاکو بن جاتا ہے۔

(۱۳) جس بچے پر ہر وقت غصہ اور ڈانٹ پھٹکار کی جاتی ہے اس کے ذہن میں تشنج (ٹینشن) پیدا ہوتا ہے جو ان کو ذرا ذرا سی بات پر غصہ کا عادی بناتا ہے۔

(۱۴) بچے کو مارپیٹ کرنے والے مربی سے انسیت کے بجائے بعد پیدا ہوتا ہے۔

(۱۵) بعض اساتذہ مارپیٹ کرنے میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں، جس سے طلبہ کو جسمانی نقصان پہونچتا ہے۔ بسا اوقات ایسا استاذ شریعت میں ظالم قرار پاتا ہے۔ لیکن وہ مارپیٹ کو اپنا حق اور ثواب کا حقدار سمجھتا ہے۔

(۱۶) مارپیٹ کی وجہ سے بعض طلباء تعلیم ترک کر دیتے ہیں یا ان کے والدین ہی مارپیٹ کی وجہ سے تعلیم ترک کروا دیتے ہیں۔

(۱۷) بعض مرتبہ مارپیٹ کی وجہ سے بچے گھر سے بھاگ جاتے ہیں جس کی وجہ سے وہ برے لوگوں کے ہاتھ چڑھ جاتے ہیں، اور ان کی زندگی برباد ہو جاتی ہے، اسٹیشنوں پر اکثر ایسے بچے ملتے ہیں۔

نوٹ: ادارۂ دینیات نے معلم اور ذمہ دار کی نفسیات ☆ پر الگ الگ کتاب تیار کی ہے اس کا مطالعہ کریں۔

۱۳: معلم بچوں کو سنتوں کی ترغیب دیں اور نگرانی کریں۔

① استاذ بچوں کو پڑھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی ترغیب دے اور اس کی نگرانی بھی کرے۔ مثلاً بچوں کو ازار ٹخنوں سے اونچا رکھنے کی تاکید کرے، مسجد اور مکتب میں داخل ہوتے وقت کی سنت پر عمل، پانی پیتے وقت سنت کا اہتمام وغیرہ وغیرہ۔

۱۴- سچی کہانیاں اور تربیتی باتیں*

① بچے واقعات سے دلچسپی لیتے ہیں اور ان سے ملنے والا سبق دلوں پر نقش ہو جاتا ہے، اسی غرض سے ادارۂ دینیات نے بچوں کے لیے سچی کہانیاں اور تربیتی باتیں نامی کتاب تیار کی ہے، جسے معلم روزانہ طلبہ کو دلچسپ انداز میں پڑھ کر سنائیں تاکہ طلبہ میں علم کا شوق اور عمل کی ترغیب پیدا ہو۔

② اس کتاب کے پانچ حصے ہیں، جنھیں ابتدائی نصاب کی پانچوں کتابوں کے ساتھ درجہ وار پڑھایا جائے، یعنی پہلے سال کی کتاب پڑھنے والے طلبہ کو کہانی کی پہلی کتاب پڑھ کر سنائیں، اسی طرح دوسری کتابیں۔

۱۵- بالغان کو پڑھانے کی ترتیب

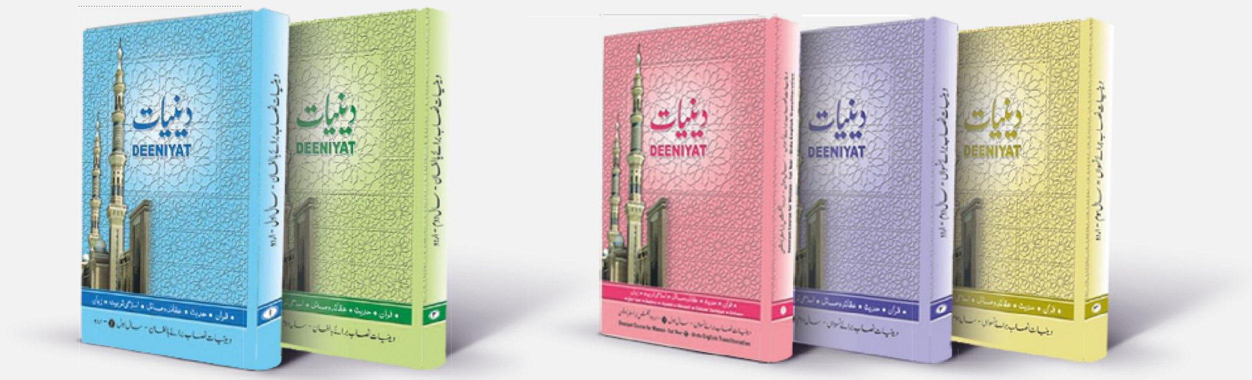

① بالغان و مستورات کو ان کی نفسیات کا خیال کرتے ہوئے پڑھائیں اور بچوں والا طرز اختیار نہ کریں، مثلاً قرآن کریم کی تصحیح اور حروف کی ادائیگی اتنی کرادیں کہ لحن جلی سے بچ کر تلاوت کر سکیں، ان کی آمد و رفت اور حاضری میں کوتاہی پر ڈانٹ ڈپٹ نہ کریں، بلکہ حکمت سے پابندی اور حاضری پر آمادہ کیا جائے۔

② بالغان و مستورات کو قرآن کریم اور حدیث نبوی سے قریب کرنے اور عمل کا شوق و رغبت پیدا کرنے کے لیے سبق ختم ہونے کے بعد اخیر میں روزانہ "صرف پانچ منٹ کا مدرسہ"☆ نامی کتاب پڑھ کر سنائیں۔

۱۲ نگرانی

دینیات سینٹر کی ہدایات کے مطابق مکتب کا نظام اور بتائے ہوئے طریقۂ تعلیم کے مطابق نصاب جاری ہے یا نہیں؟ اس کی دیکھ ریکھ اور اس میں معاونت کو مکتب کی نگرانی کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں تعلیم کے جو حلقے لگتے تھے، آپ ان کی نگرانی بھی کیا کرتے، اگر سب کچھ ٹھیک پاتے، تو ان کا حوصلہ بڑھاتے اور ان کو مزید ترغیب دیا کرتے تھے، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ صحابۂ کرام ایک جگہ بیٹھ کر قرآن کریم پڑھ رہے تھے اور دعائیں کر رہے تھے، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، جب ہم نے آپ کو دیکھا تو ہم لوگ خاموش ہو گئے، آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ فلاں فلاں کام نہیں کر رہے تھے؟ ہم نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: جیسا تم کر رہے تھے، ویسا ہی کرتے رہو، پھر آپ ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور فرمایا: خوشخبری ہو غریب مہاجرین کو، تم جنت میں مالداروں کے مقابلے میں پانچ سو سال پہلے جنت میں جاؤ گے۔
[مسند احمد: ۱۱۹۱۵]

اور اگر کچھ کمی پاتے تو اس پر روک ٹوک بھی کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے، اس وقت ہم لوگ تقدیر کے بارے میں جھگڑ رہے تھے، یہ دیکھ کر آپ غصہ ہو گئے، حتی کہ آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا، ایسا لگتا تھا کہ آپ کے چہرے پر انار نچوڑ دیا گیا ہو، پھر فرمایا: کیا تمھیں اس کا حکم دیا گیا ہے، یا فرمایا: کیا مجھے اسی کے لیے بھیجا گیا ہے؟ یقیناً تم سے پہلی قومیں اسی بات میں جھگڑنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئیں، تمھیں میں قسم دیتا ہوں کہ اس معاملے میں کبھی جھگڑا نہ کرو۔ [ترمذی: ۲۱۳۳]

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ نے ملکی پیمانے پر بھی تعلیم کی نگرانی کا انتظام فرمایا تھا، علمائے کرام نے لکھا ہے کہ حضور ﷺ نے صوبہ وار درس گاہوں کا معیار تعلیم بلند کرنے کے لیے صوبہ یمن میں ایک صدر ناظم تعلیمات مقرر کیا تھا، جو مختلف اضلاع اور تعلقہ میں دورہ کر کے وہاں کی تعلیم اور درس گاہوں کی نگرانی کرتا تھا۔ [تاریخ طبری، بحوالہ عہد نبوی میں نظام تعلیم: ۷۰]

۱- مکتب کی نگرانی

① مقامی ذمہ دار مکتب کی نگرانی کرے اور جن مکاتب میں صدر مدرس یا مہتمم ہو تو ان کے ذریعے مکتب کی نگرانی کی ترتیب بنائی جائے۔
② مکتب کی نگرانی کا مقصد مکتب کے تعلیمی معیار کو بلند کرنا اور مکتب کے دینیات نصاب و نظام کو صحیح طریقہ کے مطابق چلانا ہے۔
③ مقامی ذمہ دار مکتب کی نگرانی آسانی سے کر سکتے ہیں کیونکہ وہ مکتب کے قریب رہتے ہیں اور مکتب میں روزانہ آسکتے ہیں۔
④ مقامی ذمہ دار مکتب کی نگرانی زیادہ فکرمند ہو کر کر سکتے ہیں کیونکہ پڑھنے والے اکثر طلبہ اُن کے علاقے اور خاندان کے ہوں گے۔
⑤ مکتب کی نگرانی مقامی ذمہ دار کرتا ہے تو اساتذہ کو مکتب معیاری بنانے میں مدد ملتی ہے اور فطری طور پر ان کو ان کی فکر زیادہ ہو گی۔
⑥ مقامی ذمہ دار فکرمند ہو اور مکتب کی نگرانی کرتا ہو تو پھر اساتذہ بھی فکر کے ساتھ تعلیم پر توجہ دیتے ہیں۔
⑦ نگرانی سے مکتب کا تعلیمی معیار بلند ہوتا ہے۔
⑧ نگرانی سے اساتذہ کو تعلیمی رہنمائی ملتی ہے اور اس سلسلے میں درپیش دشواریاں دور ہوتی ہیں۔
⑨ نگرانی سے مکتب کا نظام برابر چلتا ہے۔
⑩ نگرانی سے مکتب کا نصاب متعین وقت پر پورا ہوتا ہے۔

MAKTAB REPORT

Maktab Detail

New Maktab Temporary Code:	Deeniyat Nisab Started Date:	Munazzam Maktab Permanent Code No.:
Opening Students:		Existing Students :
No of Muslim Childrens Around :		No of Muslim House Arround :
Maktab Name:		Tel :
Address:		District:
State:		Pin.:
Zimmedar Name:		Tel.:
Nigra Name:		Tel.:
Principal Name:		Tel.:
Vice Principal Name:		Tel.:
Head Muallim Name:		Tel.:

Masjid Mein Maktab	Y/N	Kamra Mein Maktab	Y/N	School/College Mein Maktab	Y/N	Baligan Maktab	Y/N	Masturat Maktab	Y/N

To be Filled By the Maktab Muqami Nigran

	Nigrani Saal mein 1 martaba		Target Date	Final Conclusion
1	**Maktab ka zimmeddar Fa'aal**			
2	**Zimmedar Workshop**			
3	**Achcha Mahol**			
	A) Tipai			
	B) Qaleen			
	C) Partition			
	D) Black Board			
	E) Nooraani Qaida Chart			
	F) Uniform			
	G) Bag			
	H) I Card			
	I) Maktab ke saman ka Stock			
4	**Zahen saazi**			
	A) Juma mein Bayan			
	B) Masturat mein bayaan			
	C) Circular			
	D) Pamphlet			
	E) Hoarding			
5	**Daakhla ka Nizaam**			
	A) Saal mein ek saath Dakhle ka Nizam			
6	**Walidain jod (Parents Meeting)**			
	A) Walidain se raabta (Tel, SMS, Calendar)			
7	**Sahoolat ka Waqt**			
	A) Bachchon ke Taleemi Auqaat			
	B) Badon ke Taleemi Auqaat			
	C) Full time/ Part time Hifz ke taleemi Auqaat			
	D) Ziyaada waqt dene wale talbaa ki tarteeb			
8	**Khud Kafeel**			
	A) Fees			
	B) Gareeb Bachchon ki tarteeb			
9	**Ustaad**			
	A) Mujaweed			
	B) Workshop			
	C) Sadar Mudarris			
	D) Mohtamim			
	E) Munasib Tankha			

10	**Imtihan**			
	A) Shashmahi Oral			
	B) Shashmai Writing			
	C) Natija			
	D) Salana Oral			
	E) Salana Writing			
	F) Natija			
11	**Salana Program**			
	A) Jalsa			
	B) Certificate, Shield, Medal, Umumi			
12	**Tamam Talaba ke paas Deeniyat Kitab**			
	A) Deeniyat Nisab Primary			
	B) Deeniyat Nisab Secondary			
	C) Deeniyat Nisab Advance			
	D) 2 Saala Baligan Course (Mardon)			
	E) 3 Saala Masturat Course (Aurton)			
13	**Doosri Kitaabe**			
	A) 5 Minute ka Madrasa			
	B) Khutbat-e-Juma			
	c) Quraan ka paigaam			
14	**Naye Maktab ki tashkeel**			

Nigrani Saal mein 5 martaba

No.		1st Visit	2nd Visit	3rd Visit	4th Visit	5th Visit	Target Date	Final Conclusion
1	Ijtimai Taleem							
2	Nizamul Auqaat ke mutabiq taleem							
3	Tareef aur Targeebi Baat							
4	Sabaq aur daur ke ayyaam							
5	Mahana sawaalat							
6	Target aur dastakhat							
7	Namaz ki amali mashq aur Namaz chart							
8	Ustaad / Students hazri Ragister							
9	Pyaar mohabbat se taleem							
10	Amal ka Jaaiza							
11	Sachchi kahaniyan aur tarbiyati batein							

Conclusion

Approved By Maktab Zimmedar (Check Weekly)							
Approved By Maktab Principal / Ustad (Check Weekly)							
Checked By Muqami Nigran							
Checked By Markazi Muawin							

Note: Maktab mein Jo cheezein Maujud hai us ke saamne waale Colume mein (✓) ka Nishaan lagaaye.

★ نوٹ: منظم مکتب کی بہترین نگرانی کے لیے یہ چیک لیسٹ تیار کیا گیا ہے۔

(۱۱) نگرانی سے ادارہ کے تمام افراد؛ معلم، صدر مدرس، مہتمم اور ٹرسٹی حضرات فکرمند رہتے ہیں۔

(۱۲) نگرانی سے کمیوں اور خامیوں کا پتہ چلتا ہے اور انھیں آسانی سے دور کیا جا سکتا ہے۔

(۱۳) مقامی ذمہ دار مکتب میں چند باتوں کو ضرور دیکھے

(۱۴) استاذ کا طریقۂ تعلیم اجتماعی ہے یا نہیں؟

(۱۵) مہینہ وار نصاب مکمل ہوا ہے یا نہیں؟

(۱۶) کتاب کے آخیر میں دیے گئے سوالات میں سے مہینے کے اعتبار سے سوالات کر کے دیکھ لے کہ بچوں کو مضامین یاد ہیں یا نہیں؟

(۱۷) طلبہ کا نماز چارٹ پُر ہے یا نہیں؟ نماز کی عملی مشق کرائی جارہی ہے یا نہیں؟

(۱۸) طلبہ سے پڑھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کے بارے میں معلوم کریں، اگر عمل نہیں کر رہے ہیں تو ترغیب دے کر انھیں عمل پر کھڑا کرنے کی کوشش کریں۔

(۱۹) بالغان کورس پڑھنے والے طلبہ کو قضائے عمری کا چارٹ دلوائے اور ان کو قضا نماز پڑھنے کی ترغیب دے۔

(۲۰) مکتب کا ماحول برقرار رکھنے کی اصل ذمہ داری تو مقامی ذمہ دار کی ہے اور استاذ اس میں ذمہ داروں کی معاونت کرے۔

(۲۱) مکتب میں صفائی کی اور اس کے لوازمات کی نگرانی کرے اور دیکھے کہ بچوں کو بیٹھنے کے لیے چٹائی / قالین، تپائی، بلیک بورڈ، اور تمام چیزیں ہیں یا نہیں اور اگر نہیں ہیں تو اس کے انتظام کی فکر کرے۔

(۲۲) مکتب کا جائزہ لیتے وقت اس کی بھی فکر کریں کہ ہر بچہ یونیفارم پہن کر آ رہا ہے یا نہیں اور اگر نہیں آ رہا ہے تو اس کے یونیفارم کا نظم کرے۔

(۲۳) مکتب کا جائزہ لیتے وقت اس بات کو خاص طور پر دیکھے کہ کتابیں ہر بچے کے پاس ہیں یا نہیں۔

(۲۴) مکتب کے کتب خانہ کا جائزہ لیتا رہے اور جن کتابوں اور سامان کی ضرورت ہو اس کو مہیا کرنے کی فکر کرے۔

(۲۵) مکتب میں طلبہ اور معلم کی حاضری کے لیے حاضری رجسٹر کا انتظام کرے اور اس کا جائزہ لیتا رہے۔

(۲۶) طلبہ کی حاضری اور غیر حاضری کے متعلق مقامی ذمہ دار معلم سے مذاکرہ کیا کرے۔

(۲۷) مکتب چھوڑ کر چلے جانے والے طلبہ کے بارے میں اساتذہ سے مشورہ کرے اور طلبہ کے والدین سے ملاقات کرے۔

(۲۸) وقت اور حاضری کی پابندی کرنے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کے لیے چاکلیٹ وغیرہ کا انتظام کرے تاکہ ان میں مکتب آنے کا شوق بڑھے۔

(۲۹) جو بچے یونیفارم پہن کر نہیں آ رہے ہیں مقامی ذمہ داران کو یونیفارم کی ترغیب دے۔

(۳۰) معلم سے مکتب کے بارے میں مذاکرہ کرتا رہے اور پیش آنے والے مسائل کو معلم اور مقامی نگراں کے ذریعے حل کرے۔

(۳۱) معلم مکتب کے ماحول کو برقرار رکھنے کے لیے مقامی ذمہ دار کا تعاون کرے۔

(۳۲) معلم مکتب کے ماحول کو اچھا بنانے کے لیے بچوں کی ذہن سازی کرے مثلاً یونیفارم پہن کر آنے اور مکتب میں صفائی کا خیال رکھنے کی بچوں کو ترغیب دے۔

(۳۳) مقامی ذمہ دار مقامی عالم یا مقامی نگراں کے ذریعے اپنے موجودگی میں مکتب کا ہر ماہ یا ہر دو ماہ میں ایک مرتبہ قرآن شریف اور دینیات کتاب کا جائزہ دلائے تاکہ مکتب کا تعلیمی معیار معلوم ہو اور ان کی معاونت سے مکتب کو منظم کیا جا سکے۔

*ادارۂ دینیات میں آڈر دے کر منگوا سکتے ہیں۔

۲۔ منظم مکاتب کی محنت

(۱) مکتب کا ذمہ دار اپنے مکتب کو منظّم کرتے ہوئے علاقہ میں منظّم مکاتب قائم کرنے کی فکر کرے۔

دینیات منظم مکتب کے فوائد

(۱) بچے بنیادی علم دین سیکھیں گے۔
(۲) بچے اسلامی جنرل نالج اور آپ ﷺ کی سیرت سے بہ خوبی واقف ہوں گے۔
(۳) دینی تعلیم حاصل کرنے کے شوق میں اضافہ ہوگا۔
(۴) بچے کئی سالوں تک پڑھیں گے اور ان کی حاضری میں اضافہ ہوگا۔
(۵) بچے دینی تعلیم سے مہذب، با اخلاق اور اچھے انسان بنیں گے۔
(۶) بچے دینی تعلیم سے نیک اور متقی بنیں گے۔
(۷) دینی تعلیم سے بچوں میں نماز کا شوق پیدا ہوگا اور وہ بچپن سے نمازی بنیں گے۔
(۸) بچوں میں نیکیوں کا شوق اور برائی سے نفرت کا جذبہ پیدا ہوگا۔
(۹) بچپن سے بچوں کے اندر اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کا جذبہ اور طریقہ معلوم ہوگا۔
(۱۰) بچوں کو بچپن ہی سے علماء وصلحاء کی نیک صحبت نصیب ہوگی جس سے ان کی زندگی پر مبارک اثرات پڑیں گے۔
(۱۱) بنیادی دین سے واقف ہونے کی وجہ سے بچوں کا دین پر یقین پختہ اور مضبوط ہوتا ہے۔
(۱۲) بچے غیر حاضری اور لایعنی کاموں میں مصروف نہیں ہوتے اور ان کا قیمتی وقت دین سیکھنے اور اس پر عمل کرنے میں صرف ہوتا ہے۔
(۱۳) بچے کبھی مرتد نہیں ہوں گے، ایمان پختہ ہوگا۔
(۱۴) زندگیوں میں نبی کریم ﷺ کی سنتیں زندہ ہوں گی۔
(۱۵) مساجد سے بچے بچپن ہی سے مانوس ہو کر مسجد میں آنے والے بن جائے گے۔
(۱۶) گاؤں اور محلوں میں دینی ماحول اور روحانی فضا قائم ہوگی۔
(۱۷) مکتب میں پڑھنے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔
(۱۸) بچوں کے ذریعے بڑوں کو ترغیب ہوگی اور ان تک علم دین پہونچے گا۔
(۱۹) دینی تعلیم سے بچے اپنے والدین کے خدمت گزار و فرماں بردار، بڑھاپے میں اچھا سہارا اور مرنے کے بعد صدقۂ جاریہ بنیں گے۔
(۲۰) بچوں کے والدین کا گھر صحابہ وصحابیات کے گھروں کا نمونہ بنے گا۔
(۲۱) بچے بچپن ہی سے اصلاحی مزاج اور داعیانہ صفات سے متصف ہوں گے۔
(۲۲) بچے جس شعبے میں جائیں گے، نبی کریم ﷺ کے حقیقی نمائندہ نظر آئیں گے۔
(۲۳) دین دار بچے دنیا میں والدین کی عزت، شرافت اور عظمت کا سبب بنیں گے۔
(۲۴) اولاد میں دین آئے گا؛ جس سے آئندہ نسل میں بھی دینداری کی قوی امید رہے گی۔

(۲۵) منظم مکتب کے ذریعے بچوں کو دنیا میں آنے کا اصل مقصد معلوم ہوگا۔

(۲۶) بچوں کی زبانوں سے گانے اور موسیقی کے بجائے اللہ کی حمد و ثنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نعت پاک اور اسلامی نظموں کی صدائیں گونجیں گی۔

(۲۷) ماں باپ اپنے بچوں کے نیک اور اچھے اعمال دیکھ کر اپنی اصلاح کر رہے ہیں۔

(۲۸) بچے ایمانیات، عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات، معاشرت اور اخلاقیات بھی سیکھیں گے۔

(۲۹) بچوں کو دین سیکھنے کے لیے کئی گنا زیادہ وقت ملے گا۔

(۳۰) ہر علاقے کے بچے پندرہ سال تک دین سیکھیں گے۔

(۳۱) وقت کی سہولت اور معقول انتظام کی وجہ سے مردوں اور عورتوں کو اپنی مصروفیات کے ساتھ بنیادی دین سیکھنے کا موقع ملے گا۔

(۳۲) مساجد میں مقتدیوں کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔

(۳۳) مسجد صبح سے شام تک کھلی رہے گی وہاں تالا لگانے کی نوبت نہیں آئے گی۔

(۳۴) معاشرہ برے اخلاق سے پاک و صاف ہوگا۔

(۳۵) مریضوں کو ایماندار اور خدمت گزار ڈاکٹر ملیں گے۔

(۳۶) فضول خرچی والی شادیاں بند کر کے کم خرچ والی شادیاں کرنے والے بنیں گے۔

(۳۷) سود سے بچیں گے اور سارے عالم کو سود کی پریشانی والی زندگی سے بچائیں گے۔

(۳۸) زنا کی حرمت قرآن و حدیث کی روشنی میں جان کر معاشرے کو بچائیں گے۔

(۳۹) فضائل والے علم کے ساتھ ساتھ مسائل والا علم بھی ہر شخص سیکھے گا۔

(۴۰) تمام مسلمانوں کو مدارس سے فارغ حفاظ کرام اور علمائے عظام سے علم سیکھنے کا موقع ملے گا۔

(۴۱) مدارس اسلامیہ کو بنیادی علم دین پڑھے لکھے طلبہ ملیں گے جس کی بنا پر تعداد میں اضافہ ہوگا۔

(۴۲) ہر مکتب میں زیادہ اساتذہ کرام کو خدمت کا موقع ملے گا۔

(۴۳) منظم مکتب کی وجہ سے بچے فیس دیں گے، جس سے مکتب خود کفیل ہو کر ہمیشہ چلتا رہے گا۔

(۴۴) مساجد کو آباد کرنے کی فکر کرنے والے افراد زیادہ ہو جائیں گے۔

(۴۵) ہر شخص کو معلوم ہوگا کہ اسلام امن پسند مذہب ہے۔

(۴۶) منظم مکتب میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے بچے اساتذہ کرام کے لیے صدقۂ جاریہ بنیں گے۔

(۴۷) منظم مکتب کی وجہ سے مدارس میں حفظ اور عالمیت کے زیادہ سے زیادہ طلبہ ملیں گے۔

(۴۸) ملت اسلامیہ کے ساتھ ساتھ پوری انسانیت کے لیے اپنے سینے میں درد رکھنے والے دردمند افراد فراہم ہوں گے۔

(۴۹) عورتوں کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک بیویوں اور دیگر صحابیات کی سیرت کا علم ہوگا۔

(۵۰) منظم مکتب میں دینی تعلیم حاصل کرنے والی بچیاں اور عورتیں مثالی ماں کا کردار ادا کر سکیں گی۔

(۵۱) اپنی اولادوں کی صحیح دینی تربیت کی فکر پیدا ہوگی۔

(۵۲) انسانوں میں سچائی، امانت داری، اللہ کا خوف اور تقوی و طہارت جیسی اچھی صفتیں پیدا ہوں گی۔

(۵۳) لوگ دنیا کی فکر کرتے ہوئے آخرت کی فکر کریں گے۔

(۵۴) منظم مکتب کی وجہ سے ہر ملک یعنی سارے عالم کو امن پسند اور اچھے انسان ملیں گے۔

(۵۵) سو فیصد امت (مرد، عورت اور بچوں) میں سو فیصد اللہ کا حکم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ آسانی سے پہنچے گا۔

(۵۶) ہر مسجد مسجد نبوی کے طرز پر ہو جائے گی تو ہر مسجد میں چاروں اعمال ''دعوت، عبادت، سیکھنا سکھانا اور خدمت'' ہوں گے۔

قرآن کریم

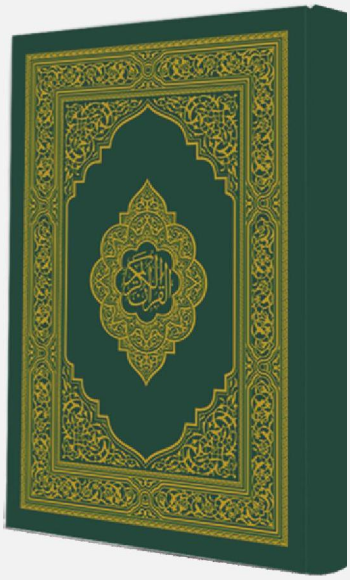

قرآن کریم کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے ہوئے اور تلاوت کرنے والے افراد کی آسانی کے لیے صاف ستھرے کمپیوٹرائز فونڈ میں اچھی پرنٹنگ کے ساتھ ۱۳/ اور ۱۵/ لائین کا قرآن شائع کیا گیا ہے۔

قرآن کا پیغام

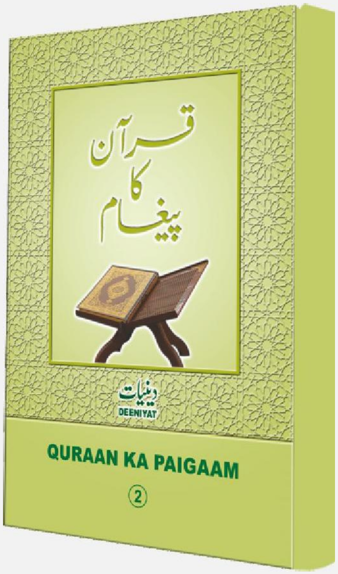

اس کتاب کے ذریعے امت کو قرآن کے پیغام سے مختصر وقت (۱۰) منٹ میں واقف کرانے کی کوشش کی گئی ہے، جس کی ترتیب میں اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ قرآن کریم کے ہر پارے کے ایک ایک پاؤ کو لیکر اس کے چند مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے اور ایک صفحہ پر ایک پاؤ کے مضامین ہیں، تاکہ رمضان المبارک کی تراویح میں جتنا قرآن پڑھا گیا ہے تراویح کے بعد ان مضامین کو پڑھ کر سنایا جا سکے۔

صرف ۵ منٹ کا مدرسہ

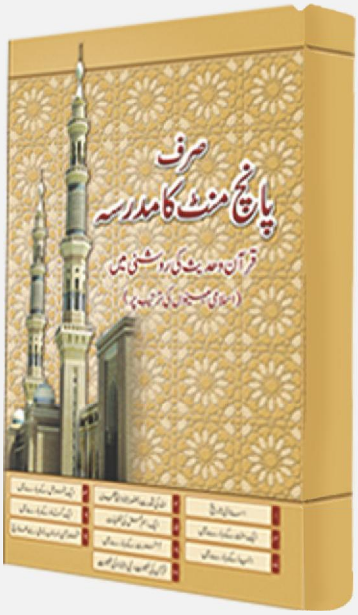

امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے قریب کرنے اور امت میں دین کا شعور پیدا کرنے، اس کو سیکھنے اور عمل کرنے کا شوق و رغبت پیدا کرنے کی غرض سے اس کتاب میں دین کے مشہور پانچ شعبے ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق باتوں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں دس عناوین کے تحت اسلامی مہینہ کی ترتیب پر جمع کیا گیا ہے۔ اس میں اختلافی باتوں سے پرہیز کیا گیا ہے۔

خطبات جمعه

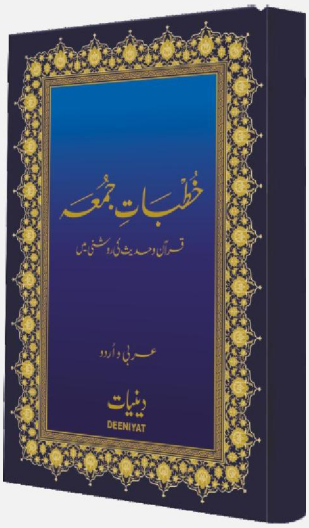

اس کتاب میں موجودہ حالات کے اعتبار سے مختلف عنوانات پر نہایت سہل اور آسان انداز میں عربی خطبات پیش کیے گئے ہیں جن میں اختلافی باتوں سے پرہیز کیا گیا ہے، تاکہ امت کا ہر طبقہ اس سے فائدہ اٹھا سکے، پھر مختصر تشریح کے ساتھ ان کا ترجمہ اردو زبان میں کیا گیا ہے، تاکہ عربی خطبہ کی تمام باتیں وضاحت کے ساتھ عوام کے سامنے آجائے۔

بخاری شریف

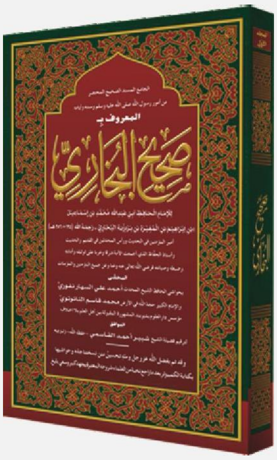

اہل علم کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اللہ کی کتاب قرآن مقدس کے بعد صحیح ترین کتاب ”بخاری شریف“ ہے ۔ مدارس اسلامیہ میں برسوں سے حدیث شریف کی اس کتاب کے درس وتدریس کا سلسلہ جاری ہے۔اس پر مولانا احمد علی سہارنپوریؒ اور مولانا قاسم نانوتویؒ کے حواشی وتعلیقات سرمایۂ بصیرت ہے۔ ادارۂ دینیات نے اس کو کمپیوٹرائز کرکے دیدہ زیب کتابت وطباعت سے آراستہ کرکے شائع کیا ہے۔ نیز اس کی طباعتی اغلاط کی تصحیح کا اہل علم وفن اساتذہ کی رہنمائی میں اہتمام کیا ہے۔

الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے علم دین کو امت تک پہنچانا

آج کے ترقی یافتہ دور میں الیکٹرانک میڈیا کو بھی تعلیم کی اشاعت میں اہمیت کا درجہ حاصل ہے، انٹرنیٹ کے ذریعے سے بھی جگہ جگہ اسمارٹ کلاس قائم کی جاسکتی ہے۔ ڈیجیٹل اسکرین بورڈ، کمپیوٹر لیپ ٹاپ، اسمارٹ فون کو بھی دینی تعلیم حاصل کرنے اور اس کی اشاعت کا ذریعہ بنایا جاسکتا ہے، اس سلسلے میں ادارہ کوشش کررہا ہے کہ شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اس کو استعمال کریں۔

آپ ہماری ویب سائٹ www.deeniyat.com پر ہماری ساری کتابیں اور مصنوعات کو دیکھ سکتے ہیں اور اسے منگوا کر فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔

★ **نوٹ:** یہاں پر تین جمعہ میں کیے جانے والے بیانات ترتیب وار دیے جا رہے ہیں۔

① علم دین

علم دین کی اہمیت وضرورت سے کوئی صاحب ایمان انکار نہیں کرسکتا؛ کیوں کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے، اپنے ایک ایک عمل کا حساب دینے اور اچھے عمل پر جنت اور برے عمل پر جہنم میں جانے کے ''خدائی فیصلہ'' پر یقین رکھتا ہے۔ یعنی آخرت کی حقیقت کو تسلیم کرتا ہے، تو ظاہر ہے کہ اس کا پہلا فرض یہی ہے کہ وہ یہ معلوم کرے کہ زندگی گذارنے کے لیے وہ کون سے احکام وہدایات ہیں، جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہمیں دی گئی ہیں، جن پر عمل کرنے کے بعد ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائی اور کامیابی مل سکتی ہے۔

نمبر(۱) اللہ تعالیٰ کو راضی وخوش کرنے کی بنیاد ہی علم دین پر ہے: جب رسول اللہ ﷺ پر پہلی وحی اتری اور دنیا کو ایک ''نیا پیغام'' ملنا شروع ہوا، تو اس پہلی وحی ہی میں پڑھنے اور قلم کا تذکرہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: (اے نبی!) پڑھو اپنے پروردگار کا نام لے کر جس نے سب کچھ پیدا کیا، اس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا ہے، پڑھو اور تمھارا پروردگار سب سے زیادہ کرم والا ہے، جس نے قلم سے تعلیم دی، انسانوں کو اس بات کی تعلیم دی جو وہ نہیں جانتا تھا۔ [سورۂ علق: ۱ تا ۵]

اس پہلی وحی میں ہی تعلیم اور قلم کا تذکرہ کر کے گویا دنیا کو اس سے یہ پیغام دینا تھا کہ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے اور اللہ کو راضی وخوش کرنے کی بنیاد ہی علم دین پڑھنے اور پڑھانے، سیکھنے اور سکھانے پر ہے۔

نمبر(۲) علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے: جو شریعت کے مطابق زندگی نہیں گزارے گا، ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اسے حاصل نہیں ہوسکتی اور وہ دنیا وآخرت میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے بھی صاف طور پر علم دین حاصل کرنے کو امت پر فرض قرار دیا ہے اور اس کے لیے عمر کی کوئی قید نہیں لگائی ہے؛ اس لیے انسان چاہے عمر کے جس مرحلے میں ہو، اس کے لیے بنیادی علم دین کا سیکھنا فرض ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: علم دین کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ [ابن ماجہ: ۲۲۴، عن انس رضی اللہ عنہ]

نمبر(۳) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم علم دین حاصل کرنے کا بہت اہتمام کرتے تھے: مکہ مکرمہ میں جن لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا وہ ''دار ارقم'' میں جمع ہوتے اور حضور ﷺ سے ''اسلامی احکام'' سیکھتے تھے، نبوت کے بارہویں سال جب مدینہ منورہ سے بارہ شخص آئے اور آپ ﷺ سے اسلام کی بیعت کی، تو واپسی کے وقت انھوں نے حضور ﷺ سے یہ بھی کہا تھا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے ساتھ کسی ایک معلم کو بھیج دیجیے، جو ہمیں اسلامی احکام سکھائے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ حضرت مُصعَب بن عُمیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو بھیجا تھا۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور میرا انصاری پڑوسی دونوں مدینہ کے قریب ہی ایک گاؤں بنو امیہ بن زید میں رہتے تھے، ہم دونوں باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن وہ آتا اور ایک دن میں آتا۔ جس دن میں آتا، اس دن کی وحی کی اور دوسری باتوں کی اس کو اطلاع دیتا تھا اور جب وہ آتا، تو وہ بھی اسی طرح کرتا۔

[بخاری: ۸۹، عن عمر رضی اللہ عنہ]

اس طرح کے اور بھی بہت سارے واقعات ہیں، جن سے علم دین حاصل کرنے کے تعلق سے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے بے انتہا اہتمام اور فکر کا پتہ چلتا ہے۔

نمبر (۴) امت پر دو ذمے داریاں ہیں، خود علم دین سیکھنا اور دوسروں کو بھی سکھانا: اس امت کے لیے جہاں یہ ضروری ہے کہ وہ خود دین سیکھے اور دین کی سمجھ حاصل کرے، وہیں اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ دوسروں کو بھی دین سکھائے اور ان میں دینی شعور پیدا کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، تم لوگ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ اور فرائض (میراث کا علم) سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ؛ اس لیے کہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھا لیا جائے گا؛ یہاں تک کہ دو آدمی ایک فرض حکم کے بارے میں جھگڑیں گے؛ لیکن ان کو بتانے والا کوئی نہیں ملے گا۔ [شعب الایمان: ۱۶۶۸، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]

واقعہ: مدینہ منورہ میں ایک قبیلہ آباد تھا، جن کو ''اشعریین'' کہا جاتا تھا، یہ لوگ تو علم دین سے واقف تھے، مگر ان ہی کے پڑوس میں کچھ دیہاتی لوگ آ کر آباد ہو گئے تھے، جو علم دین سے ناواقف تھے اور اس سے بڑھ کر وہ علم دین سیکھنے کی فکر بھی نہیں کر رہے تھے اور نہ ہی وہ پڑھے لکھے قبیلے والے ان پر کوئی توجہ دے رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ان لوگوں کی اس کوتاہی اور غفلت کا علم ہوا، تو آپ نے ان کو سخت تنبیہ فرمائی اور دین کی باتیں جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں قسم کے لوگوں کی الگ الگ ذمے داریوں کو صاف اور واضح طور پر بیان کیا اور فرمایا: یاد رکھو! جو لوگ علم دین سے واقف ہیں اور اس کی سمجھ بوجھ رکھتے ہیں، ان کی یہ ذمے داری ہے کہ نہ جاننے والوں کو دین سکھائیں اور وعظ و نصیحت کے ذریعے ان کی اصلاح و تربیت کی کوشش کرتے رہیں اور جو لوگ دین سے ناواقف ہیں ان کی یہ ذمے داری ہے کہ وہ جاننے والوں سے دینی احکام سیکھیں اور اپنے اندر دین کی سمجھ پیدا کریں، ورنہ ہم دونوں قسم کے لوگوں کو اسی دنیا میں سزا دیں گے۔ چناں چہ قبیلۂ اشعریین کے لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک سال کی مہلت مانگی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مہلت دے دی، پھر یہ لوگ ایک سال تک اپنے پڑوس کے ان دیہاتیوں کی تعلیم و تربیت میں لگ گئے۔ [کنز العمال: ۸۴۵۷، عن ابزی الخزاعی رضی اللہ عنہ، مفہوم]

نمبر (۵) جو علم دین جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے برابر نہیں ہو سکتے: علم دین دنیا کی سب سے قیمتی دولت ہے، اسے حاصل کرنا بڑی خوش نصیبی اور سعادت کی بات ہے، اس لیے کہ علم دین حاصل کرنے کی قرآن و حدیث میں بے شمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: (اے نبی!) آپ (لوگوں سے) کہہ دیجیے کیا وہ جو جانتے ہیں، اور جو نہیں جانتے، سب برابر ہیں؟ (ہرگز سب برابر نہیں ہیں)۔ [سورۂ زمر: ۹]

نمبر (۶) طالب علم کے لیے فرشتے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں: ابو داؤد شریف کی ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ (دین کا) علم حاصل کرنے کے لیے کسی راستے پر چلتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کو جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتے ہیں اور بے شک اللہ کے فرشتے علم دین حاصل کرنے والوں کی رضامندی اور خوشنودی کے لیے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور بلاشبہ عالم کے لیے آسمان و زمین کی ساری مخلوق مغفرت کی دعا کرتی ہے؛ یہاں تک کہ پانی کے اندر رہنے والی مچھلیاں بھی (ان کے

لیے دعاء مغفرت کرتی ہیں) اور بے شک ایک عالم کو عبادت گذار بندے پر ایسی ہی فضیلت حاصل ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو باقی ستاروں پر اور یقیناً علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے اپنے ترکے میں درہم و دینار (روپے پیسے) نہیں چھوڑا ہے، بلکہ انھوں نے اپنے ترکے میں صرف علم چھوڑا ہے، اس لیے جس نے اس علم کو حاصل کرلیا، اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کرلی۔

[ابوداوٗد: ۳۶۴۱،عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ]

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: جو بندہ علم حاصل کرنے کے لیے نکلا، وہ واپس آنے تک اللہ کے راستے میں ہے۔

[ترمذی: ۲۶۴۷،عن انس رضی اللہ عنہ]

نمبر (۷) بہترین انسان وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے: بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین انسان وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ [بخاری: ۵۰۲۷،عن عثمان رضی اللہ عنہ] ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے ابوذر! تم صبح جا کر قرآن کریم کی ایک آیت سیکھ لو یہ تمھارے لیے سو رکعت پڑھنے سے افضل ہے اور تم صبح جا کر علم کا ایک مضمون سیکھ لو یہ تمھارے لیے ایک ہزار رکعت پڑھنے سے افضل ہے۔ [ابن ماجہ: ۲۱۹،عن ابی ذر رضی اللہ عنہ]

نمبر (۸) اسلام کو زندہ کرنے کے مقصد سے علم دین حاصل کرنا چاہیے: علم دین ایک روشنی ہے، جس سے انسان بھلائی اور برائی کی تمیز کرتا ہے، حق اور باطل کو پہچانتا ہے اور اس روشنی میں انسان سیدھے راستے پر چلتا ہے، اس لیے علم دین کو اسی مقصد سے حاصل کرنا چاہیے، یعنی نیت یہ ہونی چاہیے کہ اس علم کو حاصل کر کے ایک پاکیزہ زندگی گذاریں گے، حق کے راستے پر چلیں گے اور باطل سے دور رہیں گے اور اس علم کی روشنی میں دوسروں کی رہنمائی کریں گے اور ان کے ذریعے اپنے خالق کو راضی اور خوش کرنے کی کوشش کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اس حال میں موت آجائے کہ وہ علم حاصل کر رہا ہو اور اس سے اس کا مقصد اسلام کو زندہ کرنا ہو، تو جنت میں اس کے اور انبیا کے درمیان صرف ایک درجے کا فرق ہوگا۔ [سنن دارمی: ۳۶۲،عن الحسن رضی اللہ عنہ]

ابوداوٗد شریف کی ایک روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ علم جس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہی جاتی ہے، اگر اس کو کوئی دنیا کی دولت کمانے کے لیے حاصل کرے گا، تو وہ قیامت میں جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا۔ [ابوداوٗد: ۳۶۶۴،عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جو فرمایا کہ ''وہ علم جس سے اللہ کی رضامندی چاہی جاتی ہے'' اس سے مراد قرآن و حدیث کا علم ہے؛ کیوں کہ یہی وہ علم ہے، جس کو حاصل کر کے اور جس پر عمل کر کے انسان اللہ کو راضی کرسکتا ہے۔

نمبر (۹) قرآن سیکھنے اور علمِ دین حاصل کرنے کے لیے مکتب بہترین ذریعہ ہے: اوپر دی گئی احادیث میں قرآن سیکھنے اور علمِ دین حاصل کرنے کی فضیلت بیان کی گئی، اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے مکتب بہترین ذریعہ ہے، مکتب کے ذریعے بچوں کے دین و ایمان کی حفاظت ہوتی ہے، مکتب میں انھیں اچھے اخلاق کی تعلیم دی جاتی ہے اور اسلامی تہذیب اور سلیقہ مندی سکھائی جاتی ہے، اگر مکتب نہیں ہوگا، تو بچے قرآن سیکھنے اور علمِ دین سے محروم رہ جائیں گے اور قیامت

کے دن ہم سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، لہٰذا ہماری ذمے داری ہے کہ ہم مکتب قائم کریں اور اس میں اپنے بچوں کو قرآن اور علمِ دین سکھائیں۔

نمبر(۱۰) دین سیکھنے کے لیے بہترین نصاب کا ہونا ضروری ہے: دین سیکھنے کے لیے ادارۂ دینیات نے ایک بہترین نصاب مرتب کیا ہے، جس میں قرآنِ کریم کو صحت کے ساتھ پڑھانے اور یاد کرانے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی بتائی ہوئی سنتیں اور دعائیں بھی سکھائی جاتی ہے، عقیدے کو درست کرنے کے لیے عقائد اور عملی زندگی کو سنوارنے کے لیے مسائل دیے گئے ہیں، اسلام، اسلامی شخصیات اور مقامات کے بارے میں معلومات دی گئی ہے، دین کے مشہور شعبوں کا تعارف اور اس پر عمل کی ترغیب دی گئی ہے اور عربی و اردو زبان سکھانے کا بھی نظم کیا گیا ہے۔ اسی کے پیشِ نظر ادارۂ دینیات نے بچوں کے لیے ان کی ذہنی سطح کا لحاظ کرتے ہوئے ۱۵/سالہ نصاب اور بالغان اور مستورات کے لیے ان کی مشغولیات کو پیش نظر رکھ کر دو سالہ اور تین سالہ نصاب تیار کیا ہے، یہ نصاب ایک گھنٹے کی ترتیب پر تیار کیا گیا ہے تاکہ بچوں اور بالغان و مستورات سب کے لیے صرف ایک گھنٹے کا وقت نکالنا آسان ہو اور وہ دین کی موٹی موٹی باتیں سیکھ لیں اور اس نصاب کو ایک بہترین نظام کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے، بہترین نصاب کو ایک اچھے نظام کے ساتھ پڑھانے کی وجہ سے مکتب دن بدن ترقی کرتا رہے گا۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں دیے گئے خطبے کا خلاصہ: آج کے اس خطبے سے **پہلی بات** ہمیں یہ معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کو راضی و خوش کرنے کی بنیاد ہی علم دین پر ہے۔ **دوسرا پیغام** یہ ملا کہ علم دین حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔ **تیسری بات** یہ معلوم ہوئی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم علم دین حاصل کرنے کا بہت اہتمام کرتے تھے۔ **چوتھی بات** یہ معلوم ہوئی کہ امت پر دو ذمے داریاں ہیں: خود علم دین سیکھنا اور دوسروں کو بھی سکھانا۔ **پانچویں بات** یہ معلوم ہوئی کہ جو علم دین جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے برابر نہیں ہوسکتے۔ **چھٹی بات** طالب علم کی فضیلت کے بارے میں یہ معلوم ہوئی کہ فرشتے اس کے لیے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔ **ساتویں بات** یہ معلوم ہوئی کہ بہترین انسان وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ **آٹھواں اہم پیغام** یہ ملا کہ اسلام کو زندہ کرنے کے مقصد سے علم دین حاصل کرنا چاہیے۔ **نویں بات** یہ معلوم ہوئی کہ قرآن سیکھنے اور علمِ دین کے حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ مکتب ہے۔ **دسویں بات** یہ معلوم ہوئی کہ مکتب شروع ہونے کے بعد اسے منظم طریقے سے چلانا ضروری ہے، ورنہ بچوں کو خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوگا۔ بہرحال علم دین سے متعلق ایک مومن کی کئی ذمے داریاں ہیں۔ (۱) علم دین سیکھنا۔ (۲) صحیح نیت سے (اللہ کی رضا کے لیے) سیکھنا۔ (۳) خود عمل کرنا۔ (۴) دوسروں کو سکھانا۔ (۵) صحیح نیت سے (اللہ کی رضا کے لیے) سکھانا۔ بڑے خوش نصیب اور بڑے مقام و مرتبے والے ہیں، وہ لوگ جو علم دین کے ان تمام تقاضوں کو پورا کرتے ہیں اور اس کے حقوق و آداب کی پوری رعایت کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے محلوں اور اپنی مسجدوں میں بچوں کے ساتھ ساتھ بالغان کے لیے بھی منظم مکاتب قائم کریں اور بنیادی علم دین حاصل کریں۔ لہٰذا آج کے اس خطبے میں علم کی اہمیت اور فضیلت کے متعلق جو باتیں قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کی گئی ہیں، ہم ان کو اپنے سامنے رکھیں اور ہمیشہ ان کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ ہمیں ضروری بنیادی علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ (آمین)

۲ دینی تعلیم اور مکاتب

دینی تعلیم ہماری بنیادی ضرورت ہے، اس کو حاصل کیے بغیر ہم اسلامی طریقے کے مطابق زندگی نہیں گذار سکتے؛ کیوں کہ ہماری روحانی زندگی نیک عمل پر قائم ہے اور بغیر علم دین کے نیک عمل ناممکن ہے، علم دین کی اسی اہمیت کی وجہ سے جب آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی، تو اس میں پڑھنے پڑھانے اور قلم کا تذکرہ کیا گیا، جو حصول علم کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ بلکہ آپ ﷺ کی بعثت کا ایک عظیم مقصد اور آپ کی ذمہ داریوں میں سے ایک اہم ترین ذمہ داری کتاب وحکمت کی تعلیم قرار دی گئی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وہی (اللہ) ہے جس نے اَن پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا، جو ان کے سامنے اس (قرآن کریم) کی آیتوں کی تلاوت کریں اور انھیں کتاب وحکمت کی تعلیم دے۔ [سورۂ جمعہ:۲]

نمبر (۱) مسجد میں جا کر علم دین حاصل کرنے سے مکمل حج کا ثواب: شروع اسلام میں تعلیم عام طور پر مسجد میں ہوا کرتی تھی، لوگ مسجد میں جمع ہوتے اور پڑھانے والے ان کو قرآن کریم، مسائل واحکام وغیرہ کی تعلیم دیا کرتے تھے، آپ ﷺ لوگوں کو تعلیم کی غرض سے مسجد آنے کی ترغیب بھی دیتے اور اس کی فضیلت بھی بتاتے تھے۔ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مسجد آئے اور اس کا ارادہ صرف کسی بھلی بات کو سیکھنا یا سکھانا ہو، تو اس کو ایسے حاجی کا ثواب ملے گا، جس کا حج کامل ومکمل ہو۔

[طبرانی کبیر: ۷۴۷۳، عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ]

نمبر (۲) قرآن کریم پڑھنے پڑھانے والوں پر اللہ کی رحمت برستی ہے: صحیح مسلم کی روایت ہے: آپ ﷺ فرماتے ہیں: جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا دور کرتے ہیں، تو ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے، اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کی مجلس میں ان کا تذکرہ فرماتے ہیں۔

[مسلم: ۷۰۲۸، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ ”اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر“ سے مراد ہر وہ جگہ ہے جس کو اللہ کی رضا حاصل کرنے اور ثواب کی نیت سے بنایا جائے، جیسے مسجد، مدرسہ وغیرہ۔ [مرقاۃ المفاتیح: ۲/۱۰۴]

نمبر (۳) علم دین کے سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بے انتہا شوق: حضور ﷺ نے دینی تعلیم حاصل کرنے کی ایسی فضا قائم کی تھی اور ایسا ماحول بنایا تھا کہ ہر شخص اس کو حاصل کرنے کی دھن میں لگا رہتا، کسی کو یہ گوارہ نہ تھا کہ وہ آپ ﷺ کی مجلس سے غیر حاضر رہے، تاکہ علم کا کوئی حصہ رہ نہ جائے، اگر کوئی روزانہ حاضر نہیں رہ پاتا، تو دو آدمی مل کر باری مقرر کر لیتے۔ بخاری شریف کی روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اور میرا انصاری پڑوسی دونوں مدینہ کے قریب ہی ایک گاؤں بنو امیہ بن زید میں رہتے تھے، ہم دونوں باری باری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن وہ آتا اور ایک دن میں آتا۔ جس دن میں آتا، تو اس دن کی وحی کی اور دوسری باتوں کی اس کو اطلاع دیتا تھا اور جب وہ آتا، تو وہ بھی اسی طرح کرتا۔ [بخاری: ۸۹، عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما]

نمبر (۴) مسجد نبوی میں سیکھنے سکھانے کا نظم: مسجد نبوی صرف عبادت کی جگہ ہی نہیں تھی؛ بلکہ تعلیم وتعلم یعنی سیکھنے اور سکھانے کی ایک درس گاہ بھی تھی، جس میں لوگ جمع ہوتے اور دین کی باتیں ایک دوسرے سے سیکھا کرتے، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسجد

نبوی میں دو مجلسیں لگی ہوئی تھیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گذر ان دونوں مجلسوں کے پاس سے ہوا، تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ دونوں مجلسیں اچھی ہیں، البتہ ان میں سے ایک کا درجہ دوسرے سے بڑھا ہوا ہے۔ پھر آپ نے (ایک مجلس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا: یہ لوگ دعاؤں میں لگے ہوئے ہیں اور اللہ کی طرف متوجہ ہیں، اللہ چاہیں گے، تو عطا کریں گے اور چاہیں گے، تو نہیں دیں گے اور (دوسری مجلس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: یہ لوگ دین کی سمجھ حاصل کرنے اور علم دین سیکھنے میں لگے ہوئے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھانے میں مشغول ہیں، لہٰذا ان کا درجہ بڑھا ہوا ہے اور میں تو معلم ہی بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ان ہی (سیکھنے سکھانے والوں) میں بیٹھ گئے۔

[سنن دارمی: ۳۵۷]

نمبر (۵) صفہ علم دین حاصل کرنے والوں کی درس گاہ تھی: صفہ مسجد نبوی میں ایک چبوترہ تھا، جہاں کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دنیاوی جھمیلوں سے الگ ہوکر ہر وقت علم دین حاصل کرنے میں لگے رہتے، ان میں ہر عمر کے لوگ ہوا کرتے تھے، ان ہی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، جن کا پوری امت پر بڑا احسان ہے، سب سے زیادہ حدیثیں ان ہی سے منقول ہیں، وہ خود فرماتے ہیں کہ میں ایک مسکین شخص تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کرتا تھا، آپ ہی کے گھر سے کچھ کھانے کو مل جاتا تھا، ہجرت کرنے والے صحابہ تجارت میں مشغول رہتے اور انصار صحابہ اپنے باغات میں (اسی وجہ سے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں سننے اور یاد کرنے کا زیادہ موقع ملا)۔ [مسلم: ۶۵۵۲] ان اصحاب صفہ میں کچھ تو وہ لوگ تھے، جن کا قیام وہیں رہتا اور کچھ وہ لوگ تھے جو باہر سے علم حاصل کرنے آیا کرتے تھے، کبھی کبھی سب کی مجموعی تعداد چار سو تک ہو جایا کرتی۔ [عہد نبوی میں نظام تعلیم: ۵۳، ۵۴ ملخصا]

نمبر (۶) اسلامی دور میں مکاتب کا نظام: مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد سے پہلے ہی تین درس گاہیں قائم تھیں، پہلی درس گاہ بیچ شہر میں مسجد بنی زُرَیق میں تھی، جس میں حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ تعلیم دیا کرتے تھے، دوسری درس گاہ مسجد قبا میں تھی، جس میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ امامت کے ساتھ لوگوں کو علم دین سکھایا کرتے تھے اور تیسری درس گاہ اسعد بن زرارہ کے مکان میں تھی، جس میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تعلیم دیا کرتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور مسجد نبوی کی تعمیر فرمائی، تو یہ دینی تعلیم کا ایک مرکز بن گئی، اور آگے چل کر یہ سلسلہ بڑھتا ہی چلا گیا، علمائے کرام نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کی نو مساجد کے آس پاس بچوں کے لیے تعلیمی درس گاہیں تھیں، جن میں قرآن کریم کی تعلیم کے ساتھ لکھنے کی مشق بھی کرائی جاتی تھی۔ [عہد نبوی میں نظام تعلیم: ۷۹]

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے چلے گئے اور پورے جزیرۃ العرب میں اسلام پھیل گیا، اس جزیرے میں بے شمار گاؤں اور شہر تھے، وہاں کے تمام لوگوں نے اسلام قبول کیا اور مسجدیں بنائیں، اس جزیرے کے ہر شہر، ہر گاؤں اور ہر دیہات میں قرآن کریم کو نمازوں میں پڑھا جاتا اور مرد و عورتیں اور بچے قرآن پڑھنا سیکھتے تھے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ بنے، آپ کے زمانے میں فارس، شام، جزیرہ اور مصر کے علاقے فتح ہوئے، ان تمام علاقوں کے شہر میں مسجدیں بنائی گئیں، قرآن کریم کو لکھا گیا، اماموں نے اس کو پڑھا اور بچے ہر جگہ مکاتب میں اس کو پڑھنا سیکھتے تھے۔

[العنایۃ بالقرآن الکریم وعلومہ: ۱/ ۴]

نمبر (۷) بچوں کی تعلیم وتربیت: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بچوں کی تعلیم وتربیت پر بھرپور توجہ فرمائی، چناں چہ جب بدر کے قیدی مدینہ

منورہ لائے گئے، جن میں سے بعض کے پاس فدیہ میں دینے کے لیے کچھ نہ تھا، تو آپ نے ان سے کہا کہ جو تم میں لکھنا جانتا ہو، وہ فدیے کے طور پر انصار کے دس بچوں کو لکھنا سکھا دے، اس کے بعد اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ [طبقات ابن سعد: ۲/ ۲۲]

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی خاطر بہت فکر مند رہتے اور اس کے لیے ان کو نصیحت کرتے رہتے، ایک مرتبہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے بچوں کو نصیحت فرمائی کہ تم علم حاصل کرو، اگر آج قوم میں سب سے چھوٹے ہو، تو کل دوسرے لوگوں میں علم کی برکت سے بڑے بن جاؤ گے۔ [عیون الاخبار: ۳/ ۲۰۳]

خود آپ ﷺ بھی موقع بموقع بچوں کو دین کی باتیں سکھاتے رہتے، بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ بچپن میں حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے، ان کے کھانے کا طریقہ سنت کے خلاف تھا، آپ ﷺ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ، اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔

[بخاری: ۵۳۷۶، عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ]

نمبر (۸) آپ ﷺ کو عورتوں کی تعلیم کا بہت خیال تھا: آپ ﷺ عورتوں کی تعلیم و تربیت کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے، ایک مرتبہ عید کے موقع پر آپ ﷺ نے لوگوں کو وعظ و نصیحت فرمائی، اسی موقع پر کچھ عورتیں بھی تھیں، جو مردوں سے پیچھے تھیں، ”آپ ﷺ کو محسوس ہوا کہ میری آواز عورتوں تک نہیں پہنچ رہی ہے، تو آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے اور ان عورتوں کے قریب گئے اور ان کو بھی وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کی ترغیب دی“۔ [بخاری: ۹۸، عن ابن عباس رضی اللہ عنہما]

نمبر (۹) عورتوں کی تعلیم کے لیے آپ ﷺ نے ایک دن متعین فرما دیا تھا: حضور ﷺ کے زمانے میں خود عورتوں کے اندر بھی دین کی باتیں سیکھنے کا بہت شوق اور جذبہ تھا؛ چناں چہ بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک خاتون حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں: یارسول اللہ! مرد حضرات دین کی باتیں سیکھنے میں آگے بڑھ گئے، (کیوں کہ وہ تو ہر وقت آپ کی خدمت میں حاضر رہتے ہیں اور دین کی باتیں سیکھتے ہیں؛ لیکن ہم عورتوں کو تو ایسا موقع نہیں ملتا) اس لیے ہمارے لیے بھی کوئی ایک دن مقرر فرما دیجیے جس میں ہم لوگ آپ کے پاس آئیں اور آپ ہمیں وہ باتیں سکھائیں، جو اللہ نے آپ کو بتائی ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ فلاں فلاں دن فلاں فلاں جگہ میں آجایا کرو؛ چناں چہ عورتیں ایک جگہ جمع ہو جاتی تھیں اور آپ ان کے پاس جا کر ان کو وہ باتیں بتاتے، جو اللہ نے آپ کو بتائی تھیں۔ (دین کی باتیں بتاتے تھے) [بخاری: ۷۳۱۰، عن ابی سعید رضی اللہ عنہ]

اسلام صرف آزاد اور شریف گھرانے کی عورتوں کی تعلیم و تربیت ہی پر زور نہیں دیتا؛ بلکہ وہ گھر میں کام کرنے والی خادماؤں اور باندیوں کی تعلیم و تربیت اور ان کی حیثیت بلند کرنے کو اہمیت دیتا ہے۔ ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے، ایک وہ آدمی جو پہلے سے کسی آسمانی کتاب پر ایمان رکھتا ہو اور پھر وہ حضرت محمد ﷺ پر بھی ایمان لائے، دوسرا وہ غلام جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالک کا بھی حق ادا کرے اور تیسرا وہ آدمی جس کے پاس باندی ہو اور وہ اس کی تربیت کرے اور اچھی تربیت کرے اور اس کو تعلیم دے اور اچھی تعلیم دے، پھر اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لے، تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ [بخاری: ۹۷، عن ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ]

نمبر (۱۰) دین سیکھنے کے لیے بہترین نصاب کا ہونا ضروری ہے: ادارۂ دینیات نے ایک نصابِ تعلیم مرتب کیا ہے، جس میں قرآن کریم کو صحت کے ساتھ پڑھانے اور یاد کرانے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کی سنتوں اور دعاؤں پر عمل کی ترغیب دی گئی ہے، عقیدہ کی درستگی اور عمل کی صحت پر خاص طور سے توجہ دی گئی ہے، اسلام، اسلامی شخصیات اور مقامات کے بارے میں معلومات دی گئی ہے، دین کے مشہور شعبوں کا تعارف اور اس پر عمل کی ترغیب دی گئی ہے اور عربی و اردو زبان سکھانے کا بھی نظم ہے...... بچے اور بچیوں کے لیے یہ نصاب ۱۵/سال پر مشتمل ہے اور بالغان اور مستورات کے لیے بھی ان کی مشغولیات کو پیش نظر رکھ کر دو سالہ اور تین سالہ نصاب تیار کیا گیا ہے۔ ان سب چیزوں کو ایک ایسے نظام کے تحت سکھایا جاتا ہے، جس میں صاف ستھرا ماحول فراہم کیا گیا ہے، کم سے کم وقت میں بہترین طریقۂ تعلیم وتربیت کے ذریعے زیادہ مقدار میں سکھانے کی ترتیب رکھی گئی ہے، اور اس کو منظم ومرتب کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد اور کوشش کی جاتی ہے۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں دیے گئے خطبے کا خلاصہ: آج کے خطبے میں سب سے **پہلی بات** یہ بتائی گئی کہ مسجد میں جاکر علم دین حاصل کرنے سے ایک کامل حج کا ثواب ملتا ہے۔ **دوسری بات** یہ بتائی گئی کہ جو لوگ ایک جگہ جمع ہوکر قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں، تو ان پر اللہ کی رحمت اترتی ہے اور فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں۔ **تیسرا پیغام** یہ ملا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو صحابی روزانہ آپ ﷺ کی مجلس میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے، تو وہ کسی کے ساتھ باری مقرر کر لیتے تھے، تاکہ کوئی بات چھوٹ نہ جائے۔ **چوتھی بات** یہ معلوم ہوئی کہ مسجد نبوی میں جہاں عبادات اور دعائیں ہوا کرتی تھیں، وہیں اس میں سیکھنے اور سکھانے کا نظم بھی تھا۔ **پانچویں بات** یہ بتائی گئی کہ مسجد نبوی میں صفہ نام کا ایک چبوترہ تھا، جس میں کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم دنیاوی جھمیلوں سے الگ ہوکر ہر وقت علم دین سیکھنے میں مشغول رہتے تھے۔ **چھٹا پیغام** یہ ملا کہ مدینہ میں آپ ﷺ کی آمد سے پہلے علمی درس گاہیں قائم تھیں، بعد میں یہ مزید پھیلتی چلی گئیں۔ **ساتویں بات** یہ بتائی گئی کہ آپ ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بچوں کی تعلیم وتربیت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ **آٹھویں بات** یہ بتائی گئی کہ آپ ﷺ کو عورتوں کی تعلیم وتربیت کی بھی بڑی فکر رہتی تھی۔ **نویں بات** یہ بتائی گئی کہ آپ ﷺ نے عورتوں کی تعلیم کی اہمیت کے پیش نظر ان کو سکھانے کے لیے ایک دن مقرر کردیا تھا اور آپ ﷺ نے آزاد اور شریف عورتوں کے علاوہ گھر کی خادماؤں کی تعلیم وتربیت کی بھی ترغیب دی ہے اور اس کی فضیلت بیان فرمائی۔ **دسواں اہم پیغام** یہ دیا گیا کہ اسلام میں تعلیم وتربیت کی اہمیت کے پیشِ نظر علاقے کے فکرمند حضرات کو منظم مکاتب قائم کرنے چاہیے، جن میں بچوں، مردوں اور عورتوں کی تعلیم کا نظم ہو۔ لہٰذا آج کے اس خطبے میں دینی تعلیم کی ضرورت اور مکاتب کے قیام کے سلسلے میں جو باتیں قرآن وحدیث کی روشنی میں بیان کی گئی ہیں، ہم ان کو اپنے سامنے رکھیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری خدمات کو قبول فرمائے۔ (آمین)

۳ دینیات نصاب کا تعارف

گذشتہ دو جمعہ میں آپ حضرات کے سامنے علمِ دین کی اہمیت وضرورت اور منظم مکاتب کے فوائد پر روشنی ڈالی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ منظم مکاتب قائم کرنے کے لیے چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ ۱) نظام ۲) نصاب ۳) طریقۂ تعلیم ۴) نگرانی آج آپ حضرات کے سامنے مکتب میں پڑھائے جانے والے نصاب کے بارے میں تفصیل سے بتایا جائے گا، نصاب ہر تعلیمی ادارے میں ریڑھ کی حیثیت رکھتا ہے، اس کے بغیر کوئی بھی تعلیمی ادارہ قائم نہیں رہ سکتا، نصاب کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ادارۂ دینیات نے ۱۵؍سال پر مشتمل ایک نصاب تیار کیا ہے۔

۱) دینیات نصاب کی خصوصیات: دینیات نصاب ضروریاتِ دین پر مشتمل ہے، اس میں حالات وتقاضوں کو پیشِ نظر رکھ کر مواد کا انتخاب کیا گیا ہے، اس نصاب کو علمائے کرام کی ایک جماعت نے مختلف نصابوں اور اکابر کی متعدد کتابوں کے مطالعے اور ان سے مواد لینے کے بعد بزرگانِ دین اور اساتذۂ کرام کے مشورے سے تیار کیا ہے۔ نصاب میں صحیح اور مستند باتوں کو مثبت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ نصاب کے تمام مواد کو قرآن وحدیث اور معتبر کتابوں کے حوالوں کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ بچوں کی عمر کا لحاظ کرتے ہوئے مواد کو بہت آسان اور دلچسپ انداز میں پیش کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ دینیات نصاب میں تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے؛ تاکہ طلبہ بچپن ہی سے آپ ﷺ کی سنتوں کے عادی ہو جائیں۔ دینی تعلیم حاصل کرنے میں زبان رکاوٹ نہ ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگ نصاب سے فائدہ اٹھا سکیں؛ اس مقصد سے نصاب کا مختلف زبانوں جیسے: انگریزی، ہندی، گجراتی، ملیالم، تمل، تیلگو، بنگلہ، منی پوری، آسامی، سواحلی، عربی اور بریل وغیرہ میں ترجمہ کیا گیا ہے۔

۲) دینیات نصاب کا تعارف: بچوں کے اس پندرہ سالہ نصاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے: ۵؍سالہ ابتدائی (پرائمری) ۵؍سالہ ثانوی (سیکنڈری) اور ۵؍سالہ اضافی (ایڈوانس)۔ ان تمام سالوں میں طالبِ علم پانچ بنیادی عناوین: ۱) قرآن ۲) حدیث ۳) عقائد ومسائل ۴) اسلامی تربیت ۵) زبان۔ کے تحت مختلف مضامین پڑھے گا۔

ابتدائی نصاب میں پانچ بنیادی عناوین کے تحت چودہ ذیلی مضامین ہیں۔

قرآن کے تحت دو ذیلی مضمون ہیں: ۱) نورانی قاعدہ اور ناظرۂ قرآن ۲) حفظِ سورہ۔

قرآنِ کریم کو صحتِ حروف اور تجوید سے پڑھنا ضروری ہے، ورنہ بسا اوقات نماز فاسد ہو جاتی ہے، چناں چہ قرآن کریم کو صحیح ادائیگی کے ساتھ پڑھنا سکھانے کے لیے نورانی قاعدہ دیا گیا ہے، جو ایک سال اور آٹھ ماہ میں مکمل ہوگا اور ناظرۂ قرآن تین سال اور دو ماہ میں مکمل ہوگا۔

نماز میں قرآنِ کریم پڑھنا فرض ہے، اس لیے حفظِ سورہ کا مضمون دیا گیا ہے، ان پانچ سالوں میں طالبِ علم سورۂ فاتحہ، سورۂ ضحیٰ سے

سورۂ ناس تک ۲۱/سورتیں اور آیت الکرسی زبانی یاد کرلے گا۔

حدیث کے تحت دو ذیلی مضمون ہیں: ۱) دعا و سنت ۲) حفظ حدیث۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں اور سنتوں کے مطابق زندگی گذارنے میں ہر انسان کی کامیابی ہے، اسی لیے روز مرہ پیش آنے والے اعمال کی دعائیں اور سنتیں دی گئی ہیں، ان پانچ سالوں میں طالبِ علم دعا و سنت کے تحت ۳۸/اعمال کی دعائیں اور ۱۳/اعمال کی سنتیں سیکھ لے گا۔

۴۰/حدیثیں یاد کرنے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت دی ہے، اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے حفظِ حدیث کے تحت چھوٹی اور آسان ۴۰/احادیث دی گئی ہیں۔

عقائد و مسائل کے تحت چار ذیلی مضامین ہیں: ۱) عقائد ۲) نماز ۳) اسمائے حسنیٰ ۴) مسائل۔

عقیدہ دینِ اسلام کی بنیاد ہے اور اعمال اسی وقت مقبول ہوں گے، جب کہ عقائد درست ہوں، اسی لیے عقائد کے تحت اسلام کے پانچ کلمے اور ایمانِ مفصل میں آئی ہوئی باتیں سوال و جواب کے انداز میں دی گئی ہیں۔

نماز کا اسلام میں بہت بڑا درجہ ہے، اس کے بغیر دین نامکمل ہے، لہٰذا ابتدا ہی سے وضو اور نماز سکھانے کے ساتھ ساتھ ان کی عملی مشق بھی کرائی گئی ہے، نماز کے تحت مکمل نماز اور اس کی دعائیں اور مزید ۶/نمازوں جیسے: وتر کی نماز، بیمار کی نماز، نمازِ جمعہ، مسافر کی نماز وغیرہ کے پڑھنے پڑھانے کا طریقہ دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں زبردست طاقت و تاثیر ہے اور ان کو یاد کرنے پر حدیث میں جنت کی بشارت بھی دی گئی ہے، اس لیے ان پانچ سالوں میں بچوں کو اللہ تعالیٰ کے ۹۹/صفاتی نام یاد کروائے جائیں گے۔

زندگی کو شریعت کے مطابق گذارنے کے لیے مسائل کا جاننا بہت ضروری ہے، مسائل کے ذریعے ہی عمل کا صحیح اور غلط ہونا معلوم ہوتا ہے، اس لیے ان پانچ سالوں میں بچہ مسائل کے تحت نماز اور طہارت کے ضروری مسائل اور نماز کے فرائض و واجبات سیکھ لے گا اور اسی کے ساتھ ساتھ زکات، روزہ اور حج کے مختصر تعارف سے بھی واقف ہو جائے گا۔

اسلامی تربیت کے تحت چار ذیلی مضامین ہیں: ۱) اسلامی معلومات ۲) بیان و دعا ۳) سیرت ۴) آسان دین۔

اسلامی معلومات کے تحت بچوں کی معلومات میں اضافے کے لیے ان پانچ سالوں میں اسلام، اسلامی شخصیات اور اسلامی مقامات سے متعلق ۱۱۰/سوالات و جوابات دیے گئے ہیں۔

بچے بچپن ہی سے دین کی باتیں لوگوں تک پہنچائیں اور ان کے سامنے بلا جھجک بیان کرسکیں، اس غرض سے ان پانچ سالوں میں مختصر اور آسان پانچ بیانات دیے گئے ہیں اور بچوں کے اندر اللہ تعالیٰ سے مانگنے کی عادت ڈالنے کے لیے ہر بیان کے بعد ایک قرآنی دعا

بھی دی گئی ہے۔

سیرت پڑھنے سے بچوں کے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور آپ کے پاکیزہ طریقے کے مطابق زندگی گذارنے کا شوق وجذبہ پیدا ہوگا، اسی غرض سے ان پانچ سالوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین کی سیرت بچوں کے انداز میں دی گئی ہے۔

آسان دین کے تحت حفظِ حدیث میں دی ہوئی احادیث کو سامنے رکھ کر دین کے مشہور ۵ رشعبے: ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات پر بچوں کی دینی واخلاقی تربیت کے لیے آسان انداز میں ۴۰ راسباق دیے گئے ہیں۔

زبان کے تحت دو ذیلی مضمون ہیں: ۱) عربی ۲) اردو

قرآن وحدیث کی زبان عربی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جنت کی زبان عربی ہے، اس لیے بچوں کے اندر عربی زبان سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے ان پانچ سالوں میں عربی کے تحت گنتی، روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نام، اسلامی مہینوں، دنوں اور جسم کے اعضا کے نام دیے گئے ہیں۔

ہمارے اکابر کی اکثر کتابیں اردو زبان میں ہیں، ان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے اردو زبان کا سیکھنا ضروری ہے، اسی غرض سے اردو زبان دی گئی ہے، ان پانچ سالوں میں بچہ الف، با، تا سے لے کر اردو لکھنا پڑھنا سیکھ جائے گا۔

یہ تو تھا پانچ سالہ ابتدائی نصاب کا تعارف، چوں کہ بچوں نے علمِ دین کی ابتدائی معلومات حاصل کر لی، اب اسکول کی تعلیم کے ساتھ مزید علمِ دین سکھانے کے لیے ادارۂ دینیات نے پانچ سالہ ابتدائی نصاب کی طرح پانچ سالہ ثانوی نصاب اور پانچ سالہ اضافی نصاب بھی تیار کیا ہے، جسے پڑھ کر طالبِ علم قرآن کریم کی کچھ سورتوں کی مختصر تفسیر و پیغام، زندگی گذارنے کے آداب، فضیلتوں کی روشنی میں دعائیں، کچھ احادیث کی تشریحات، اسلامی عقائد، مختلف نمازوں کے طریقے اور اپنی زندگی میں پیش آنے والے ضروری احکام ومسائل سے واقف ہو جائے گا اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت، خلفائے راشدین، صحابۂ کرام، صحابیات رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین وتابعیات رحمۃ اللہ علیہن اولیاء رحمۃ اللہ علیہم کی زندگی کے حالات، ان کے دینی، حکومتی، سماجی اور تمدنی کارنامے اور دین کے مشہور پانچ شعبوں: ایمانیات، عبادات، معاملات، معاشرت اور اخلاقیات سے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں اصلاحی وتربیتی مضامین پڑھ کر ایک بہترین انسان اور اچھا مسلمان بن کر زندگی گذارے گا اور عربی زبان بھی بولنا، لکھنا اور پڑھنا سیکھ لے گا۔

جب یہ نصاب بہترین نظام، عمدہ طریقۂ تعلیم اور مکمل نگرانی کے ساتھ پڑھایا جائے گا، تو اس سے بچوں کو تعلیمی فائدہ ہونے کے ساتھ ساتھ مکتب کا معیار بھی بلند ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں جگہ جگہ منظم مکاتب قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دینی خدمات کے لیے قبول فرمائے۔ (آمین)